کتاب الاخلاق

ظفراللہ خان

کتاب الاخلاق

کتاب الاخلاق

ظفر اللہ خان

اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ
اسلام آباد

فہرست مضامین

پیش لفظ xi
ابتدائیہ xiii

حصہ اول

نفسی صفات

۱۔ بہترین انسان ۳
۲۔ نرم مزاجی ۷
۳۔ خندہ پیشانی ۱۱
۴۔ صبر ۱۵
۵۔ میانہ روی ۱۹

حصہ دوئم

مخلوق سے تعلق

۱۹۔ یتیم کا خیال ۹۳
۲۰۔آسانیاں پیدا کرنا ۹۷
۲۱۔ مظلوم کی مدد ۱۰۱
۲۲۔رحم کرنا ۱۰۵
۲۳۔عطا کرنا ۱۱۱
۲۴۔مقروض کو مہلت ۱۱۵
۲۵۔بزرگوں کا احترام ۱۲۱
۲۶۔بیمار کی عیادت ۱۲۵
۲۷۔اولاد کی اچھی تربیت ۱۳۳
۲۸۔ اہل وعیال کا خیال ۱۴۱
۲۹۔ماں باپ کا احترام ۱۴۷
۳۰۔خیر خواہی ۱۵۷

۳۱۔مہمان نوازی	۱۶۵
۳۲۔ایثار	۱۷۱
۳۳۔کھانا کھلانا	۱۷۷
۳۴۔مجلس کے آداب	۱۸۱
۳۵۔کاروبار کے آداب	۱۸۵
۳۶۔مزاح	۱۹۱
۳۷۔سلام کرنا	۱۹۵
۳۸۔بہتر ساتھی	۲۰۳
۳۹۔بہترین مرد اور عورت	۲۰۹
۴۰۔دعوت	۲۱۷
۴۱۔حیوانات سے نیکی	۲۲۹
۴۲۔اصلاح کرنا	۲۳۳
۴۳۔برا نہ کہنا	۲۳۷
۴۴۔غیبت	۲۴۱
۴۵۔بدگمانی	۲۴۹

۴۶۔دعائیں دینا ۲۵۳

۴۷۔ظالم سے بدلہ ۲۵۷

حصہ سوئم

اللہ پاک سے تعلق

۴۸۔عزت لینے کا طریقہ ۲۶۵

۴۹۔ساری عمر کی عبادت ۲۶۷

۵۰۔صدقہ ۲۷۱

۵۱۔ معاف کرنا ۲۷۳

۵۲۔رنج وغم ۲۸۱

کتابیات ۲۹۳

وَ أَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِی
وَ أَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّءًا مِنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
كَأَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

(آپؐ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے ہرگز نہیں دیکھا)
(آپؐ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں)
(آپؐ ہر عیب سے پاک وصاف پیدا کیے گئے)
(گویا کہ آپؐ اس طرح پیدا کیے گئے جیسا کہ آپؐ نے چاہا)

(حضرت حسان بن ثابتؓ)

انتساب

اس پاک ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام جنہیں انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا

تا کہ وہ انسانیت کے اخلاق کی تکمیل کریں

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(انسانی عظمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں اپنے کمال تک پہنچی)
(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و کمال کی روشنی سے اندھیرے چھٹ گئے)
(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام اعلیٰ انسانی خوبیاں تھیں)
(تم بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر سلام بھیجو)
(شیخ سعدی شیرازیؒ)

پیش لفظ

اہل علم بتاتے ہیں کہ انسان صرف مادی اور حیوانی وجود کا نام نہیں بلکہ اس کا ایک اخلاقی وجود بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب دینی تعلیمات انسان کو مخاطب کرتی ہیں تو وہ انسان کے دونوں وجودوں کو مخاطب کرتی ہیں۔ اس سے مقصود انسان کے حیوانی اور اخلاقی وجود کو ہر قسم کی الائشوں سے اس طرح صاف کرنا ہے کہ وہ ایک متوازن شخصیت کے ساتھ معاشرے اور ماحولیات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنی زندگی بسر کر سکے۔

پیش نظر کتاب 'کتاب الاخلاق' تمام انسانوں بالخصوص مسلمانوں کی اخلاقی ضروریات کو پورا کرنے کے حوالے سے ان احادیث کے مجموعے پر مشتمل ہے جو ظفر اللہ خان نے آج کے دور میں مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا لحاظ کرتے ہوئے منتخب کی ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان کے اخلاقی مسائل کا علاج جس خوبصورتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بہترین خلق کے مالک انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعلیمات کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے، اس طرح دیگر عقلی مآخذ میں ممکن نہیں۔

محترم ظفر اللہ خان اکثر اوقات دنیا بھر کے مسلمانوں کی اخلاقی حالت کے بارے فکر مند رہتے ہیں۔ آپ جیسے صاحب علم کے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اخلاقی کمزوری کی اس دلدل میں پھنسی مسلم امت کا صرف تماشہ دیکھیں اور صبح و شام اس کا ماتم کریں۔ اس لیے انہوں نے آگے بڑھ کر احادیث مبارکہ سے 'علم الاخلاق' مرتب کر کے مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی حالت کا علاج کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش کی ہے۔

میں ظفر اللہ خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی اس عظیم الشان کتاب کی اشاعت کے لیے اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ (آئی آر ڈی) کا انتخاب کیا۔ اللہ رب العزت انکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اس کار خیر بھرپور سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

حسن الامین

ایگزیکٹو ڈائریکٹر آئی آر ڈی

مارچ، ۲۰۱۹

دل بدست آور کہ حج اکبر است

از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ تعمیر خلیل آزر است

دل گزر گاہے جلیل اکبر است

(کسی کے دل کو خوش کر دو کہ یہ حج اکبر ہے)

(ہزار کعبوں سے ایک دل بہتر ہے)

(کعبہ تو خلیل اللہ کے ہاتھوں بنا ہے)

(دل رب جلیل کی گزرگاہ ہے)

(جلال الدین رومیؒ)

ابتدائیہ

انسان کا شرف اس کے حسنِ اخلاق میں ہے۔ جتنے اخلاق اچھے ہوں گے، انسان اتنا ہی اچھا ہوگا۔ اس طرح مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو۔ اچھے اخلاق کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک شخص حسنِ اخلاق کی وجہ سے وہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے جو اس شخص کا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے[1]۔

حسنِ اخلاق کا معاملہ درحقیقت حقوق العباد کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس لیے کہ ایک شخص کی خوش اخلاقی یا بداخلاقی کا اندازہ، اس کے دوسروں کے ساتھ رویے اور معاملات سے لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا، لیکن اللہ تعالیٰ بندوں کے حق میں ہونے والی کوتاہی اور زیادتی کو بھی معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ شخص جس کا حق چھینا گیا ہو، خود معاف نہ کر دے۔

ہمارا دین اسلام، امن اور سلامتی کا دین ہے۔ امن اور سلامتی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کریں۔ ان میں احترامِ آدمیت کا جذبہ رچا بسا ہو اور اس

[1] سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۳۹۴

جذبے سے سرشار ہوکر ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنے اندر پیدا کریں، اپنے خاندان اور سماج سے عمدہ سلوک رکھیں تاکہ زندگی پر سہولت ہو جائے، اس میں حسن پیدا ہو جائے۔

حسن اخلاق، بلندی و رفعت کا مظہر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسان میں پستی کے رجحانات بھی پائے جاتے ہیں، جنہیں رذائل اخلاق کہا جاتا ہے دراصل یہ حیوانی جذبات ہیں۔ چنانچہ جس طرح حیوانوں میں کینہ ہوتا ہے، انسان میں بھی کینہ ہوتا ہے۔حیوانوں کی طرح انسان میں بھی غصہ اور انتقامی جذبہ ہوتا ہے۔اسے اشتعال دلایا جائے تو مشتعل ہوجاتا ہے۔ یہ سب چیزیں اخلاقی بلندی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور بداخلاقی کے زمرے میں آتی ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سب کو قابو میں لایا جائے۔

حُسنِ اخلاق سے کیا مراد ہے؟ حسنِ اخلاق کی تعریف کے بارے میں کچھ اقوال درج ذیل ہیں:

(i)۔ حسن اخلاق یہ ہے کہ انسان خندہ رو رہے، مال خرچ کرے اور لوگوں کی اذیت پر صبر کرے، بدلے میں دوسروں کو تکلیف نہ دے۔

(ii)۔ حسنِ اخلاق یہ ہے کہ انسان خود کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے جھگڑے تو پھر بھی لڑائی سے باز ہی رہے۔

(iii)۔ حسنِ اخلاق، ایذارسانی سے باز رہنے اور دوسروں کی ایذارسانی پر صبر کرنے کا نام ہے۔

(iv)۔ تنگی اور کشادگی میں مخلوق کو راضی رکھنے کا نام خوش اخلاقی ہے۔

(v)۔ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں خوش رہنا اور اس پر توکل کرنا حسنِ اخلاق ہے۔

(vi)۔ حسنِ اخلاق یہ ہے کہ آدمی صبر وتحمل سے کام لے، کسی سے اپنا انتقام نہ لے، ظالم پر رحم اور شفقت کرے، اس کے لیے مغفرت اور ہدایت کی دعا کرے۔

(vii)۔حسنِ اخلاق تین خصلتوں سے عبارت ہے:

(ا)۔ محرمات سے اجتناب

(ب)۔حلال کی طلب

(ج)۔اہل واعیال پر توسع (وسعت وکشادگی)

دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو چیزیں رکھی ہیں:

(i)۔ ایک جسم، جسے ظاہری آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں

(ii)۔ دوسری روح، جسے عقل ہی سے پہچانا جا سکتا ہے

ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ان دونوں کی خوبیوں کو مجموعی طور پر حسنِ اخلاق کہتے ہیں۔جس طرح حُسنِ خلق ظاہر سے عبارت ہے، اسی طرح حُسنِ خلق باطن سے بھی عبارت ہے۔جس طرح ظاہری حُسن کے لیے تمام جسمانی اعضاء کا مناسب ہونا لازم ہے اسی طرح حُسن اخلاق کے لیے بھی انسانی جذبوں میں اعتدال وحُسن لازم ہے۔

انسان میں عام طور پر یہ چار جذبے/محرکات پائے جاتے ہیں:

(i)۔علم (ii)۔غصہ (iii)۔شہوت (iv)۔عدل (پہلی تینوں قوتوں کو اعتدال میں رکھنے کی قوت)

(i)۔ علم سے مراد عقل ہے، اس سے ہی سچ اور جھوٹ میں امتیاز پیدا ہوتا ہے، نیک و بدکردار کا پتا چلتا ہے، عقائد اور فکر میں حق و باطل کی پہچان پیدا ہوتی ہے۔

(ii)۔ غصہ کی بھلائی یہ ہے کہ انسان شریعت اور اخلاقیات کی فرمانبرداری میں رہے، اسی کے حکم سے اٹھے اور بیٹھے۔

(iii)۔ قوتِ شہوت کی بہتری اس میں ہے کہ سرکشی اختیار نہ کرے، جو چیزیں شرعاً اور عقلاً درست ہوں، ان کی تابعداری کرے۔

(iv)۔ قوتِ عدل کا اجلا پن یہ ہے کہ غصہ اور شہوت کو اعتدال پر رکھے۔

جب یہ چاروں قوتیں اس طرح ہو جائیں تو یہ اعلیٰ اخلاق ہوگا اور اگر ان میں سے بعض تو درست ہوں اور بعض درست نہ ہوں، اس سے اخلاقیات میں بھی عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے جسم کا کوئی عضو تو مناسب ہے اور کوئی غیر مناسب۔ اس طرز پر کچھ اخلاق اچھے ہوں گے اور کچھ برے۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس طرح ظاہری صورت نہیں بدلتی، اسی طرح انسانی اخلاق بھی نہیں بدلتے۔ لیکن اخلاق کے معاملہ میں یہ صحیح نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کسی کو ادب سکھانا، کسی پر محنت کرنا اور نصیحت کرنا سب بے کار ہوتا۔ اچھے اخلاق پیدا کرنا ممکن ہے اس لیے کہ انسان محنت کر کے

جانوروں کو بھی سدھالیتا ہے، انسان تو پھر صاحبِ عقل ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ کاموں کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ جن میں انسان کے اختیار کو دخل نہیں، جیسے آم کی گٹھلی سے سیب کا پودا پیدا کرنا، کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ دوسرا وہ جن میں انسان کے اختیار کو دخل ہے، جیسے آم کی گٹھلی سے آم کا درخت پیدا کرنا کیونکہ یہ ممکن ہے۔ آدمی جب محنت کرے اور اس کی نگہداشت و تربیت کرے تو یہ بات عین ممکن ہے کہ اخلاق پھلے پھولیں۔ اسی طرح بداخلاقی کی جڑ کو اکھاڑ پھینکنا ممکن نہیں، لیکن ریاضت اور محنت سے اسے اعتدال پر لانا بالکل ممکن ہے۔ تاہم وہ الگ بات ہے کہ بعض لوگوں کے لیے یہ بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔

برے اخلاق سے چھٹکارا حاصل کرنے کے کئی طریقہ کار ہو سکتے ہیں:

(i)۔ جب ہم خوش اخلاق اور نیک لوگوں کو دیکھیں تو ان کی صحبت اختیار کریں، تو از خود ہی طبیعت ان کے اخلاق اپنانے پر آمادہ ہو جائے گی۔

(ii)۔ ہمیں اچھے استاد یا مرشد کامل کی خدمت میں بیٹھنا چاہیے تاکہ وہ برائیاں دیکھ کر بتلا سکے اور پھر ان کے دور کرنے کی بھرپور کوشش کی جا سکے۔

(iii)۔ ہمیں کسی مہربان دوست کو اپنا نگہبان بنالینا چاہیے، جو چکنی چپڑی باتیں کر کے نہ تو عیب چھپائے اور نہ ہی حسد کی وجہ سے عیب بڑھائے بلکہ جو حقیقت ہو، صاف صاف بیان کر دے۔ حضرت داوٗد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ فرمایا میں ایسے لوگوں میں

بیٹھ کر کیا کروں جو میرا عیب مجھے نہ بتائیں۔

(iv)۔ برے اخلاق انسان کو جس طرف لگانا چاہیں انسان کو چاہیے کہ وہ اس طرف نہ جائے بلکہ اس کے خلاف کرے۔ جس طرح گرمی سے پیدا ہونے والی بیماری کا علاج سردی ہے، اسی طرح جو بیماری غصہ سے پیدا ہو اس کا علاج بردباری ہے اور جو تکبر سے پیدا ہو اس کا علاج عاجزی ہے، بخل سے پیدا ہونے والی بیماری کا علاج خرچ کرنا ہے۔

(v)۔ اپنے حق میں ہمیں دشمن کی بات سنی چاہیے کیونکہ دشمن کی نظر ہمیشہ عیب پر جاتی ہے اگر چہ وہ دشمنی کے وجہ سے مبالغہ کرے گا لیکن اس میں سے سچ تلاش ہو سکتا ہے۔

(vi)۔ ہمیں دوسرے لوگوں پر نظر رکھنی چاہیے، جس میں جو عیب نظر آئے، اس سے خود بچنا چاہیے اور اپنے اوپر یہ گمان کرنا چاہیے کہ میں بھی ایسا ہی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ علیہ السلام نے ادب کس سے سیکھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کہ کسی سے نہیں، البتہ میں نے جو بری بات کسی میں دیکھی، خود اس سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی۔

(vii)۔ جو شخص نیک کاموں کی عادت ڈالے گا اس میں اچھے اخلاق پیدا ہو جائیں گے۔ آدمی جب تکلف (کوشش) سے کسی چیز کی عادت ڈالتا ہے تو وہ اس کی طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ ابتداء میں لڑکا تعلیم سے بھاگتا ہے، لیکن زبردستی بھیجنے سے اس کی عادت بن جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بڑا ہو کر اسے علم میں ہی لطف آتا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ جو شخص کبوتر اڑانے، شطرنج اور جوا کھیلنے کی عادت ڈال لیتا ہے تو وہی اس کی عادت بن جاتی ہے پھر وہ دنیا بھر کی آسائشیں اسی پر خرچ کر دیتا ہے اور اس سے دست بردار نہیں ہوتا۔ شریعت نے نیک کاموں کا جو حکم دیا ہے، اس

کا راز شاید یہی ہے کہ دل نیک اوصاف کی طرف پھر جائے۔

پیشِ نظر کتاب میں اسلامی تہذیب کے انہی بنیادی اصولوں اور آداب کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ و جاوید آثار کی رہنمائی میں حسنِ اخلاق سکھلانے والا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔جس میں انسانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں سے متعلق اسلامی آداب کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں ان حضرات کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے اس کام میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں سیف اللہ بخاری کا جس نے تحقیق میں میری مدد کی۔ احمد جاوید صاحب کا، جن کا علم و تجربہ میرے شامل حال رہا۔محمد ایوب پراچہ اور ڈاکٹر محمد فضل اللہ کا جنھوں نے متن کی اصلاح میں مدد کی۔ ڈاکٹر حسن الامین صاحب ایگزیکٹو ڈائریکٹر اقبال انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ کا، جنھوں نے میری اس کاوش کو کتابی شکل میں قارئین تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ خدائے مہربان سے امید ہے کہ وہ اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے گا اور مرتب کے لیے بہانہ مغفرت بنائے گا۔

ظفراللہ خان

اسلام آباد
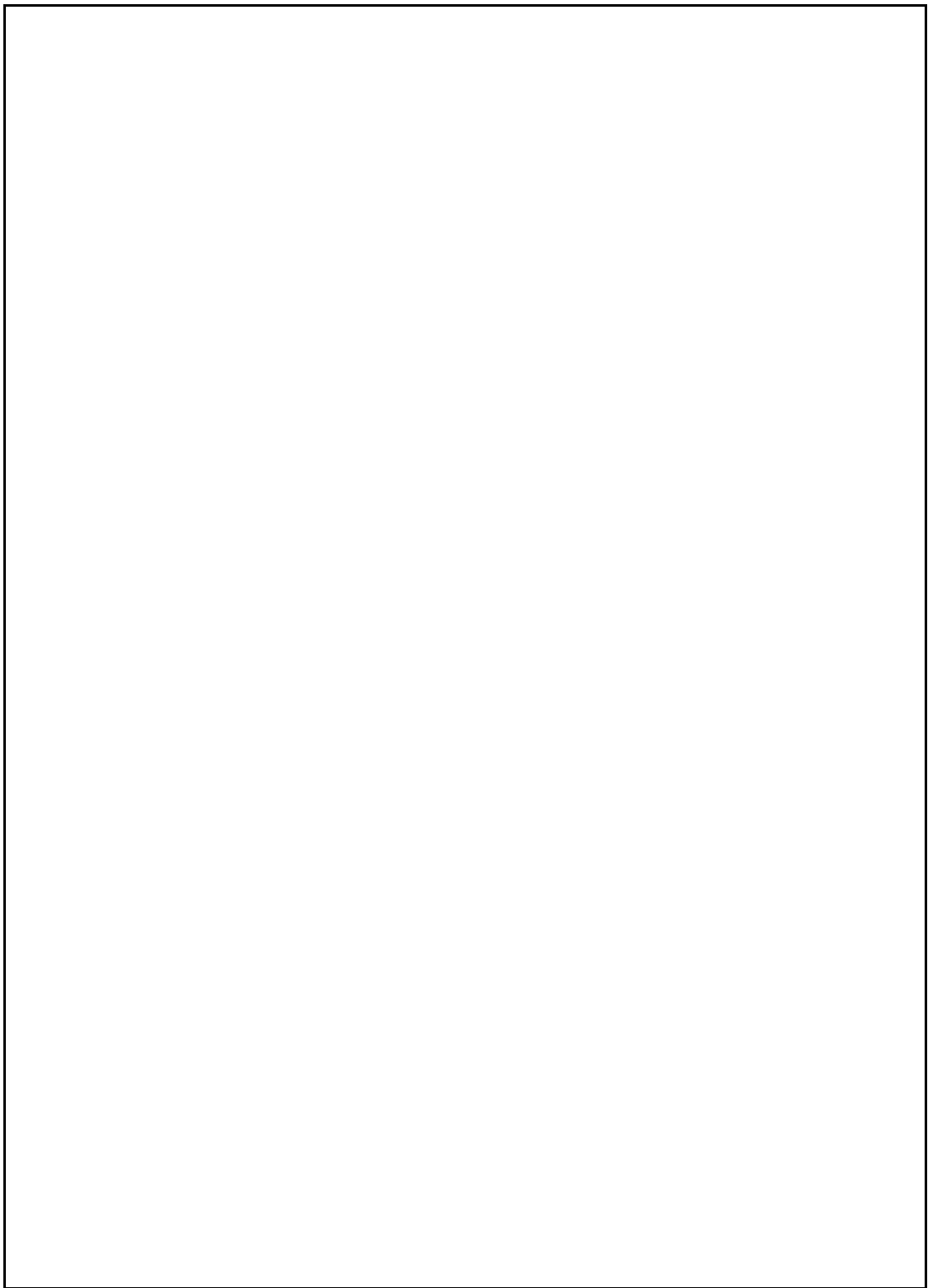
مارچ ۲۰۱۹

غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گزاشتم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است

(غالب ہم حضور نبی کریمؐ کی تعریف کو اللہ پر چھوڑتے ہیں)

(اس لیے کہ صرف وہی ذات ہے جو محمدؐ کا مرتبہ جانتی ہے)

(اسد اللہ خاں غالب)

حصہ اول

نفسی صفات
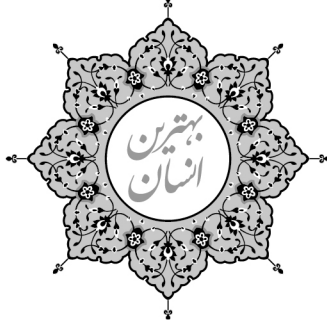
۱۔ بہترین انسان

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۱۶۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے اچھے ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں)

۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ". (جامع ترمذی، ج: اول: رقم الحدیث: ۲۱۰۷)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم میں میرے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق

والے اور نرم خو ہوں۔ وہ لوگوں سے الفت رکھتے ہوں اور لوگ بھی ان سے محبت کرتے ہوں۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے لیے سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو منہ بھر کے باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرعوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں)

۳۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۹۰)

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزانِ عمل[۱] میں حسنِ اخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں ہوگا)

۴۔ عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۵۳۲)

(حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو میں نامناسب نہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مہذب نہ تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں)

۵۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ مَا أُعْطِيَ

[۱] ۔ قیامت کے روز نیکیاں اور گناہ تولے جائیں گے۔ اس کو میزانِ عمل کہتے ہیں۔

الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ". (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۹، رقم الحدیث:۴۵۶۱)

(قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے بہترین چیز اچھا اخلاق ہے اور آدمی کو ملنے والی چیزوں میں سے بدترین چیز خوبصورت شکل میں برا دل ہے)

۶۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا حَسَّنَ اللهُ تَعَالٰى خَلْقَ رَجُلٍ وَلَا خُلُقَهُ فَتَطْعَمُهُ النَّارُ أَبَداً". (کنز العمال، ج:۲، رقم الحدیث:۶۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کے اخلاق اچھے بنائے اور اس کی شکل وصورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی)

۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۸۰)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۹۸)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل مندی

نہیں ہے، (حرام سے) رک جانے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں ہے اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عالی نسبی (حسب ونسب) نہیں ہے)

۲۔ نرم مزاجی

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ". (سنن ابوداود، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۰۳)

(حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔ اسے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی کرنے والے کو عطا نہیں کرتا)

۲۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۱۵۹)

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ

فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۱۰۱)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔ جس چیز میں سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت ہوجاتی ہے)

۴۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيبٍ مِنَ النَّاسِ". (مسند احمد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۲۰۰۲)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ پر ہر اس شخص کو حرام قرار دے دیا گیا ہے جو نرم خو ہو، سہولت پسند طبیعت کا ہو اور لوگوں کے قریب ہو)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤْمِنُ لَيِّنٌ حَتّٰى تَخَالَهُ مِنَ اللِّيْنِ أَحْمَقَ". (کنز العمال، ج: ۱، رقم الحدیث: ۷۷۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اتنا نرم مزاج اور شریف ہوتا ہے کہ لوگ اس کی شرافت کی وجہ سے اسے بے وقوف خیال کرتے ہیں)

۶۔ عَنْ مَكْحُولَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤْمِنُ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْآنِفِ إِنْ قُيِّدَ انْقَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۰۱۵)

(حضرت مکحول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن نکیل والے اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے باندھ دیا جائے تو ٹھہر جاتا ہے اور اگر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر کسی چٹان

پر بٹھایا جائے تو چٹان پر بیٹھ جاتا ہے)

۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقٌ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ". قَالَ الرَّجُلُ أَكْثَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلِينُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ الطَّعَامِ وَسَمَاحٌ وَحُسْنُ خُلُقٍ. قَالَ الرَّجُلُ أُرِيدُ كَلِمَةً وَاحِدَةً؟ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَلَا تَتَّهِمِ اللّٰهَ عَلَى نَفْسِكَ". (مسند احمد، ج:۷، رقم الحدیث:۹۳۹)

(حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان وتصدیق، اللہ عزوجل کے راستہ میں جہاد اور حج مقبول۔ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی چیزیں بیان فرمادی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کلام میں نرمی اختیار کرنا، کھانا کھلانا، سہل (آسان) ہونا اور اچھے اخلاق سب سے افضل عمل ہیں۔ اس نے کہا کہ میں صرف ایک بات معلوم کرنا چاہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر جاؤ اور اپنی ذات پر تہمت نہ لگنے دو)

۸۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "طِيبُ الْكَلَامِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ". قُلْتُ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ". (مشکوۃ المصابیح، ج:۱، رقم الحدیث:۴۲)

(حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنا)

۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۱۸۹)

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے مسکرا کر ہی ملے)

۱۰۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا، وَبَائِعًا وَقَاضِيًا، وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ". (سنن نسائی، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۰۵)

(حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت بھی لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے)

۱۱۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَلَانَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسُ نِيَامٌ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۹۰۵)

(حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بالا خانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے، نرمی سے بات کرے، تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں)
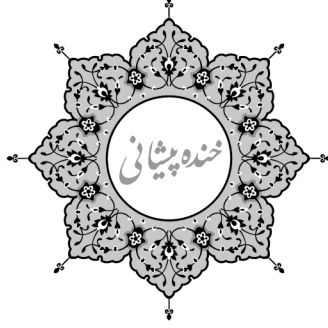
۳۔ خندہ پیشانی

۱۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۱۸۹)

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (مسکرا) سے ہی ملے)

۲۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ". (جامع ترمذی، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۹۱۲)

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو)

۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي

إِنَاءِ أَخِيكَ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۵۶)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو مسکراتے ہوئے ملو اور اپنے ڈول (برتن) سے اپنے بھائی کے ڈول (برتن) میں پانی ڈال دو)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ، فَقَالَ: "هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ، وَكَفُّ الْأَذَى". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۹۳)

(حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اچھا اخلاق لوگوں سے مسکرا کر ملنا ہے، بھلائی کرنا ہے اور دوسروں کو تکلیف نہ دینا ہے)
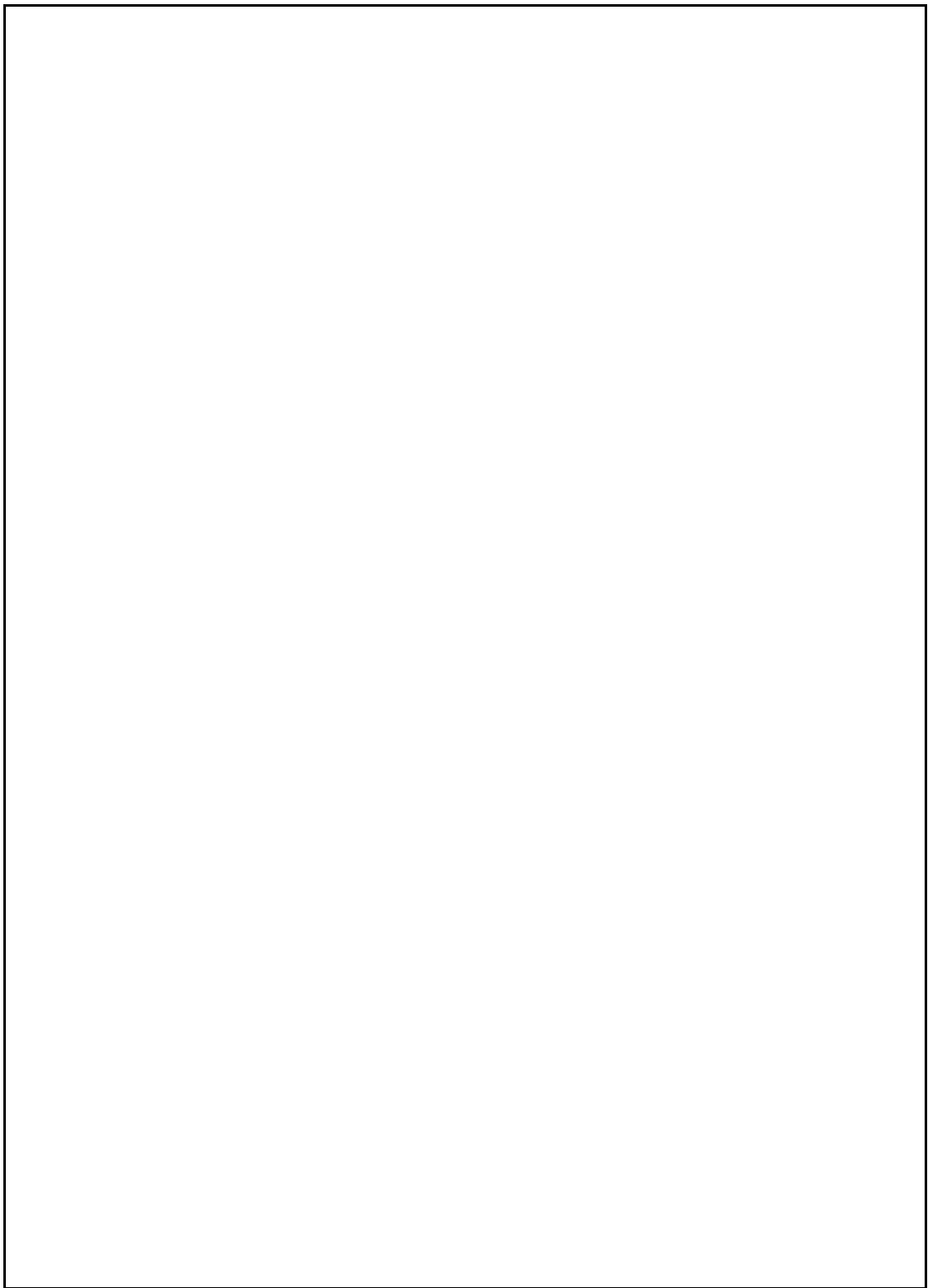
۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَلْيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ وَجْهٍ، وَحُسْنُ خُلُقٍ". (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۷، رقم الحدیث:۱۹۶۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مالوں کے ذریعہ لوگوں سے مقابلہ مت کرو۔ تم ان سے خوشگوار چہرے اور اچھے اخلاق میں مقابلہ کرو)

۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: "بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ". فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ، قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ: "مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ

عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث:۹۹۰)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (گھر کے) اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: قبیلے کا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے ہوئے اور کھلے دل سے ملے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو دیکھا تو اس طرح فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اسے) مسکراہٹ اور کھلے چہرے کے ساتھ ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم نے مجھے بُری بات کرتے کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بُرا مرتبہ اس شخص کا ہوگا جس کو لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیں)
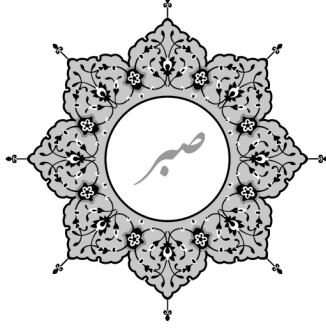
۴۔ صبر

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: "مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الْجَنَّةُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۷۳ا)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں)

۲۔ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ: "أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۷)

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری[1] صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہو گی میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے غیب سے دے گا۔ جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر دے گا۔ جو بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے بے پروا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی)

٣۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ". (صحیح مسلم، ج: ٣، رقم الحدیث: ٢٩٩٩)

(حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔ یہ بات مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی، اس نے شکر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔ اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے)

٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: "مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ". (جامع ترمذی، ج: ٢، رقم الحدیث: ٢٩٤)

---

[1] ۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو جن لوگوں نے مہاجرین کا ساتھ دیا ان کو انصار (مدد کرنے والے) کہتے ہیں۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اگر کسی بندے کی دیکھنے کی صلاحیت ختم کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا)

۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۶۶)

(حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا غصہ استعمال کرنے کی طاقت رکھتا ہو مگر اسے روک لے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کر لے)

۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۱۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے، اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کے تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا)

۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ". قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۱، رقم الحدیث: ۴۲)

(حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرنا اور سخاوت کرنا)

۵۔ میانہ روی

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَتْ: "الدَّائِمُ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۰۸۳)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا کام زیادہ پسند تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جس پر ہمیشگی ہو سکے)

۲۔ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۱۲۰)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: "أَدْوَمُهَا، وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۲)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عمل جو مستقل کیا جائے اگرچہ کم ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ان ہی عمال کی پابندی کرو جن کی تمہیں طاقت ہے)

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ". قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۴)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں) میانہ روی اختیار کرو اور (اللہ تعالیٰ کی) قربت اختیار کرو اور خوشخبری دو۔ کوئی انسان بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی بخشش اور مہربانی سے ڈھانپ لے)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ". قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا وَاغْدُوا، وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۰)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانک لے۔ میانہ روی اختیار کرو۔

(اللہ تعالیٰ سے) قربت اختیار کرو اور رات کے آخری حصہ میں (عبادت کے لیے) نکلو۔ اعتدال اختیار کرو۔ اعتدال اختیار کرو۔ منزل تک پہنچ جاؤ)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۳۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین بہت آسان ہے۔ دین میں سختی نہ کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش خبری دو اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے مدد حاصل کرو)

۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالِاقْتِصَادَ، جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۴۷۷۳)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ چال چلن، عمدہ اخلاق اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزا (حصوں) میں سے ایک جز (حصہ) ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ. (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۵۱۰۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ جو چیزیں نجات دینے والی ہیں، وہ یہ ہیں:

(i)۔ سب کے سامنے اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

(ii)۔ خوشی اور تکلیف میں حق بات کہنا۔

(iii)۔ دولت مندی اور غربت میں میانہ روی اختیار کرنا۔

ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں:

(i)۔ خواہش نفس کہ جس کی پیروی کی جائے۔

(ii)۔ حرص کہ انسان جس کا غلام بن جائے

(iii)۔ انسان کا اپنے نفس پر گھمنڈ کرنا

اور یہ تیسری چیز ان سب میں بدترین ہے۔

۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ". (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث:۴۲۰۸)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا)

۱۰۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ رِفْقُهُ فِي مَعِيشَتِهِ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۱۷۸۰)

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی سمجھداری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معاشی معاملات میں میانہ روی (درمیانی) اختیار کرے)

۱۱۔ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطَّهُورِ وَالدُّعَاءِ". (سنن ابوداؤد، ج:۱، رقم الحدیث:۹۵)
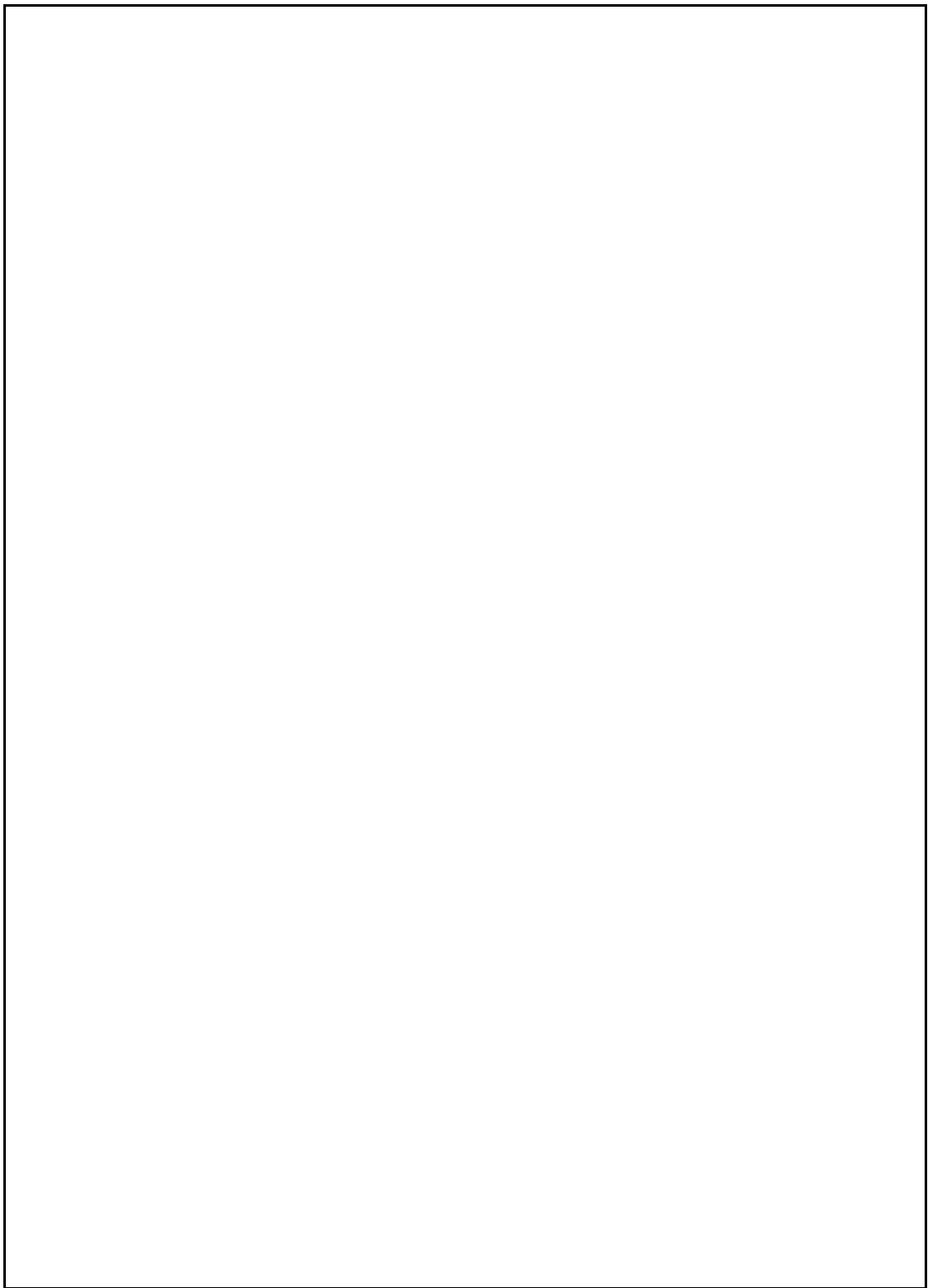
(حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو پاکی اور دعا میں مبالغہ کریں گے)

۱۲۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۰۰)

(حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو۔ اس لیے کہ ہر ایک کو وہ (عہدہ یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لیے پیدا کیا گیا ہے)

۱۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرُمَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۲، رقم الحدیث:۳۰۲)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (دنیا کی) تلاش میں اعتدال سے کام لو۔ کوئی شخص اپنی روزی لے لینے سے پہلے ہرگز نہیں مرے گا۔ اگرچہ وہ روزی کچھ وقت بعد ملے۔ اس لیے اللہ پاک سے ڈرو اور طلب دنیا میں اعتدال سے کام لو۔ حلال حاصل کرو اور حرام چھوڑ دو)
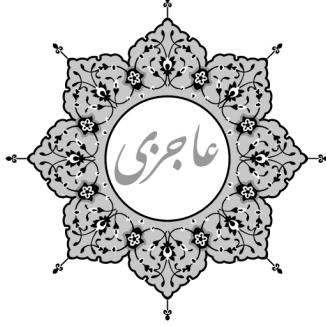
٦۔ عاجزی

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۹۱۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکا کر چلے، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ خود بخود انجانے میں لٹک جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم تکبر نہیں کرتے)

۲۔ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: "اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۸۶۰)

(حضرت ابواسید الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تھے۔ راستہ میں مرد اور عورتیں اکٹھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرے ہٹو! راستہ کے درمیان میں چلنا تمہارا حق نہیں، تمہارے لیے راستوں کے کناروں پر چلنا ضروری ہے)

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (مسند احمد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۴)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا چلتا ہے (کپڑے زمین پر گھستے جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر رحم نہ فرمائے گا)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا". أَوْ قَالَ: "يَتَلَجْلَجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۸۹)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (بن عاص) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا۔ پس وہ اب قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا یا ارشاد فرمایا کہ اب وہ زمین میں قیامت تک دھنستا چلا جائے گا)
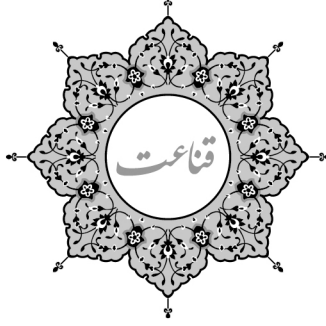
۷۔ قناعت

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۱۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تونگری (دولت مندی) بہت اسباب (اشیاء) رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو (جو اللہ تعالیٰ دے اس پر قناعت کرے))

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرُزِقَ الْكَفَافَ وَقَنَعَ بِهِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۱۸)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک نجات پائی، اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور اس نے اسی پر قناعت کی)

۳۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۱۶۴)

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح سے روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۳۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اس کو دیکھے جو مال اور صورت کے لحاظ سے اس پر فضیلت رکھتا ہے تو اس شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے مال اور صورت میں پست ہو)

۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۹)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے اور نہ ہی شگون لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں)

۶۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَأَعْطَانِي. ثُمَّ سَأَلْتُهُ؛ فَأَعْطَانِي. ثُمَّ سَأَلْتُهُ؛ فَأَعْطَانِي. ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ: "إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۱۴۱۵)

(حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے دوبارہ مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے تیسری مرتبہ مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی عطا فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال سرسبز اور میٹھا نظر آتا ہے۔ پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لیتا ہے، اس میں برکت ہوتی ہے۔ جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے، اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے))

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ، يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۳۲۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک سنایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے سے اپنے بارے میں گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۹۳۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے میرے پروردگار! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۲۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھے گا)
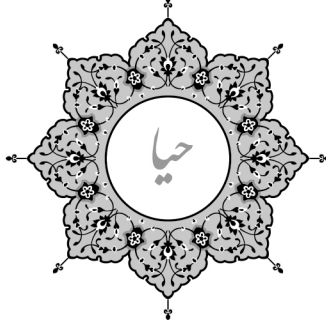
۸۔ حیا

۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۶۱)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خوبی ہوتی ہے اور اسلام کی خوبی حیا ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے)

۳۔ حَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ". أَوْ قَالَ: "الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۳۹۲)

(حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء سب کی

سب خیر ہی ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۶۳)

(حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے: جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی میں آئے وہ کر)

۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۶۴)

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانا والا ہے۔ فحش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں لے جائے گی)

۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ". (جامع ترمذی، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۰۶۰)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ حیا جس چیز میں آتی ہے، وہ اسے عمدہ کر دیتی ہے)

۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَشَدَّ

حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا رُئِيَ ذَٰلِكَ فِي وَجْهِهِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۶۰)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرہ مبارک پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے تھے)

۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ". (جامع ترمذی، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۱۱۶)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں)

۹۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۲۱)

(حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دیدے جو دو جبڑوں کے بیچ ہے اور اس کی جو دو ٹانگوں کے بیچ ہے۔ میں اسے جنت کی ضمانت دیدوں گا)
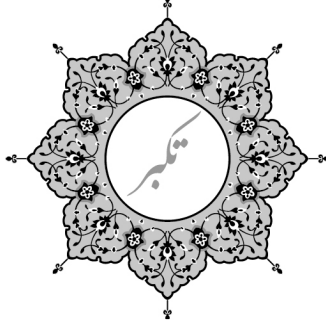
۹۔ تکبر

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِی قَلْبِہِ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ، وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِی قَلْبِہِ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِیمَانٍ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۵۳)

(حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو۔ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِی قَلْبِہِ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ". قَالَ: رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ أَنْ یَکُونَ ثَوْبُہُ حَسَنًا وَنَعْلُہُ حَسَنَۃً؟ قَالَ: "إِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، الْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث:۲۶۶)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا: ایک

آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل (خوبصورت) ہے اور جمال (خوبصورتی) ہی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھنے کو کہتے ہیں)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۰۵۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار۔ پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لیے مجھ سے جھگڑے، میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ. قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۲۰۵۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گی۔ دوزخ کہے گی کہ میں متکبر (تکبر والے) اور ظالم لوگوں کے لیے مخصوص کر دی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھ میں صرف کمزور اور ادنیٰ (کم رتبہ) لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو

چاہوں گا رحمت سے نوازوں گا اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو عذاب ہے۔ میں تیرے ذریعہ سے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ". قَالَ: أَبُو مُعَاوِيَةَ "وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۹۶)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک اور صاف کرے گا۔ حضرت ابو معاویہؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے بھی نہیں دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے:

(i)۔ ناجائز جنسی تعلق رکھنے والا بوڑھا۔

(ii)۔ جھوٹا بادشاہ۔

(iii)۔ تکبر کرنے والا مفلس۔

۶۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَطْوِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ"؟ (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۵۵۰)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ جابر (زور والے) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ زور والے کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟)

۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ". (سنن نسائی، ج:۱، رقم الحدیث: ۶۹۳)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر جتلائیں گے (لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ان کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہوگا))

۸۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ، وَالْغُلُولِ، وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۶۳۷)

(حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے بری ہو کر فوت ہوا، وہ جنت میں داخل ہوا)

۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(i)۔ "بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ، وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ".

(ii)۔ "بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى".

(iii)۔ "بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى".

(iv)۔ "بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۲۴۴۶)

حضرت اسما بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(i)۔ کتنا برا ہے وہ شخص جس نے خود کو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و اعلیٰ ذات کو بھول گیا۔

(ii)۔ کتنا برا ہے وہ شخص جس نے بڑائی کی اور سب سے بڑے طاقتور کو بھول گیا۔

(iii)۔ کتنا برا ہے وہ شخص جو غیر ضروری کاموں میں مشغول ہو گیا اور قبر اور بلاؤں کو بھول گیا۔

(iv)۔ کتنا برا ہے وہ شخص جس نے نافرمانی اور سرکشی کی اور اپنی ابتداء اور انتہا کو بھول گیا۔

۱۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ، فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ لِئَلَّا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۱، رقم الحدیث:۲۴۵)

(حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع غرقد[۱] کی طرف جا رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے محسوس کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نکل گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو)

۱۱۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ،

---

[۱]۔ مدینہ منورہ کا قبرستان جنت البقیع

فَقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحىٰ إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلىٰ أَحَدٍ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۵۹)

(حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو، یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے)

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۹۱۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کونہ خود بخود لٹک جاتا ہے اگر میں اس کا دھیان نہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم تکبر نہیں کرتے)

۱۰۔ کینہ پروری

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۴۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ (بغض) رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو، یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں)

۲۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِإِسْنَادِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۸)

(حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی خیانت کرنے

والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت کی گواہی، زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کی گواہی، اور اپنے مسلمان بھائی سے کینہ (بغض) رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں)

۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ". (سنن ابن ماجہ، ج:۱، رقم الحدیث:۱۳۹۰)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان[1] کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے)

۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَحْدُودٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث:۵۲۴)

(حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی اس شخص کی جس کو حالت اسلام میں حد لگی ہو اور نہ کینہ (بغض) رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف (جس سے وہ کینہ رکھتا ہے))

۵۔ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ". فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ

---

[1] شعبان اسلامی کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے۔

لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوئِهِ، قَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِي يَدِهِ الشِّمَالِ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِثْلَ ذَلِكَ". فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُولَى. فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا". فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ حَالِهِ الْأُولَى فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَاحَيْتُ أَبِي فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْوِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثَ، فَلَمْ يَرَهُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَّ وَتَقَلَّبَ عَلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا فَلَمَّا مَضَتْ الثَّلَاثُ لَيَالٍ وَكِدْتُ أَنْ أَحْتَقِرَ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هَجْرٌ ثَمَّ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ مِرَارٍ فَأَرَدْتُ أَنْ آوِيَ إِلَيْكَ لِأَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ فَأَقْتَدِيَ بِهِ فَلَمْ أَرَكَ تَعْمَلُ كَثِيرَ عَمَلٍ فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِشًّا وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ. فَقَالَ، عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِي لَا نُطِيقُ. (مسند احمد، ج: ۵، رقم الحدیث: ۱۶۷۷)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وادی سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا۔ انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے ہمیں سلام کیا۔ دوسرے دن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا۔ پھر وہی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ پہلے کی طرح تشریف لائے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس سے اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس صحابی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے۔ ان سے کہنے لگے: میری اپنے والد صاحب سے ناراضگی ہو گئی ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین دن مجھے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے (انہیں اپنے پاس ٹھہرنے کی) اجازت دے دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ تین راتیں ان کے پاس رہے اور انہوں نے انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے ساری رات عبادت کرنے کو تو نہ دیکھا لیکن جب وہ نیند سے بیدار ہوتے اور اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نماز فجر کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے اچھی بات کے علاوہ اور کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو قریب تھا کہ میں ان کے اعمال کو حقیر (کمتر) جانتا لیکن جب میں نے اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے بندے میری اور میرے والد کی کوئی ناراضگی اور جدائی نہیں ہے۔ میں نے تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین بار فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی تشریف لائے۔ اس لیے میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں آپ کے پاس ٹھہروں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں؟ تاکہ میں بھی اس کی پیروی کروں۔ لیکن میں نے آپ

کوکوئی بڑی عبادت کرتے نہیں دیکھا۔ پھر آپ کیسے اس بلند مقام تک پہنچے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق یہ بات ارشاد فرمائی ؟

انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور تو کوئی عمل نہیں بس یہی ہے جو تم نے دیکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں نے روانگی کا ارادہ کیا۔ جب میں وہاں سے چلنے لگا تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی اور کہا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو تو نے دیکھا۔ اس کے علاوہ میں کسی بھی مسلمان سے دھوکا نہیں کرتا۔ جو اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا اس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو بلندیاں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے)
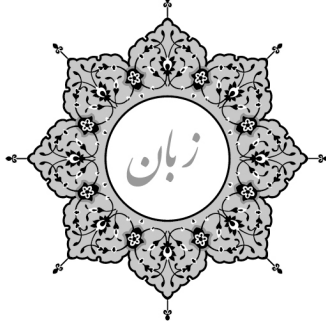
۱۱۔ زبان پر قابو

۱۔ عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۳۲)

(حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی طرف تشریف لائے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو بدزبان تھے اور نہ ہی بدزبانی کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں)

۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا. كَانَ يَقُولُ: عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: "مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۰۴)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامناسب بات کرنے والے اور لعنت کرنے اور گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے۔ جب کبھی ناراض ہوتے تو صرف اس قدر فرماتے کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۸۲۲)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا حروف کو گننا چاہتا تو گن لیتا)

۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۰۳۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام، کلام چھوڑ کر رہے)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۰۲۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو۔ کسی کا

عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو۔ بغض نہ رکھو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو)

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۵۴۴)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے)

۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۰۰۳)

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ حقیقت میں کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا)

۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ. وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۱۱۶)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم بولنا ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں)

۹۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: "أَمْسِكْ

عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۲۹۹)

(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھو۔ اپنے گھر میں کام کیا کرو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَمِعْتُمْ رَجُلًا، يَقُولُ: قَدْ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۵۳۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ تباہ ہو گئے تو سمجھ لو کہ وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے)

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ فِي الْمُزَاحَةِ وَيَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۴۵۵)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا ترک نہ کر دے اور سچا ہونے کے باوجود جھگڑا ختم نہ کر دے)
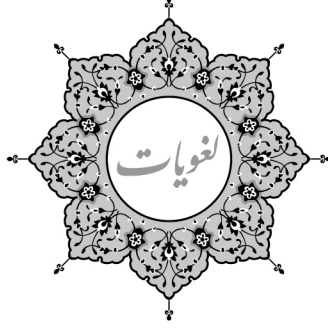
۱۲۔ لغویات

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۲۰۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لغو (فضول) باتوں کو چھوڑ دے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۲۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے۔ وہ بندہ اسے کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی

ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔ وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۴۲۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے)

۴۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۳۰۵)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (والدین) کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبا لینا حرام قرار دیا ہے۔ تمہارے لیے قیل وقال (فضول بحث کرنا)، بہت (غیر ضروری) سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ". (سنن دارمی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۴۹)

(حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے مہمان کا احترام کرنا چاہیے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے اچھی بات کہنی چاہیے، ورنہ خاموش رہنا چاہیے)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۹۸۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بندہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا۔ جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۱۸۲۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے (روزے کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں)

۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبابا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: " مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۰۴)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش گوئی کرنے والے اور لعنت کرنے اور گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے۔ جب کبھی ناراض ہوتے تو صرف اس قدر فرماتے: اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی کو مٹی لگ جائے)
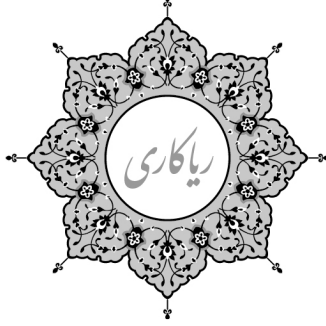
۱۳۔ ریاکاری

۱۔ عَنْ جُنْدَبًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُہُ، یَقُوْلُ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، قَالَ: وَمَنْ یُشَاقِقْ یَشْقُقِ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۶۵)

(حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سنانے (دکھانے) کے لیے کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حال لوگوں کو سنا دے گا۔ جو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کرے گا)

۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ رَائَی رَائَی اللّٰہُ بِہٖ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۹۷۵)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا۔ جو آدمی لوگوں کے دکھاوے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں (دکھاوا کرنے والوں) کی سزا دے گا)

۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ".
(صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث: ۴۲۳)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری کے لیے لڑتا ہے اور دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے اور تیسرا دکھاوے کے لیے لڑتا ہے کہ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (دین) کی بلندی کے لیے لڑتا ہے۔ حقیقتاً وہی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑنے والا ہے)

۴۔ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۷۶)

(حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی غیبت کا لقمہ کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے برابر جہنم کا لقمہ کھلائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی برائی کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا لباس پہنائے گا۔ جس شخص نے کسی کو شہرت اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا (یا کسی شخص کی وجہ سے شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے دکھلاوے اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ فِي

آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ. يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ، فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۲۹۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ (دین کو مال و دولت اکٹھا کرنے کے لیے استعمال کریں گے)۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا ماننے والا بنانے کے لیے) دنبوں (lambs) کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل سے بھی برے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرات رکھتے ہو؟ میں اپنی ذات پاک کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کردوں گا کہ ان کا سب سے زیادہ حلیم (نرم مزاج) شخص بھی حیران رہ جائے گا)

۱۴۔ غصہ

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۶۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاقتور وہ نہیں کہ جو (کشتی میں کسی کو) پچھاڑے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ". قَالُوا: فَمَنِ الشَّدِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث:۴۹۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھاڑ دینے والا طاقتور نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر طاقتور کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لے)

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّہُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا یُبَاعِدُنِی مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: "لَا تَغْضَبْ". (مسند احمد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۱۳۱)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کون سی چیز اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچا سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَۃً أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُہَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالَی". (مسند احمد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۶۱۲۵)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے اس گھونٹ سے زیادہ افضل (اچھا) گھونٹ کسی بندے نے کبھی نہ پیا ہوگا جو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے پیتا ہے)

۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَکُونَ کَأَبِی ضَمْضَمٍ"؟، قَالُوا: مَنْ أَبُو ضَمْضَمٍ یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "کَانَ إِذَا أَصْبَحَ، قَالَ: اللّٰہُمَّ إِنِّی قَدْ وَہَبْتُ نَفْسِی وَعِرْضِی لَکَ، فَلَا یَشْتُمُ مَنْ شَتَمَہُ، وَلَا یَظْلِمُ مَنْ ظَلَمَہُ، وَلَا یَضْرِبُ مَنْ ضَرَبَہُ". (ابن سنی۔ رقم الحدیث: ٦٦)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ابو ضمضم کی طرح ہو جاؤ؟ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ضمضم کون

ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک مرد ہے۔ جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے: اے اللہ پاک! میں نے اپنی جان اور عزت تیرے سپرد کی۔ پھر جو اسے گالی دے وہ اسے گالی نہیں دیتا اور جو کوئی اس پر ظلم کرے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور جو اسے مارے وہ اس کو جواب میں نہیں مارتا)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي؟ قَالَ: "لَا تَغْضَبْ". فَرَدَّدَ مِرَارًا. قَالَ: "لَا تَغْضَبْ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ کیا کرو)

۷۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ. قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۵۳۹)

(حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی آپس میں گالیاں دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا منہ (مارے غصہ کے) لال ہو گیا اور رگیں پھول گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس بات کو کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ دے تو اس کا وہ (غصہ) ختم ہو جائے گا جس میں وہ ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا: "إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۷۸۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے۔ پھر اگر بیٹھنے سے غصہ زائل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے)

۹۔ عَنْ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَتَوَضَّأْ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۷۸۴)

(حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی بجھا دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے)
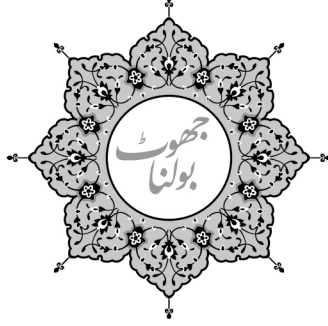
۱۵۔ جھوٹ

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۳۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں:

(i)۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
(ii)۔ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔
(iii)۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا، اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ

فَجَرَ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۳۳)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں جس کسی میں ہوں گی، وہ خالص منافق ہے۔ جس میں ان چار میں سے ایک بات ہو اس میں ایک بات نفاق کی ہے، جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں:

(i)۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

(ii)۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(iii)۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

(iv)۔ جب لڑے تو برائی کرے۔

۳۔ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۴)

(حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ مت باندھو۔ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۸۲۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے (یعنی روزہ رکھنے) کی کوئی ضرورت نہیں)

۵۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا". (صحیح بخاری۔ج:۱،رقم الحدیث:۲۰۳۰)

(حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں سچے ہوں اور (چیز کی خوبیاں اور خامیاں) دونوں صاف صاف بیان کر دیں تو ان دونوں کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی۔ اگر دونوں جھوٹے ہیں تو ان دونوں کی خرید وفروخت میں سے برکت ختم ہوجائے گی)

٦۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ: "اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۵۴۴)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا، کسی آدمی کا قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا)

۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۵٦۲)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھائے گا تا کہ کسی کا مال ہضم کر جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ

اس پر غضب ناک ہوگا)

۸۔ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۵۸۰)

(حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو صلح کرانے کے لیے اچھی بات اچھی نیت سے کرے)

۹۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ". وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: "أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ". فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ: لَا يَسْكُتُ. (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۶۹۳۶)

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ پھر (سیدھے ہو) بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: سن لو! جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ سن لو، جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش نہ ہوں گے)

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي

إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۴۷)

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (سچا) بن جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے)

۱۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا: الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۴۸)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص جس کو (تم نے معراج کی رات میں) دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے، وہ بہت بڑا جھوٹا تھا۔ اس طرح جھوٹی باتیں اڑاتا تھا کہ تمام دنیا میں پھیل جاتی تھیں۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی)

۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۸۰۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں۔

(i)۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا۔

(ii)۔ کسی جان کو قتل کرنا۔

(iii)۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

(iv)۔ جھوٹ بولنا یا ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا۔

۱۳۔ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث:۹)

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کردے)

۱۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ، إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ". (سنن ابوداود، ج:۲، رقم الحدیث:۱۴۷۸)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی، خواہ ایک تازہ مسواک ہی کے لیے کیوں نہ ہو، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا یا اس کے لیے جہنم واجب ہے)

۱۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ

الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۳۹۶)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، میں اس شخص کے لیے جنت کے کنارے پر ایک گھر کا ضامن ہوں۔ جو ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ جو شخص اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو، اس کے لیے اعلیٰ جنت میں ایک مکان کا ضامن ہوں)

۱۶۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۸۱)

(حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو ہنسنے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے۔ اس کی بربادی ہے۔ اس کی بربادی ہے)

۱۷۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ تِسْعَةٌ، فَقَالَ: "إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ". (سنن نسائی، ج: ۳، رقم الحدیث: ۵۱۶)

(حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے

اور ہم نو شخص تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! میرے بعد حکمران ہوں گے، جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اور نہ میں اس سے کچھ تعلق رکھتا ہوں۔ وہ (قیامت کے دن) میرے حوض (حوض کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا)
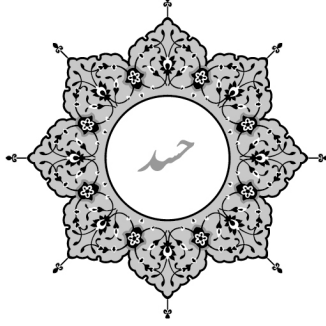
۱۶۔ حسد

۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۹۰)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(i)۔ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(ii)۔ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(iii)۔ نماز مومن کا نور ہے۔

(iv)۔روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ

حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۸۸)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخصوں کے علاوہ حسد (رشک) جائز نہیں:

(i)۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔
(ii)۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے، وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۳۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۸۹)

(حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخصوں کے علاوہ حسد (رشک) نہیں کرنا چاہیے:

(i)۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا (حافظ بنایا) اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے۔
(ii)۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اس کو دن رات (اللہ تعالیٰ کے لیے) خرچ کرتا ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۲۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں سب سے بڑا جھوٹ ہوتی ہیں۔ لوگوں کے عیب تلاش نہ کرو۔ آپس میں حسد نہ

کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۹۸)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچتے رہو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے یا ارشاد فرمایا: سوکھی گھاس (کو کھا لیتی ہے))

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ". (سنن نسائی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۰۲۲)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ". قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: "هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۹۶)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (بن عاص) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاف دل، زبان کا سچا۔ عرض کیا گیا: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرہیز گار، پاک صاف جس

کے دل میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت (نافرمانی)، نہ بغض (دل کا میل)، نہ حسد)

۸۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۴۰۹)

(حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کی امتوں کی بیماری تمہارے اندر گھس گئی ہے اور وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مونڈنے والی ہے۔ اس سے میری مراد بالوں کو مونڈنا نہیں ہے بلکہ دین کو مونڈنا ہے)

۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتَّى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَبْتَغِيَ بِعِلْمِهِ ثَمَنًا. (سنن دارمی۔ ج:۱، رقم الحدیث:۲۹۲)
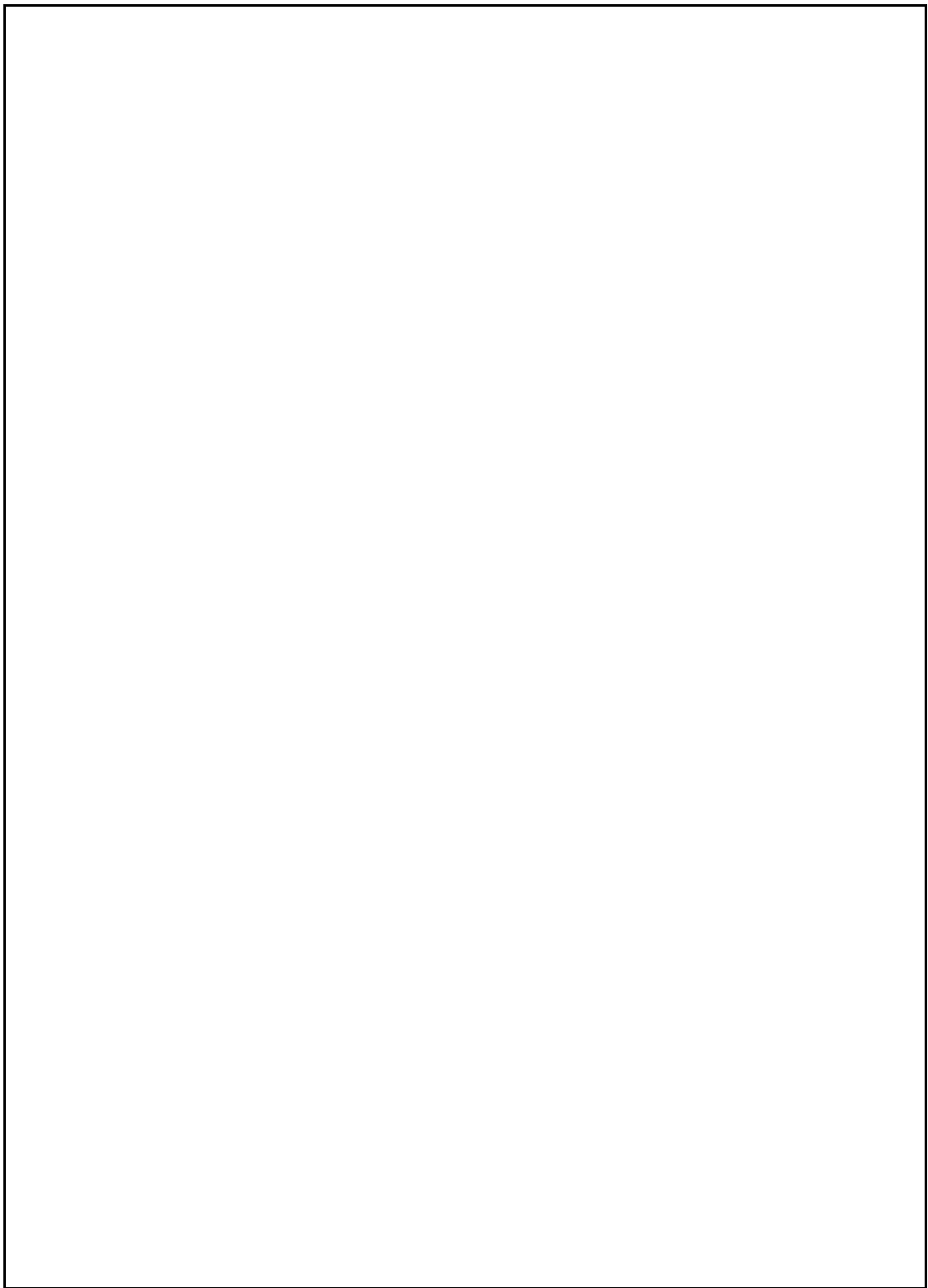
(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کوئی شخص اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے سے اوپر والے سے حسد کرنے سے رک نہ جائے اور اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنے سے باز نہ آجائے اور اپنے علم کے بدلے قیمت لینا نہ چھوڑ دے)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقَالَ لِي: "أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرَائِيلُ؟ قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۴۰۵)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض

کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں ضرور کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہ کلمات پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے جو تمہیں تکلیف پہنچائے، گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے، شفا عطاء فرمائے)
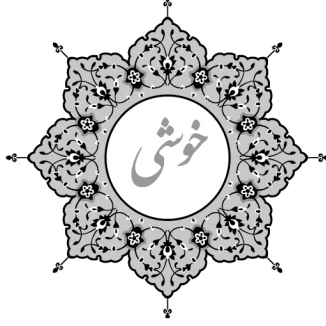
۱۷۔ خوشی منانا

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: "دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى".

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۷۸۴)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منیٰ یعنی زمانہ حج میں میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گا رہی تھیں، دف بجا رہی اور کھیل کود کر رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر دونوں کو ڈانٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کھول دیا اور ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کا زمانہ ہے اور منیٰ (حج) کے دن ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے

چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے۔ وہاں کچھ لوگوں نے ان کو ڈانٹا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں رہنے دو اور اے بنی ارفدہ! (قبیلہ کا نام) تم نہایت اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوا يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. قَالَتْ: فَاطَّلَعْتُ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَطَأْطَأَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْكِبَيْهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ، حَتَّى شَبِعْتُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ.
(مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث: ۴۲۷۵)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضور نبی پاک ﷺ کے سامنے کچھ حبشی کرتب دکھا رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے کندھے پر سر رکھ کر انہیں جھانک کر دیکھنے لگی تو آپ ﷺ نے اپنے کندھے میرے لیے جھکا دیئے۔ میں انہیں دیکھتی رہی اور جب دل بھر گیا تو واپس آ گئی)

۳۔ عَنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ. (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۱۶۱۴)

(حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع (مدینہ پاک کے قریب ایک مقام کا نام) تک حضور نبی کریم ﷺ کے استقبال کے لیے گیا تھا جبکہ آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے)

۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: "هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ"؟ قُلْتُ" نَعَمْ.

قَالَ: "هِيهْ". فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: "هِيهْ". ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: "هِيهْ". حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۳۸۸)

(حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے امیہ بن ابی صلت[1] کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سناؤ! میں نے ایک شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اور سناؤ۔ پھر میں نے ایک اور شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اور سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے سو شعر سنائے)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۰۹۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے۔ اس کے لیے یوں دعا فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ.

(اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے اور تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے)

۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ،

---

[1] ۔عرب کا مشہور شاعر جو اسلام سے پہلے فوت ہو گیا تھا۔

"وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۲۷۷۳)

(حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۱۶۰۷)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا)

۸۔ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۱۲۳۰)

(حضرت ربیع بن معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بستر پر بیٹھے جیسے اب تم یہاں میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجا رہی تھیں۔ وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے ان خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ انہیں میں ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھا کہ ہم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: یہ نہ پڑھو بلکہ جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو)

۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا. فَقَالَ: "مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ"؟ قَالُوْا: کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۱، رقم الحدیث:۱۴۱۲)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں وہ کھیلتے کودتے (خوشیاں مناتے) تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ان دونوں دنوں میں ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں دنوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیے ہیں اور وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ہیں)

۱۰۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: کَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "یَا عَائِشَۃُ أَلَا تُغَنِّیْنَ؟ فَإِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْأَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۳، رقم الحدیث:۳۶۸)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی۔ جب میں نے اس کا نکاح کسی سے کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا! کیا تم گانے کے لیے کسی سے نہیں کہہ رہی ہو؟ کیونکہ یہ انصار کی قوم گانے کو بہت پسند کرتی ہے)

۱۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی قُرَظَۃَ بْنِ کَعْبٍ، وَأَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِیِّ، فِیْ عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ یُغَنِّیْنَ، فَقُلْتُ: أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ "رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ". (سنن نسائی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۲۹۶)

(حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ ایک شادی میں گے جس جگہ حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اتفاق سے اس جگہ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ تم دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین ہو اور بدری بھی ہو، تمہارے سامنے یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین فرمانے لگے: تمہارا دل چاہے تو ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ اور سن لو اگر دل نہ چاہے تو یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہمارے واسطے شادی کے موقعہ پر کھیلنے کی گنجائش دے دی گئی ہے)

۱۲۔ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ. قَالَ: "إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي"؟ فَضَرَبَتْ. (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث: ۲۹۸۵)

(حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے۔ ایک سیاہ فام عورت بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں (خوشی کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کرلو۔ اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو۔ چنانچہ وہ دف بجانے لگی)
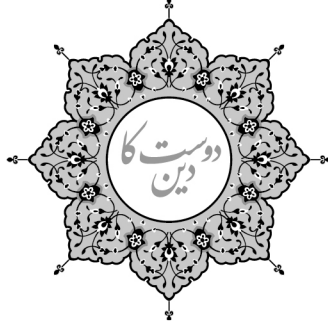
۱۸۔ دوست کا دین

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۲۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے ہر ایک دیکھ لے کہ کس سے دوستی کرنا ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۲۸)

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کے علاوہ کسی کی صحبت مت اختیار کر)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَرَجَ رَجُلٌ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا مَرَّ بِهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ فُلَانًا. قَالَ: لِقَرَابَةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلِنِعْمَةٍ لَهُ عِنْدَكَ

تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلِمَ تَأْتِيهِ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، أَنَّهُ يُحِبُّكَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ فِيهِ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۷۵۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے دینی بھائی سے ملاقات کے لیے جو دوسری بستی میں رہتا تھا روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا۔ جب وہ آدمی فرشتے کے پاس سے گذرا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ فلاں آدمی سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تم دونوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرشتے نے پوچھا کہ کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جسے تم پال رہے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرشتے نے پوچھا: پھر تم اس کے پاس کیوں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری پاس قاصد بن کر آیا ہوں کہ اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے)

۴۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَأْثُرُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: "وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ وَيَتَجَالَسُونَ فِيَّ وَيَتَبَاذَلُونَ فِيَّ". (مسند احمد، ج: ۹، رقم الحدیث: ۲۱۸۸)

(حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لیے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں)

۵۔ عَنْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: " قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّونَ وَالشُّهَدَاءُ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۲۸۰)

(حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے جلال کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہوں گے جن کو انبیاء علیہم السلام اور شہدا بھی پسند کریں گے)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّی تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّی تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَی شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۶)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایمان لائے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوگے۔ جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کروگے، پورے مومن نہیں بنوگے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کروگے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ وہ یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)

۷۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۹۹۶)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے۔ انسانوں سے دوستی نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا آدھا علم ہے)

۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، کَیْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا یَلْحَقْ بِہِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۲۱۷)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم (علما اور بزرگان دین) سے محبت تو رکھتا ہو لیکن ان تک پہنچ نہ سکتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا)

۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیہِ وَجَدَ بِہِنَّ طَعْمَ الْإِیمَانِ: مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَحَبَّ إِلَیْہِ مِمَّا سِوَاہُمَا، وَأَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہُ إِلَّا لِلّٰہِ، وَأَنْ یَکْرَہَ أَنْ یَعُودَ فِي الْکُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ أَنْ یُقْذَفَ فِي النَّارِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۵۳۲)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جس میں بھی پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کرلیا:

(i)۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز سے زیادہ پیار کرے۔

(ii)۔ وہ شخص جو دوستی کرے تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرے۔

(iii)۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ والجَلِيسِ السّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۹۳۹)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک اور بدہم نشین کی مثال مشک رکھنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک رکھنے والا یا توتمہیں مشک مفت دیدے گا یا تم اس سے خرید لوگے یا اس سے اچھی خوشبو آجائے گی۔ دھونکنی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑوں کو جلا دے گا یا تمہیں اس سے آہستہ آہستہ بدبو ہی ملے گی)

۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ. قَالَ: "فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ". فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ، قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ. قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا. (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۸۷۷)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔ پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ اس لیے میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے گیا تو اس نے پوچھا کہ تجھے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے بتایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا کام تھا؟ میں نے جواب دیا کہ وہ راز کی بات ہے۔ والدہ نے مجھے نصیحت کی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کرنا)

۱۲۔ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ، وَأَنْ نَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ". (سنن ابوداؤد، ج:۱، رقم الحدیث:۹۹۸)

(حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ امام کے سلام کا جواب دیں۔ آپس میں دوستی رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَهَادَوْا، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۲۳۱)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی ناراضی دور ہوجاتی ہے اور نیز کوئی پڑوسی عورت اپنی پڑوسی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (ادنیٰ چیز کا بھی ہدیہ دیا جاسکتا ہے))

۱۴۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۱۴)

(حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتلادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے)

۱۵۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ، فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۲۸۴)

(حضرت یزید بن نعامہ الضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ قائم کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور پوچھ لے کہ وہ کون (کس قبیلہ سے) ہے کیونکہ یہ دوستی اور تعلق کو بڑھائے گا)

۱۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَصَافَحُوا، يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ". (موطا امام مالک، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۵۵۲)

(حضرت عطاء بن ابی مسلم عبد اللہ خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ (ہاتھ ملانا) کیا کرو۔ اس سے بغض (دل کا میل) جاتا رہے گا اور آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ بھیجتے رہا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی ختم ہو جاتی ہے)

حصہ دوئم

مخلوق سے تعلق
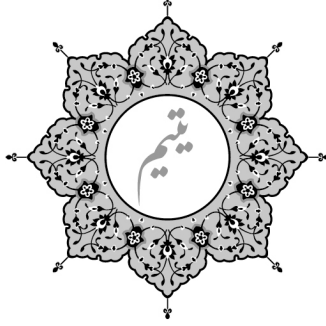
۱۹۔ یتیم کا خیال

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۳۳۳۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کی کفالت کے لیے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے)

۲۔ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۷۳۹)

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو انگلیوں درمیانی اور شہادت کی انگلی کو ملایا)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ، أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا". (کنز العمال، ج:۲، رقم الحدیث: ۸۶۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھر میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ مسلمان کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ایسے ہوں گے)

۴۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلٰى قِصْعَتِهِمْ فَيَقْرَبُ قِصْعَتَهُمُ الشَّيْطَانُ". (کنز العمال، ج:۲، رقم الحدیث: ۹۱۲)

(حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس قوم کے دسترخوان پر ان کے ساتھ یتیم ہوتا ہے، شیطان اس دسترخوان کے قریب نہیں جاتا)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ. فَقَالَ لَهُ: "إِنْ أَرَدْتَ تَلْيِينَ قَلْبِكَ فَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث: ۹۴۳۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو اور یتیموں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو)

۶۔ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَمَّ

يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ".

(مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۵۱۵)

(حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان ماں باپ کے کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں اس وقت شامل رکھتا ہے جب تک وہ اس امداد سے مستغنی (ضرورت نہیں رہتی) نہیں ہوجاتا تو اس کے لیے یقینی طور پر جنت واجب ہوجاتی ہے)

۲۰۔ آسانیاں پیدا کرنا

۱۔ عَنِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۷۸)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دو اور نفرت نہ دلاؤ)

۲۔ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ، فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ، فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ. (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۰۸۰)

(حضرت ازرق بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کہ ہم اہواز نامی ایرانی شہر میں ایک نہر کے کنارے تھے جو

خشک پڑی تھی۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز توڑ دی اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آ کر نماز قضاء کی۔ وہاں ایک خارجی شخص تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز توڑ ڈالی۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو کر آئے اور کہا: جب سے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں، کسی نے مجھ کو ملامت نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: میرا گھر یہاں سے دور ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے)

۳۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۲۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی (بدو) نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو۔ اس لیے کہ تم لوگ نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کرنے کے لیے نہیں)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: "لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ". فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ. (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۹۱۰)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ احزاب[۱] سے واپس ہوئے تو ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا: کوئی بنی قریظہ[۲] پہنچنے سے پہلے عصر کی نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ بعض لوگوں پر راستہ میں ہی عصر کا وقت آ گیا۔ کچھ نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے جب تک کہ وہاں (بنی قریظہ) تک نہ پہنچ جائیں۔ اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم قضا کریں۔ جب اس بات کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو ملامت نہ کی)

۵۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۴۴۴)

(حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا۔ لہٰذا جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کرلے اور ذبح ہونے والے جانور (ذبیحہ) کو آرام دے (تاکہ جانور کو کم سے کم تکلیف ہو))

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَحْ، يُسْمَحْ لَكَ". (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۸۲)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درگذر سے کام لیا کرو، تم سے درگذر کی جائے گی)

---

[۱]۔ یہ وہ جنگ ہے جو مومنین اور کفار کے درمیان ذی القعدہ ۵ ہجری (مارچ ۶۲۷ء) میں ہوئی۔ سب قبائل نے مل کر مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا اور مسلمانوں نے دفاع کے لیے خندق (trenches) کھودیں۔ اس لیے اس کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں۔

[۲]۔ مدینہ منورہ کا ایک یہودی قبیلہ

۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيبٍ مِنَ النَّاسِ". (مسند احمد، ج:۲،رقم الحدیث:۲۰۰۲)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا گیا ہے جو نرم خو ہو، سہولت پسند طبیعت کا ہو اور لوگوں کے قریب ہو)

۲۱۔ مظلوم کی مدد

۱۔ سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ". قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۸۱)

(حضرت سعید بن ابی بردہ بن ابوموسیٰ اشعریؒ اپنے دادا (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کے لیے صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے پوچھا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے۔ اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو یا یہ کہا کہ ایسا نہ کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر یہ نہ کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی باتوں کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا اگر یہ بھی نہ کیا؟ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: برائی سے رکا رہے کہ یہی صدقہ اس کا صدقہ ہے)

۲۔ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: "إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ، وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ، وَاهْدُوا السَّبِيلَ". (جامع ترمذی، ج: دوم۔ رقم الحدیث: ۲۶۳۷)

(حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے۔ وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دو۔ مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ)

۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا". قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: "تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۳۹)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ میں نے عرض کیا: میں مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے ظلم سے روک دو، یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۴۳)

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے)

۵۔ يَقُوْلُ الْبَرَاءُ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ. أَمَرَنَا: "بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ". وَنَهَانَا: "عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۸۹۱)

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات کام کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سات کام کرنے کا حکم دیا وہ یہ ہیں:

(i)۔ بیمار کی عیادت کرنا۔

(ii)۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔

(iii)۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

(iv)۔ قسم پوری کرنا۔

(v)۔ مظلوم کی مدد کرنا۔

(vi)۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

(vii)۔ سلام کو پھیلانا۔

جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا وہ یہ ہیں:

(i)۔ سونے کی انگوٹھی پہننا۔

(ii)۔ چاندی کے برتن میں پینا۔

(iii)۔ ریشمی گدوں پر بیٹھنا۔

(iv)۔قسی (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے) کے کپڑے پہننا[1]۔

(v)۔ ریشمی کپڑا پہننا۔

(vi)۔استبرق (ریشم کی قسم) پہننا۔

(vii)۔دیباج (ریشم کی قسم) پہننا۔

---

[1]۔نمبر ۴ سے ۷ تک ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں۔
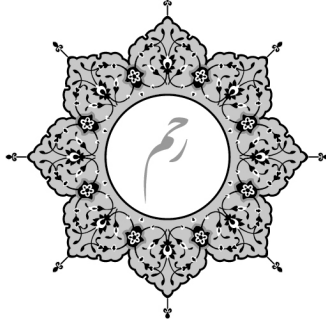
۲۲۔ رحم کرنا

۱۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَا لَهُ؟ مَا لَهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرَبٌ مَا لَهُ؟ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۱۳۳۶)

(حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے؟ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں کیا ہو گیا ہے؟ اس کو ضرورت ہے، بیچارہ اسی لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۴۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر لمبی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کیا کرے)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۵۹۸۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم (رشتہ داری) کا تعلق رحمٰن سے جڑا ہوا ہے۔ پس جو کوئی خود کو اس سے جوڑتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا: میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ: الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟، قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۵۹۸۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا یہاں تک کہ جب پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کیا: یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے (تعلق) جوڑوں گا جو تم سے خود کو جوڑے۔ اس سے (تعلق) توڑلوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے؟ رحم (رشتہ داری) نے کہا کیوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ مقام تجھ کو دیا)

۵۔ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ

أَتَحَنَّثُ، أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ، وَعَتَاقَةٍ، وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۱۳۰)

(حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہیں میں عبادت سمجھ کر زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا؟ مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جس قدر نیکیاں کی ہیں تم انہیں پر مسلمان ہوئے ہو ان سب کا اجر ملے گا)

۶۔ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۷۰)

(حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی وشفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے۔ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے)

۷۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۲۲۷۵)

(حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے)

۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ

كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۳۴۳)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا)

۹۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: "لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا، يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۶۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک دیہاتی نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ پر رحم کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے ارشاد فرمایا: تم نے ایک وسیع (کھلی) چیز کو تنگ کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تھی)

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ

وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۸۳)

(حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں۔ پھر جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سور ہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے)

۱۱۔ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۹۴۲)

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا)

۱۲۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا أَوْ قَالَ إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا؟ فَقَالَ: "وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ". (مسند احمد، ج:۶، رقم الحدیث: ۱۴۴۴)

(حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جب بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر ترس آتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دومرتبہ ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر ترس کھاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ. فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: "فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۲۶۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کردی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہر جاندار پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے)

۲۳۔ عطا کرنا

۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، "صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ". (مسند احمد، ج: ۷، رقم الحدیث: ۶۰۲)

(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے عقبہ (رضی اللہ عنہ) رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو۔ محروم رکھنے والے کو عطاء کرو۔ ظالم سے درگذر کرو)

۲۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُشْرِفَ لَهُ الْبُنْيَانُ، وَتُرْفَعَ لَهُ الدَّرَجَاتُ، فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَلْيُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَيَصِلْ مَنْ قَطَعَهُ". (مستدرک امام حاکم۔ رقم الحدیث: ۳۱۶۱)

(حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لیے جنت میں کنگروں والا محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کیے جائیں، اسے چاہیے کہ جو

اس پر ظلم کرے یہ اسے معاف کرے اور جو اسے محروم کرے یہ اسے عطا کرے اور جو اس سے توڑے یہ اس سے رشتہ جوڑے)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۹۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دینے سے مال میں ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ جو بھی درگزر (معافی اور برداشت) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی عزت کو بڑھا دیتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَقَالَ عَثْرَةً أَقَالَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۳۰۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شرمسار کی غلطی کو معاف کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا)

۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۸۱)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلطی کرنے والوں کی غلطیوں کو معاف کرو جب تک کہ وہ کسی حد کے سزاوار نہ ہو جائیں)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مُوسَى

بْنِ عَمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادُكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۱۰۴۳)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: میرے پروردگار تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزت والا ہے؟ پروردگار نے فرمایا: وہ بندہ جو قادر ہونے کے باوجود معاف کردے)

۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَادَى مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ثَلَاثَةَ أَصْوَاتٍ: يَامَعْشَرَ الْمُوَحِّدِيْنَ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْكُمْ فَيَعْفُ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ". (کنزالعمال، ج:۱، رقم الحدیث:۲۸۸)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو اٹھائیں گے ایک اعلان کرنے والا عرش کے نیچے سے تین مرتبہ اعلان کرے گا: اے توحید پرست لوگو! اللہ پاک نے تمہیں معاف فرمادیا ہے۔لہٰذا تم بھی آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو)

۸۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أُوْقِفَ الْعِبَادُ نَادَى مُنَادٍ: لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَلِيَدْخُلِ الْجَنَّةَ. قِيْلَ: مَنْ ذَا الَّذِي أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ. فَقَامَ كَذَا وَكَذَا أَلْفاً فَدَخَلُوْا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ". (کنزالعمال، ج:۲، رقم الحدیث:۱۸۸۲)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جب لوگ

حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو ایک شخص اعلان کرے گا کہ جس کا کچھ ذمہ (اجر) اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا ذمہ (اجر) اللہ تعالیٰ نے دینا ہے؟ اعلان کرنے والا کہے گا کہ جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ چنانچہ فلاں فلاں اٹھیں گے جن کی تعداد ایک ہزار ہو گی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے)
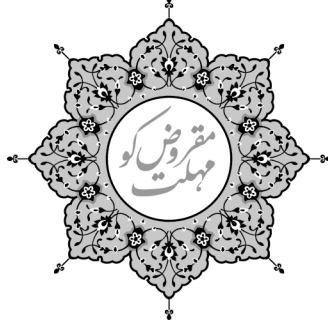
۲۴۔ مقروض کو مہلت

۱۔ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ". (سنن دارمی، ج: دوم۔ رقم الحدیث: ۴۳۳)

(حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی تنگ دست (غریب) مقروض (جس نے قرض لیا ہو) کو مہلت دے یا اسے کچھ قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کو اپنے رحمت کے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کی رحمت کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: "بِيَدِهِ هَكَذَا مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَمَا مِنْ جَرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا عَبْدٌ مَا كَظَمَهَا عَبْدٌ لِلّٰهِ إِلَّا مَلَأَ اللّٰهُ جَوْفَهُ إِيمَانًا". (مسند احمد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۱۲۰)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جا رہے تھے: جو شخص کسی تنگدست (غریب) مقروض کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرما دے گا۔ انسان غصہ کا جو گھونٹ پیتا ہے مجھے اس سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو ایمان سے بھر دے گا)

۳۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا، وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ، أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۳۲۸)

(حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی۔ لیکن اتنا تھا کہ وہ امیر شخص تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا۔ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض (ادھار لینے والا) تنگدست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس بات کا اس سے زیادہ حق دار ہوں کہ تمہیں معاف کر دوں۔ لہٰذا اسے معاف کر دیا گیا)

۴۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ". (مسند احمد، ج: ۹، رقم الحدیث: ۲۹۶۶)

(حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگدست (مقروض)

کومہلت دیدے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو شخص وقت مقررہ گذرنے کے بعد اسے مہلت دے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے)

۵۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ". قَالَ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ". قُلْتُ: سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: "لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث: ۳۰۴۲)

(حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی تنگ دست مقروض کو مہلت دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ پھر دوسری مرتبہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگ دست مقروض کو مہلت دے اسے ہر دن کے عوض دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گنا اور پھر دوگنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی ادائیگی کی مقررہ مدت سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے مقررہ وقت کے بعد مہلت دینے پر دوگنا ثواب ملے گا)

۶۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: "يَا كَعْبُ". فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ". قَالَ: كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُمْ فَاقْضِهِ". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث:۱۴۹۱)

(حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ابوحدرد کے بیٹے سے قرض کا مطالبہ مسجد میں کیا اور ان کی آوازیں بلند ہوئیں، یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں ان کی آوازوں کو سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ ارشاد فرمایا: اے کعب! اس نے جواب دیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنے قرض میں سے آدھا کم کردو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک میں نے ایسا (آدھا قرضہ کم) کردیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروض سے فرمایا: اٹھو اور اس کا قرض ادا کردو)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الدَّيْنَ يُقْضَى مِنْ صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا مَاتَ إِلَّا مَنْ يَدِينُ فِي ثَلَاثِ خِلَالٍ: الرَّجُلُ تَضْعُفُ قُوَّتُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَسْتَدِينُ يَتَقَوَّى بِهِ لِعَدُوِّ اللهِ وَعَدُوِّهِ، وَرَجُلٌ يَمُوتُ عِنْدَهُ مُسْلِمٌ، لَا يَجِدُ مَا يُكَفِّنُهُ وَيُوَارِيهِ إِلَّا بِدَيْنٍ، وَرَجُلٌ خَافَ اللهَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ، فَيَنْكِحُ خَشْيَةً عَلَى دِينِهِ فَإِنَّ اللهَ يَقْضِي عَنْ هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۲، رقم الحدیث: ۵۹۳)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقروض سے قیامت کے دن قرضہ ادا کرایا جائے گا اگر وہ (قرض ادا کیے بغیر) مرگیا۔ جو تین باتوں میں قرض لے تو

ان کا قرض قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ادا فرمائے گا:

(i)۔ ایک انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہو اس کی قوت کم ہو جائے تو وہ قرض لے کر اللہ تعالیٰ اور اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے قوت حاصل کرے۔

(ii)۔ انسان کے پاس کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے پاس کفن دفن کے لیے خرچہ نہ ہو سوائے قرض کے۔

(iii)۔ وہ مرد جو بے نکاح رہنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے دینی خدشہ کے پیش نظر قرض لے کر نکاح کر لے۔

۲۵۔ بزرگوں کا احترام

۱۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۳۹)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں والے مسلمان، کمی وبیشی سے بچنے والے قرآن والے (قرآن مجید پر عمل کرنے والے) اور عادل حکمران کی عزت گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے)

۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۱۱۱)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نوجوان کسی بوڑھے کے بڑی عمر ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرمادیتا ہے

جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے)

۳۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۲۷۶۲)

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔ ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے۔ ہمارے علما کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری امت میں سے نہیں)

۴۔ عَنْ سَلْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِي لَهُ وِسَادَةً إِكْرَاماً لَهُ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث:۸۵۶)

(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کی عزت کرتے ہوئے اپنا تکیہ اسے دیدے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت (معافی) فرما دیتا ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مِنْ تَوْقِيْرِ جَلَالِ اللّٰهِ: إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ، وَحَامِلِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَحَامِلِ الْعِلْمِ مَنْ كَانَ صَغِيْراً أَوْ كَبِيْراً". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث:۸۷۲)

(حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں:

(i)۔ اسلام میں سفید داڑھی (بوڑھے شخص) کا اکرام کرنا۔

(ii)۔ کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا۔

(iii)۔ ذی علم کا اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعْظِيمِ جَلَالِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنْ تَعْظِيمِ جَلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامُ الْإِمَامِ الْمُقْسِطِ". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث:۸۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں سفید داڑھی والے کی عزت کرنا اور انصاف کرنے والے حکمران کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی عزت میں سے ہے)

۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَجِّلُوا الْمَشَايِخَ فَإِنَّ تَبْجِيلَ الْمَشَايِخِ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ، فَمَنْ لَمْ يُبَجِّلْهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث:۸۶۶)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی عزت میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُوَسَّعُ الْمَجَالِسُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِي سِنٍّ لِسِنِّهِ، وَلِذِي عِلْمٍ لِعِلْمِهِ، وَلِذِي سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِهِ". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث: ۸۶۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلس میں صرف تین اشخاص کے لیے کشادگی پیدا کی جائے:

(i)۔ عمر رسیدہ شخص کے لیے اس کی عمر کی وجہ سے۔

(ii)۔ ذی علم کے لے اس کے علم کی وجہ سے۔

(iii)۔ سلطان کے لیے اس کی سلطنت کی وجہ سے۔
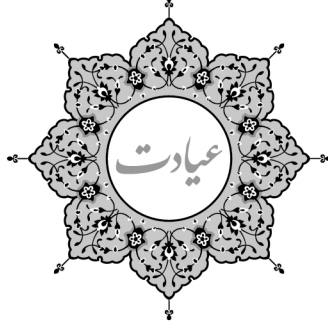
۲۶۔ بیمار کی عیادت

۱۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۱۲)

(حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیدی کو رہائی دو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو)

۲۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث: ۲۰۵۱)

(حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اس وقت سے واپس آنے تک جنت کے کمرہ میں ہوتا ہے)

۳۔ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ". (جامع ترمذی، ج: ۱، رقم الحدیث: ۹۶۴)

(حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اگر شام کو عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اس (عیادت کرنے والے) کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا)

۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا، بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا". (سنن ابوداؤد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۰۹۷)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور سوچ سمجھ کر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو وہ دوزخ سے ستر سال کے برابر دور کر دیا جاتا ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا زَارَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ عَادَهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: طِبْتَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۱۵۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے

مسلمان بھائی سے ملاقات یا بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو کامیاب ہو گیا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا)

۶۔ (عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَيُّمَا رَجُلٍ عَادَ مَرِيضًا فَإِنَّمَا يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ". قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الصَّحِيحُ الَّذِي يَعُودُ الْمَرِيضَ فَالْمَرِيضُ مَا لَهُ؟ قَالَ: "تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوبُهُ". (مسند احمد، ج:۵، رقم الحدیث:۲۶۲۰)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمندر میں غوطے لگاتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو اس تندرست آدمی کا حکم ہے جو مریض کی عیادت کرتا ہے، مریض کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں)

۷۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ. أَمَرَنَا: "بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۸۹۱)

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات کام کرنے کا حکم دیا اور سات کام کرنے سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سات کام کرنے کا حکم دیا وہ یہ ہیں:

(i)۔ بیمار کی عیادت کرنا۔

(ii)۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔

(iii)۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

(iv)۔قسم پوری کرنا۔

(v)۔ مظلوم کی مدد کرنا۔

(vi)۔دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

(vii)۔سلام کو پھیلانا۔

۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۳۱۲)

(حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیدی کو رہائی دو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (بیمار پرسی) کرو)

۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُشَيِّعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث:۱۰۵۸)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے ساتھ جاتے، اگر خادم دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ

قَالَ: "مَرِضْتُ فَلَمْ يَعُدْنِي ابْنُ آدَمَ وَظَمِئْتُ فَلَمْ يَسْقِنِي ابْنُ آدَمَ". فَقُلْتُ: أَتَمْرَضُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: "يَمْرَضُ الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِي مِمَّنْ فِي الْأَرْضِ فَلَا يُعَادُ فَلَوْ عَادَهُ كَانَ مَا يَعُودُهُ لِي وَيَظْمَأُ فِي الْأَرْضِ فَلَا يُسْقَى فَلَوْ سُقِيَ كَانَ مَا سَقَاهُ لِي". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۲۰۵۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بیمار ہوا لیکن ابن آدم نے میری عیادت نہیں کی۔ مجھے پیاس لگی لیکن ابن آدم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا آپ بھی بیمار ہوتے ہیں؟ جواب ملا کہ زمین پر میرا کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اور اس کی بیمار پرسی نہیں کی جاتی۔ اگر بندہ اس کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ میری عیادت کرتا۔ زمین پر میرا کوئی بندہ پیاسا ہوتا ہے لیکن اسے پانی نہیں پلایا جاتا۔ اگر کوئی اسے پانی پلاتا تو مجھے پانی پلاتا)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ. إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۳۳۸)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ

(میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفا عطا فرمائے)

اگر ابھی اس (مریض) کی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے صحت عطا فرمائے گا)

۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُعْتَكِفُ يَتْبَعُ الْجِنَازَةَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ". (سنن ابن ماجہ۔ج:۱،رقم الحدیث:۱۷۷۸)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعتکاف کرنے والا جنازہ میں جا سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے)

۱۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: :إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا". فَخُرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا. فَقَالَ: "أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا"؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا وَنُوقِظَكَ. "فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ". (مؤطا امام مالک، ج:۱،رقم الحدیث:۷۷۴)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مسکین عورت بیمار ہوگئی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارے میں معلوم ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکینوں کی عیادت کیا کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ عورت

مر جائے تو مجھے خبر کرنا۔ جب وہ عورت مر گئی تو رات کو اس کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگانا پسند نہ کیا۔ صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تو تم سے کہا تھا کہ مجھے خبر کر دینا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگانا اور رات کو باہر نکالنا ناگوار ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ساتھ لے کر اس کی قبر پر گئے اور چار تکبیرات سے نماز جنازہ پڑھی)

۱۴۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ. فَقَالَ: "انْظُرَا مَاذَا يَقُولُ لِعُوَّادِهِ"؟ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاءُوهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذَلِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: "لِعَبْدِي عَلَيَّ إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَ لَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ". (موطا امام مالک، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۶۱۴)

(حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: دیکھتے رہو کہ وہ ان لوگوں سے جو اس کی بیمار پرسی کو آتے ہیں کیا کہتا ہے؟ اگر وہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے واپس جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھتا ہے (کہ مریض نے کیا کہا) اور فرماتا ہے کہ اگر میں اپنے بندے کو اپنے پاس بلالوں گا تو اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ اگر شفا دوں گا تو اس کے گوشت اور خون کو پہلے سے بہتر گوشت اور خون سے بدل دوں گا اور اس کے

گناہوں کو معاف کردوں گا)

۱۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ"؟ (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۲۸۱)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی مکمل بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟)
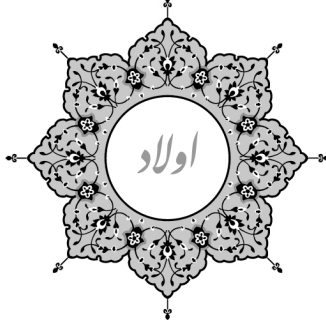
۲۷۔ اولاد کی اچھی تربیت

۱۔ قَالَ أَنَس بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۳۶۷۱)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ)

۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ". (جامع ترمذی، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۰۳۶)

(حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع[۱] صدقہ کرنے سے بہتر ہے)

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ

---

[۱] ۔صاع وزن کا ایک پیمانہ ہے جو تقریباً تین کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔

رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ".
(سنن ابن ماجہ، ج:۳،رقم الحدیث:۵۵۰)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ انہیں کھلائے پلائے اور دینی آداب سکھائے۔ جب تک وہ بیٹیاں اس کے ساتھ رہیں یا وہ مرد ان بیٹیوں کے ساتھ رہے، ان کے ساتھ اپنے حسن سلوک میں کمی نہ آنے دے۔ یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کروائیں گی)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۳،رقم الحدیث:۳۵۴)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے نیک ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کردے۔ اگر لڑکا بالغ ہو اور اس کا باپ اس کا نکاح نہ کرے۔ پھر وہ لڑکا برائی میں مبتلا ہو جائے تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا)

۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ". (سنن ابوداؤد۔ ج:۱،رقم الحدیث:۴۹۲)

(حضرت عمرو بن شعیب دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالہ سے بیان کرتے کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔ جب

وہ دس برس کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو۔ ان کے بستر بھی الگ کردو۔ (یاد رہے کہ بستر الگ کرنے کا حکم نماز نہ پڑھنے پر سزا کے طور پر نہیں ہے بلکہ یہ ایک مستقل حکم ہے))

۶۔ عُمَرُ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا غُلاَمُ! سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۹۸)

(حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش اور تربیت میں تھا۔ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میرا ہاتھ رکابی (کھانے والے برتن) میں جلدی جلدی گھوم رہا تھا۔ جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ میں اپنے سامنے سے کھانے کے بجائے ادھر ادھر ہاتھ ڈال رہا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بسم اللہ پڑھو۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ. فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: "مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۱۳۵۹)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتی ہوئی آئی۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ میں نے وہ کھجور اسے دیدی۔ اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہیں کھایا۔ پھر کھڑی ہوئی اور چل دی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقع بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گی)

۸۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: "الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ". (صحیح بخاری، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۱۶۷)

(حضرت عامر بن سعد بن مالک اپنے والد (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع (حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری حج) کے سال اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس میں میرے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری تکلیف کی شدت کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہی ہے۔ میں مالدار آدمی ہوں۔ ایک لڑکی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آدھا مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد رضی اللہ عنہ! تہائی مال خیرات کر دو اور تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنی اولاد کو محتاج اور منگتا چھوڑ جاؤ اس سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں مال دار چھوڑ جاؤ)

۹۔ عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۳۵)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں)

۱۰۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَنَهْ سَنَهْ". قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهَا". ثُم قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي". (صحیح بخاری، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۳۴۷)

(حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (بچپن میں) اپنے والد کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں پیلے رنگ کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے سنہ سنہ کے نام سے بلایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ سنہ کے معنی حبشی زبان میں حسنہ اور خوب صورت کے ہیں۔ میں (ام خالد) بھاگنے لگی اور مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ اس بات پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے دعا دی کہ کرتا پرانا کرو اور پھاڑو۔ قمیص پرانی کرو اور پھاڑو اور پھر پرانی کرو اور پھاڑو (درازی عمر کی دعا دی))

۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا. (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۵۴)

(حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) وہ آپ ﷺ کے شانہ مبارک پر تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے)

۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ. (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۵۲۵)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے گھر والوں پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام بالائی مدینہ (کے ایک محلہ میں ایک دایہ یعنی دودھ پلانے والی کے یہاں) دودھ پینے کے لیے رکھے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر (اپنے بیٹے کو دیکھنے اور ان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے) اس محلہ میں جایا کرتے تھے۔ ہم کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پہنچ کر (دایہ کے) گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ اس جگہ (دایہ کے گھر میں) بہت زیادہ دھواں ہوتا تھا کیونکہ دایہ کا شوہر لوہار تھا۔ اس کی بھٹی کا دھواں گھر میں چاروں طرف بھرا رہتا تھا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے کی محبت میں اسی دھوئیں بھرے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیتے۔ پیار کرتے اور (حال چال معلوم کرکے) اپنے گھر واپس آجاتے)

۱۳۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا"؟ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَارْجِعْهُ". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث:۱۶۸۴)

(حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسے اس کے والد اپنے ساتھ لے کر حضور نبی

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک خادم ہبہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح (ایک ایک خادم) تحفہ دیا ہے؟ اس (میرے والد) نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بھی (خادم) واپس لے لو)

١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ". (جامع ترمذی، ج:١، رقم الحدیث: ١٣٨٣)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں ہی داخل ہے)

١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ". (جامع ترمذی، ج:١، رقم الحدیث: ١٤٠٥)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال کاٹ دیے جاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں):

(i)۔ جاری رہنے والا صدقہ۔
(ii)۔ علم جس سے فائدہ ہو رہا ہو۔
(iii)۔ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

١٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِجَمِيلَةَ. (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۰۸)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رضی اللہ عنہا رکھ دیا)

۱۷۔ عَنْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبَ. قَالَتْ: وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ. (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۱۱)

(حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (نکاح میں) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آئیں۔ ان کا نام بھی برہ (نیکی) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بھی زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا)

۱۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ. فَقَالَتْ: لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ". فَقَالُوا: بِمَ نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: "سَمُّوهَا زَيْنَبَ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۱۲)

(حضرت محمد بن عمر بن عطا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا۔ مجھے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام برہ (نیکی) رکھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نام کو پاکیزہ نہ کہو۔ اللہ تعالیٰ ہی تم میں نیکی کرنے والوں کو جانتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام زینب رکھو)

۲۸۔ اہل وعیال کا خیال

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۱۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں)

۲۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث:۳۳۰)

(حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنی بیوی بچوں کی ذات پر ثواب سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے)

٣۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ". قَالَ: أَبُو قِلَابَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ. (صحیح بخاری، ج: ٣، رقم الحدیث: ١١٦٢)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک خادم تیزی سے اونٹوں کو ہانک رہا تھا۔ اس کا نام انجشہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آہستہ آہستہ لے کر چل۔ یہ شیشے ہیں۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیشے سے مراد عورتیں تھیں)

٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا". (صحیح بخاری، ج: ٣، رقم الحدیث: ٤١٧)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو)

٥۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا؟ قَالَ: "أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ، وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ". (سنن ابوداؤد، ج: ٢، رقم الحدیث: ٣٨٠)

(حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم پر عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم خود کھاؤ، وہی ان کو بھی کھلاؤ۔ جیسا تم خود پہنو، ان کو بھی پہناؤ۔ نہ ان کو مارو اور نہ ہی برا بھلا کہو)

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ أَوِ الْعَبْدِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۰۰)

(حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کس طرح اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ اسے وہ گلے لگائے گا)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ". (صحیح مسلم۔۲، رقم الحدیث:۱۹۸۴)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زوجہ ابوسفیان ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے میری اور میری اولاد کو ضرورت کے مطابق خرچہ نہیں دیتے۔ ہاں یہ کہ جو میں اس کے مال میں سے اس کو بتائے بغیر لے لوں۔ کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے مال میں اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے ضرورت اور دستور کے مطابق لے لیا کرو)

۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي. (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۰۸۳)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بلا کر میرے پاس لے آتے۔میں پھر ان کے ساتھ کھیلنے لگتی)

۹۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ عَائِشَةَ وَهِيَ رَافِعَةٌ صَوْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ: يَا ابْنَةَ أُمِّ رُومَانَ وَتَنَاوَلَهَا أَتَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَهَا يَتَرَضَّاهَا أَلَا تَرَيْنَ أَنِّي قَدْ حُلْتُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَكِ". قَالَ: ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُضَاحِكُهَا. قَالَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشْرِكَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَشْرَكْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا. (مسند احمد، ج:۸، رقم الحدیث:۲۷۵)

(حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کرنے لگے۔ اسی دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اونچی ہوتی ہوئی آواز ان کے کانوں میں پہنچی۔اجازت ملنے پر جب وہ اندر داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ لیا اور فرمایا: اے بنت رومان! کیا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کرتی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان میں آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بچا لیا۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے: دیکھا! میں نے تمہیں اس شخص سے کس طرح بچایا؟ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے اور اجازت لے کر گھر میں داخل ہوئے۔انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہنسا رہے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی صلح میں مجھے بھی شامل کر لیجئے، جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا)

۱۰۔ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ. فَقَالَ: "أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ". قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: "فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ". قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: "كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث: ۲۴۰۰)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (میرے بارے میں) یہ بات پہنچی کہ میں (مسلسل) روزے رکھتا رہتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی کہ تو روزے رکھتا رہتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہے۔ اس طرح نہ کیا کر کیونکہ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر۔ نماز بھی پڑھ اور نیند بھی کر۔ ہر دس دنوں میں سے ایک دن کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لیے نو روزوں کا اجر بن جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے)

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَصَدَّقُوا". قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي دِينَارٌ؟ قَالَ: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ". قَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ آخَرُ؟ قَالَ: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجِكَ". قَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ آخَرُ؟ قَالَ: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ". قَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ آخَرُ؟ قَالَ: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ". قَالَ عِنْدِي دِينَارٌ آخَرُ؟ قَالَ: "أَنْتَ أَبْصَرُ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۲۹۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کیا کرو۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر میرے پاس صرف ایک دینار ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے اپنی ذات پر صدقہ کردو۔ اس نے پوچھا کہ اگر ایک دینار اور بھی ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کردو۔ اس نے پوچھا کہ اگر ایک دینار اور بھی ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے بچے پر صدقہ کردو۔ اس نے پوچھا کہ اگر ایک دینار اور بھی ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کردو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اگر ایک دینار مزید ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو)
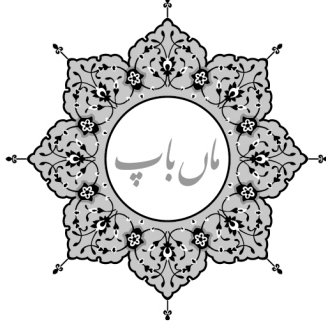
۲۹۔ ماں باپ کا احترام

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أَبُوكَ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۳۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ)

۲۔ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي فِي مُدَّةِ قُرَيْشٍ مُشْرِكَةً وَهِيَ رَاغِبَةٌ يَعْنِي مُحْتَاجَةٌ. فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: "صِلِي أُمَّكِ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۶۸۱۶)

(حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میری والدہ قریش سے معاہدے[1] کے زمانے میں (میرے پاس) آئی۔ اس وقت وہ مشرک اور ضرورت مند تھیں۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو)

۳۔ عَنْ أَبِي سَلَامَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُوصِي الرَّجُلَ بِأُمِّهِ. أُوصِي الرَّجُلَ بِأُمِّهِ. أُوصِي الرَّجُلَ بِأُمِّهِ. أُوصِي الرَّجُلَ بِأَبِيهِ. أُوصِي الرَّجُلَ بِأَبِيهِ. أُوصِي الرَّجُلَ بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ فِيهِ أَذًى يُؤْذِيهِ". (مسند احمد، ج:۸، رقم الحدیث: ۶۴۴)

(حضرت ابو سلامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر شخص کو اس کی والدہ سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر شخص کو اس کی والدہ سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر شخص کو اس کی والدہ سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر شخص کو اس کے والد سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر شخص کو اس کے والد سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر شخص کو اس کے غلام سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان افراد سے اسے کوئی تکلیف ہی پہنچتی ہو)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ

---

[1]۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ جو کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ۶ ہجری/ ۶۲۸ء کو مقام حدیبیہ پر ہوا۔

أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۸۵)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوست کے ساتھ حسن سلوک کرے)

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى. فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ: ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ. قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ. فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۰۱۴)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف جاتے تو اپنے گدھے کو آسانی کے لیے ساتھ رکھتے تھے۔ جب اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو گدھے پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے۔ ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اسی گدھے پر سوار تھے۔ ان کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی سے پوچھا کہ کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی کو اپنا گدھا دے دیا اور کہا کہ اس پر سوار ہو جا اور اسے اپنا عمامہ دے کر کہا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لو۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی آدمی کو گدھا عطا کر دیا، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی سہولت کے لیے رکھا ہوا تھا۔ عمامہ بھی عطا کر دیا جسے آپ رضی اللہ عنہ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ

نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔اس دیہاتی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا)

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي؟ قَالَ: "أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ". (سنن ابوداود، ج:۳، رقم الحدیث:۳ ۱۷)

(حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس مال اور دولت بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ بیشک میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں؟ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۹۸۲)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ پاک کی ناراضگی والد کی ناراضگی ہے)

۸۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ؟ فَقَالَ: "أَحَيٌّ وَالِدَاكَ"؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۲۷۲)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی

نے آکر جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ اوران کی خدمت میں لگے رہو)

۹۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ، رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۳۹۲)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا:

(i)۔ ضعیف پر نرمی کرنا۔

(ii)۔ والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا۔

(iii)۔ غلام پر احسان کرنا۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ. فَقَالَ: "ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا". (سنن ابوداؤد، ج:۲، رقم الحدیث:۷۶۳)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے ہجرت[1] پر بیعت کرنے کی نیت سے حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جا ان

[1]۔ مکہ مکرمہ میں کفار کے ظالمانہ سلوک کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے ۶۲۲ء میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

کے پاس واپس جا اور ان کو ہنسا جس طرح تو نے ان کو رلا یا ہے)

۱۱۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الصَّلَاۃُ عَلٰی مِیقَاتِہَا". قُلْتُ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: "ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ". قُلْتُ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: "الْجِہَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۵۸)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا (عمل افضل ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا (عمل افضل ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا)

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ إِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ إِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً". قَالُوْا: وَإِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ؟ قَالَ: "نَعَمْ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَأَطْیَبُ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۵۸۷)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا جو بھی لڑکا اپنے باپ یا ماں کو محبت اور احترام کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج (نفلی) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

بڑی اور پاکیزہ ہیں)

۱۳۔ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: "نَعَمْ. الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا". (سنن ابوداود، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۳۱)

(حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران بنی سلمہ کا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ان کی موت کے بعد بھی باقی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، ان کے لیے دعا کرنا، استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کی وصیت یا وعدہ کو پورا کرنا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جو انہی سے جڑے تھے اور ان کے دوست کا احترام کرنا)

۱۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: "هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۵۴۲)

(حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ ہی تمہاری جنت اور دوزخ ہیں)

۱۵۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ، أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا

فَوَاحِدًا". وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ، أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا". قَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: "وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ". (مشکوۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۸۷۴)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے والا تھا۔ گویا اس نے ایسے حال میں صبح کی کہ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو گویا جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔

جس آدمی نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکام سے منہ موڑنے والا ہے تو اس نے ایسے حال میں صبح کی کہ اس کے لیے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو گویا دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! گر ماں باپ اس کے ساتھ زیادتی کررہے ہوں تب بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر زیادتی کررہے ہوں تب بھی۔ اگر زیادتی کررہے ہوں تب بھی۔ اگر زیادتی کررہے ہوں تب بھی)

۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ". قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: "يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۳۳)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیونکر لعنت بھیجے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا)

۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَغِمَ أَنْفُهُ. ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ. ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ". قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۰۱۰)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناک مٹی میں مل گئی۔ پھر ناک مٹی میں مل گئی۔ پھر ناک مٹی میں مل گئی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا)

۱۸۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى". (سنن نسائی، ج:۲، رقم الحدیث:۴۷۳)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے انسان جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

(i)۔ (والدین کی) نافرمانی کرنے والا شخص۔

(ii)۔ ہمیشہ شراب پینے والا مسلمان۔

(iii)۔ احسان کر کے جتلانے والا۔

۱۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ "؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: "الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۹۸۳)

(حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ (بڑے) گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا)

۲۰۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ الذنوبِ يغفرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الحياةِ قبلَ المماتِ". (مشکوۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث: ۸۷۶)

(حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے جس قدر چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر والدین کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اس کی زندگی میں ہی جلد ہی سزا دے دیتا ہے)

۳۰۔ خیرخواہی

۱۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى "إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث: ۵۶)

(حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر بیعت کی تھی)

۲۔ عَنْ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۲۰۶۳)

(حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو کسی رعیت کا حاکم بنایا گیا اور اس نے خیرخواہی کے ذریعے اس کی حفاظت نہیں کی تو جنت کی خوشبو تک اس کو نہیں پہنچے گی)

۳۔ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ". قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لِلّٰهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۳۶)

(حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین خیرخواہی کا نام ہے۔ بیشک دین خیرخواہی کا نام ہے۔ بیشک دین خیرخواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس کے ساتھ خیرخواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کی کتابوں کے ساتھ۔ اس کے رسولوں علیہم السلام کے ساتھ۔ مسلمانوں کے اماموں (بڑوں) کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۷۵۸)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خادم جب اپنے مالک کی خیرخواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا)

۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۴۷)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا۔ جو مومن کسی پیاسے مومن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا۔ جو مومن کسی بے لباس مومن کو لباس پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَيْرُ الْكَسْبِ، كَسْبُ يَدِ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث:۱۲۳۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کمائی مزدور کے ہاتھ کی کمائی ہوتی ہے جبکہ وہ خیرخواہی سے کام کرے)

۷۔ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ. فَقَبَضَ يَدَهُ، وَقَالَ: "النُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ". ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ". (مسند احمد، ج:۸، رقم الحدیث:۷۷۹)

(حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبول اسلام کے وقت میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ کر ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی خیرخواہی کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم نہیں کرتا)

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي هَذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ لَا تُغِلُّ عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةِ أُولِي الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ". (سنن دارمی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۲۹)

(حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا وہ اس میں شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اس کا علم نہیں ہے، شاید آج کے بعد میں اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو آج میری بات سن کر اسے محفوظ کر لے کیونکہ بہت لوگ صاحب علم کہلاتے ہیں حالانکہ ان کے پاس علم نہیں ہوتا۔ بعض لوگ اہل علم ہوتے ہیں لیکن دوسرے ان سے زیادہ اہل علم ہوتے ہیں۔ تم یہ بات جان لو! تمہارے مال اور تمہارے خون تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن قابل احترام ہے اور یہ مہینہ قابل احترام ہے اور یہ شہر قابل احترام ہے۔ یہ بات جان لو! تین چیزوں کے بارے میں خیانت نہ کرنا: ایک عمل کا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہونا۔ دوسرا حاکم وقت کے لیے خیر خواہی۔ تیسرا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ". (سنن نسائی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۴۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں:

(i)۔ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

(ii)۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔

(iii)۔ جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے۔

(iv)۔ جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے۔

(v)۔ جب اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے۔

(vi)۔ پیٹھ پیچھے اور موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

۱۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث: ۲۸۴۷)

(حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن الفت (محبت) کا مرکز ہوتا ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو لوگوں سے محبت نہ کرے اور نہ ہی لوگ اس سے محبت کریں)

۱۱۔ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۳۳۹)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ تو خود اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے (کہ وہ اس پر ظلم کرے) اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ جو شخص مسلمان سے اس کی مصیبت کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتیں اس سے دور کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا)

۱۲۔ عَنْ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ: الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۴۲۸)

(حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مکان پر حاضر ہوا اور وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تو اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھلائی کی دعا کرنا کیونکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس مؤکل فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ جب یہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مؤکل فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اسی طرح ہو)

۱۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۸۶)

(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا کوئی عیب دیکھا پھر اسے چھپایا تو وہ ایسا ہے کہ گویا کہ اس نے کسی قبر میں پڑی لڑکی کو زندہ کر دیا)

۱۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۴۰۶)

(حضرت یحییٰ بن وثاب رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان جو دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا)

۱۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ. وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ. وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ. وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ. وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ. وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۴۱)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی

کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔ نابینا کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا، یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے)

۱۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۲، رقم الحدیث: ۷۰۴)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی عیب پوشی فرمائیں گے اور جس نے مسلمان کی پردہ دری کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرمائیں گے کہ گھر بیٹھے اسے رسوا فرما دیں گے)

۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۱۳)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن مومن کا آئینہ ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کی جائیداد کی نگرانی کرتا اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے)

۳۱۔ مہمان نوازی

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۲۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو کوئی اللہ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ؛ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى. فَقَالَتْ: مِثْلَ ذٰلِكَ. حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ.

فَقَالَ: "مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ"؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ. فَقَالَ: لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي. قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ، وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ. فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۸۶۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: میں فاقے سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین (بیگمات) میں سے کسی کی طرف ایک آدمی بھیجا تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں۔ پھر وہ انصاری آدمی اس مہمان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلے اور اپنی بیوی سے کہا کیا تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میرے بچوں کے کھانے کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا کہ ان بچوں کو کسی چیز سے مصروف کر دو اور جب مہمان اندر آ جائے تو چراغ بجھا دینا۔ اس پر یہ ظاہر کرنا گویا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ مہمان کے ساتھ سب گھر والے بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان نے ہی کھایا پھر جب

صبح ہوئی اور وہ دونوں حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے تعجب (بہت زیادہ خوش ہوئے) کیا ہے)

۳۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث: ۳۵۴)

(حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاص خدمت کرے اور مہمان کی خاص خدمت ایک دن، ایک رات اور اس کی مہمان داری تین دن تین رات ہے۔ جو اس کے بعد ہو وہ میز بان کے لیے صدقہ ہے۔ مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میز بان کے پاس اتنا ٹھہر جائے کہ اس کو تنگی میں ڈال دے)

۴۔ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِينِي وَلَا يُضَيِّفُنِي، فَيَمُرُّ بِي أَفَأُجْزِيهِ؟ قَالَ: "لَا، اقْرِهِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۰۹۴)

(حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت مالک بن فضلہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا۔ کھانا بھی نہیں کھلاتا۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح (اس کی

مہمان نوازی نہ) کروں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس کی میزبانی کرو)

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَلَمَّا فَرَغُوا، قَالَ: "أَثِيبُوا أَخَاكُمْ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا إِثَابَتُهُ؟، قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ، فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ، فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۶۰)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا بنایا۔ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دعوت دی۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کو اس کھانے کا بدلہ دو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی کے گھر میں جائے اور اس کا کھانا کھائے اس کا پانی پیئے تو اس کے واسطے دعا کرے، یہی اس کا بدلہ ہے)

۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۶۱)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور زیتون کا تیل لائے۔ آپ ﷺ نے کھایا اور پھر (حضرت

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے) یوں دعا فرمائی:

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

(تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں)

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ، ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ، وَأَكَلَ تَمْرًا، فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةُ وَالْوُسْطَى، فَلَمَّا قَامَ، قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ". (سنن ابوداؤد، ج: ٣، رقم الحدیث: ٣٧٢٩)

(حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے اور ان کے گھر پر مہمان ہوئے۔ میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا پیش کیا۔ پھر کوئی پینے کی چیز لے کر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا اور پھر اسے اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے شخص کو دیدیا اور کھجوریں کھائیں اور ان کی گٹھلیوں کو درمیان کی انگلی اور شہادت کی انگلی پر رکھتے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (واپسی کے لیے) کھڑے ہوئے تو میرے والد بھی کھڑے ہو گئے اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

(اے میرے پروردگار! ان کے مال میں جو تو نے انہیں دیا ہے برکت فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما)
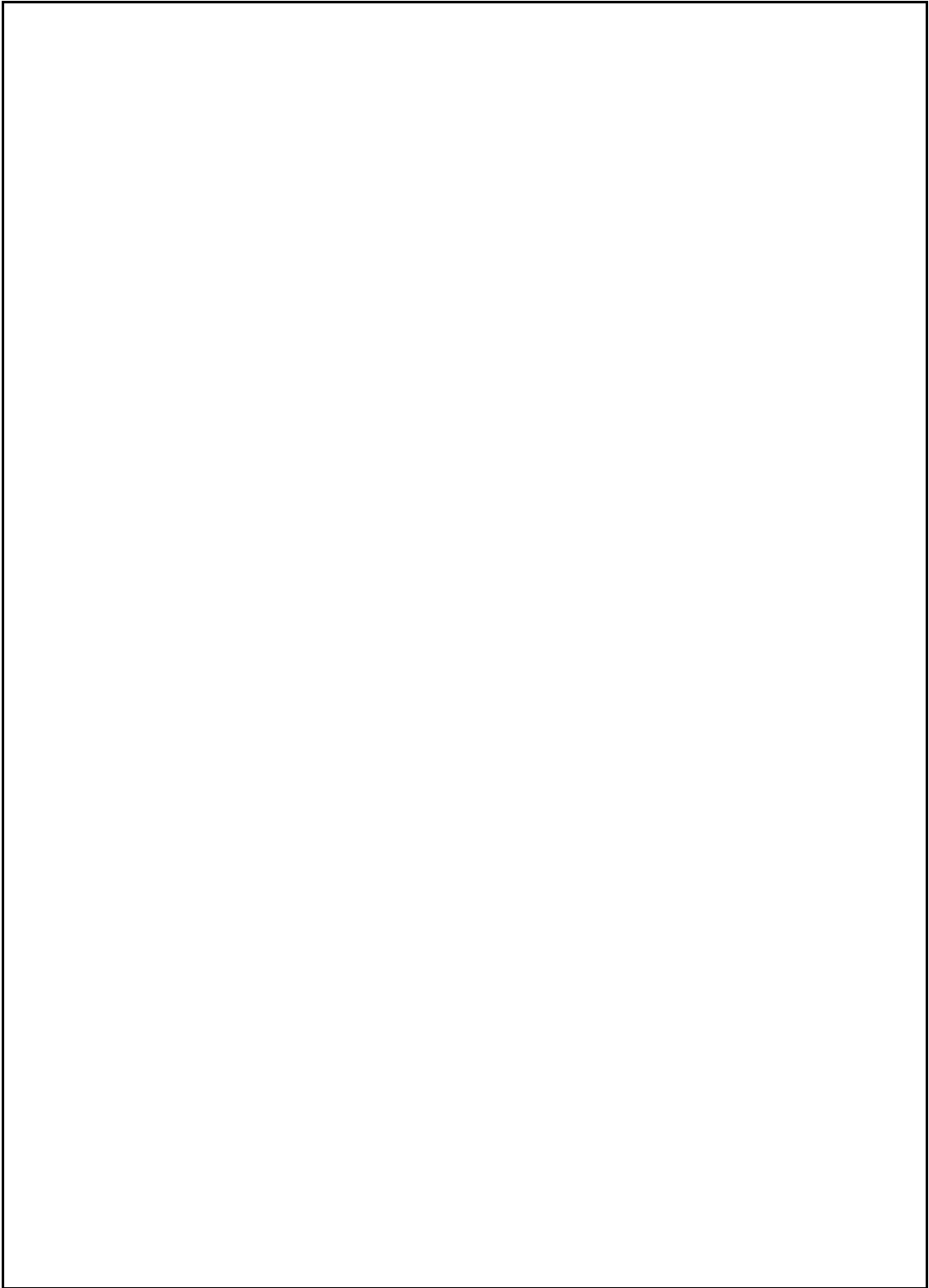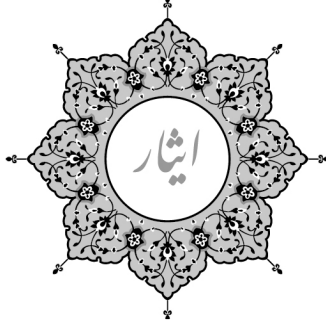
۳۲۔ ایثار

۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الِاثْنَیْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَیْنِ یَکْفِی الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ یَکْفِی الثَّمَانِیَةَ". (سنن ابن ماجہ، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۳۵)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مل جل کر کھانے سے ایک شخص کا کھانا دو کے لیے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی ہوجاتا ہے)

۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ یَکْتُبَ لِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَی الْبَحْرَیْنِ. فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تَکْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِینَ مِثْلَهَا، فَدَعَاهُمْ فَأَبَوْا، قَالَ: "أَمَا إِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِی أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّی تَلْقَوْنِی". (مسند احمد، ج: ۵، رقم الحدیث: ۱۸۶۰)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین سے آئے ہوئے مال کا حصہ انہیں تقسیم کردیں۔ لیکن وہ کہنے لگے کہ پہلے ہمارے مہاجر بھائیوں کا

ہمارے برابر حصہ الگ کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جذبہ ایثار کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہیں ترجیحات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن تم صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو)

۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۸۵)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو زیادہ مالداری میں بہت زیادہ خرچ کرنے اور کم مالداری میں بہت مدد کرنے میں اس قوم سے بہتر ہو جس میں ہم آکر اترے ہیں۔ انہوں (انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے ہمیں محنت سے فارغ کر دیا اور تمام تر نفع میں ہمیں شریک کر لیا ہے۔ ہمیں تو یہ خوف ہے کہ تمام تر ثواب کہیں انہی کے حصہ میں نہ آ جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں۔ تمام تر ثواب انہی کے حصہ میں نہیں آئے گا جب تک کہ تم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف (شکرانہ نعمت) کرتے رہو گے)

۴۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ، نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ

تَزَوَّجْتَهَا؛ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ. هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعٍ. قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَزَوَّجْتَ"؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "وَمَنْ"؟ قَالَ: امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ؟ قَالَ: "كَمْ سُقْتَ"؟ قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۶۹)

(حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں انصار میں زیادہ مالدار ہوں۔ اس لیے میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیتا ہوں اور دیکھو میری جو بیوی تمہیں پسند آئے، میں اس کو تمہارے لیے چھوڑ دوں۔ جب وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ یہاں کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ قینقاع کا بازار ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور پنیر اور گھی لے کر آئے۔ پھر روزانہ صبح کو جانے لگے۔ کچھ دن ہی گزرے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کس سے؟ جواب دیا کہ ایک انصاری عورت سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: مہر کتنا دیا؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے یا (یہ کہا) سونے کی گٹھلی دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولیمہ کرو! اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو)

۵۔ قَالَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعْنَاهُ. فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا

وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۹۷۸)

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں کو بلایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن باتوں کی ہم سے بیعت لی وہ یہ تھیں: ہم بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ ہم اپنی خوشی اور اپنے غم میں اور تنگ دستی (غربت) میں اور خوشحالی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیے جانے کی صورت میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور حکومت کے لیے حاکموں سے جھگڑا نہیں کریں گے جب تک کہ وہ اعلانیہ کفر نہ کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل ہو)

۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ تَدَاوَلَتْ سَبْعَةَ أَبْيَاتٍ رَأْسُ شَاةٍ يُؤْثِرُ بِهِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَإِنَّ كُلَّهُمْ لَمُحْتَاجٌ إِلَيْهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ. (کنز العمال، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۶۹۵)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں) سات گھروں میں بکری کی ایک سری گھومتی رہی۔ ہر ایک دوسرے کو اپنی جان پر ترجیح دیتا تھا حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس کا محتاج تھا کہ وہ سری گھوم پھر کر واپس پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئی)

۷۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، وَعِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ خَرَجُوا يَوْمَ الْيَرْمُوكِ حَتَّى أُثْبِتُوا، فَدَعَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، بِمَاءٍ لِيَشْرَبَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ عِكْرِمَةُ، فَقَالَ: ادْفَعْهُ إِلَى عِكْرِمَةَ، فَلَمَّا أَخَذَهُ عِكْرِمَةُ، نَظَرَ إِلَيْهِ عَيَّاشٌ، فَقَالَ: ادْفَعْهُ إِلَى عَيَّاشٍ، فَمَا وَصَلَ إِلَى عَيَّاشٍ، حَتَّى مَاتَ، مَا وَصَلَ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ، حَتَّى مَاتُوا". (کنز العمال، ج: ۵، رقم الحدیث: ۵۶۰۹)

(حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ یرموک میں حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لیے نکلے۔ وہ ثابت قدمی سے لڑتے رہے۔ پھر حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا؟ ان کے لیے پانی لایا گیا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ پانی کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے پانی لانے والے سے کہا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن ہاتھ میں لیا تو حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پانی والے برتن کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پانی حضرت عیاش رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پانی پلانے والا حضرت عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچے نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ پاک کو پیارے ہوگئے۔ پانی پلانے والا واپس حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹا مگر وہ بھی وفات پاچکے تھے)

۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ مِسْكِينًا سَأَلَهَا، وَهِيَ صَائِمَةٌ وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ. فَقَالَتْ: لِمَوْلَاةٍ لَهَا أَعْطِيهِ إِيَّاهُ. فَقَالَتْ: لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِينَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: أَعْطِيهِ إِيَّاهُ. قَالَتْ: فَفَعَلْتُ. (مؤطا امام مالک، ج:۱، رقم الحدیث:۱۷۲۸)

(حضرت عمرو بن معاذ اشہلی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک فقیر آیا اور آپ رضی اللہ عنہا روزہ دار تھیں۔ گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ سے کہا: یہ روٹی فقیر کو دیدو۔ وہ بولی آپ رضی اللہ عنہا کے افطار کے لیے کچھ نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا دیدو۔ خادمہ نے وہ روٹی فقیر کو دے دی)
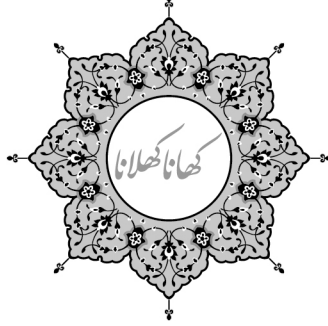
۳۳۔ کھانا کھلانا

۱۔ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۳۱۲)

(حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیدی کو رہائی دو۔ بھوکے کوکھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۳۸۳)

(حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی: لوگو! سلام پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے)

۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۷ ۳۴)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں سے کھانا کھلائے گا۔ جو پیاسے کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بند اور خوشبودار شراب سے سیراب فرمائے گا۔ جو کسی بے لباس کو لباس پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے سبز جنتی جوڑے پہنائے گا)

۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقٌ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ". قَالَ الرَّجُلُ أَكْثَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلِينُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ الطَّعَامِ وَسَمَاحٌ وَحُسْنُ خُلُقٍ". قَالَ الرَّجُلُ أُرِيدُ كَلِمَةً وَاحِدَةً؟ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَلَا تَتَّهِمِ اللّٰهَ عَلَى نَفْسِكَ". (مسند احمد، ج:۷، رقم الحدیث: ۹۳۹)

(حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا

رسول اللہ ﷺ! کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان اور تصدیق، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد اور حج مقبول۔ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو آپ ﷺ نے بہت سی چیزیں بیان فرما دی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر کلام میں نرمی، کھانا کھلانا، آسان ہونا اور اچھا اخلاق، سب سے افضل عمل ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں صرف ایک بات معلوم کرنا چاہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو پھر جاؤ اور اپنی ذات پر تہمت نہ لگنے دو)

۵۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ". قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۱، رقم الحدیث: ۴۲)

(حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرنا اور سخاوت کرنا)

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۷)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کھانا کھلانا اور ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے شخص کو سلام کرنا)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا

كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى، فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۹۳۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالے اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے)

۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِي". (شعب الایمان۔رقم الحدیث: ۹۱۷۴)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب کھانا وہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو (کھانے والے زیادہ ہوں))

۹۔ عَنْ بُدَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِي فِي اللّٰهِ مُسْلِمًا لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِي فِي اللّٰهِ مُسْلِمًا دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَشَرَةٍ، وَلَأَنْ أُعْطِيَهُ عَشَرَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً". (کنز العمال، ج:۵، رقم الحدیث: ۳۵)

(حضرت بدیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان دوست کو ایک لقمہ کھلانا ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں یہ مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں یہ مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے)
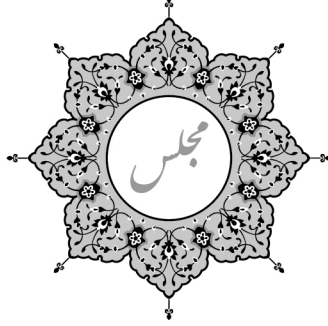
۳۴۔ مجلس کے آداب

۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا". (سنن ابوداود، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۶)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اچھی مجالس (میٹنگ) وہ ہیں جو کشادہ (کھلی کھلی) ہوں)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَكِنِ افْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۲۸۷)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھایا کرو بلکہ کشادگی پیدا کرلیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی فرمائے گا)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۶۱۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے۔ پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۴۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایک جگہ سے اٹھ کر جائے پھر وہاں لوٹ کر آئے تو وہی اس (اس جگہ بیٹھنے) کا زیادہ مستحق ہے)

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۲۳۹)

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی ہوں، تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی (کان میں بات کرنا) نہ کریں)

۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۲۲۳)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تا کہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کردو)

۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ. فَقِيلَ لَهُ؟ فَقَالَ: "هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۱۷۳)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کا جواب (یرحمك الله اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے سے) دیا اور دوسرے کا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۱۷۵)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر (جو اسے سنے) حق ہے کہ اس کا جواب (یرحمک اللہ سے) دے۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۲۶۰)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کر لیتے)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ: قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۱۳۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو (فضول) باتیں کیں اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

(تیری ذات پاک ہے۔ اے میرے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں)

اس نے جو لغو (فضول) باتیں اس مجلس میں کہی ہوتی ہیں وہ معاف کر دی جاتی ہیں)
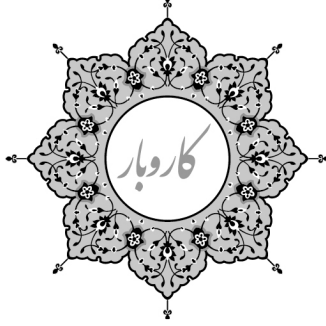
۳۵۔ کاروبار کے آداب

۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۲۲۴)

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین اور شہدا[۱] کے ساتھ ہوگا)

۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۲۳۰۰)

(حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو یقیناً وہ تمہیں اسی طرح روزی دے گا جس طرح کہ پرندوں کو دیتا

---

[۱]۔ انبیاء علیہم السلام نبی علیہ السلام کی جمع ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو خبر دینے والا۔ صدیقین صدیق کی جمع ہے جس مطلب ہے پاک اور صاف آدمی۔ شہداء شہید کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے۔

ہے۔وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے اپنے واپس آتے ہیں)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ، يَقُولُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا". (سنن ابوداود، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۶۰۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان ایک تیسرا ہوں جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ جب وہ خیانت (بددیانتی) پر اتر آتے ہیں تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں)

۴۔ عَنِ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۰۰۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھانے سے مال بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ". (صحیح مسلم، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۶۳۳)

(حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اپنی تجارتی زندگی میں زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو کیونکہ تجارتی معاملات میں زیادہ قسمیں کھانا پہلے پہل تو کاروبار کو رواج دیتا ہے پھر برکت مٹا دیتا ہے)

۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ". قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَ مِرَارًا. قَالَ: أَبُو ذَرٍّ، خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۹۳)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، نہ انہیں پاک اور صاف کرے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(i)۔ ٹخنوں سے نیچے (تکبر سے) کپڑا لٹکانے والا۔

(ii)۔ احسان جتلانے والا۔

(iii)۔ جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔

۷۔ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۳۰۳)

(حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی پر ایسی نذر (منت) کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ جس نے خود کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کر ڈالا، قیامت کے دن وہ اسی سے عذاب دیا جائے گا۔ جس

نے اپنے مال میں زیادتی کی خاطر جھوٹا دعوی کیا تو اللہ تعالی اس کا مال اور کم کر دے گا)

۸۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۰۳)

(حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! خرید وفروخت میں قسم اٹھالی جاتی ہے۔لغو بات ہو جاتی ہے۔اس لیے اس میں صدقہ ملا دیا کرو)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ"؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي"؟ (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۸۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے قریب سے گزرے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہو گئیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ گیلا حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے۔جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں)

۱۰۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۱۱)

(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسرے شہر سے مال لانے والے کو رزق (برکت) دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے)

۱۱۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۱۳)

(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کرے، اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا)

۱۲۔ أَنَّ مَعْمَرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث: ۱۶۲۹)

(حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۳۴۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے)

۱۴۔ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَدْخَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا، كَانَ سَهْلًا بَائِعًا وَمُشْتَرِيًا". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۶۰)

(حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا جو خرید و فروخت میں آسانی کرتا ہو)

۱۵۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا، وَبَائِعًا وَقَاضِيًا، وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ". (سنن نسائی، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۰۵)

(حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرمادیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت اور (قرض) ادا کرتے اور وصول کرتے وقت بھی آسانی کا معاملہ کرے)

۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ، ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ. فَقَالَ: آللّٰهِ؟ قَالَ: آللّٰهِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث:۱۵۰۷)

(حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرض دار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا۔ پھر اسے ملا تو اس نے کہا: میں تنگی میں ہوں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم؟ اس نے کہا: ہاں، اللہ تعالیٰ کی قسم۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ وہ تنگی والے آدمی کو مہلت دے یا اسے معاف کردے)
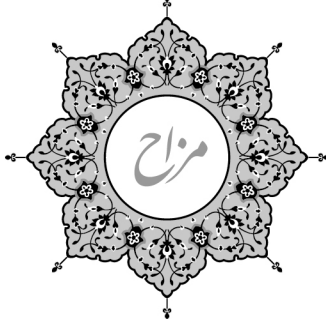
۳۶۔ مزاح

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ". يَعْنِي مَازَحَهُ. (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۷۹)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے دو کانوں والے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا)

۲۔ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: "يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ". يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ. (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۶۰۰)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل کر رہتے اور مزاح بھی کرتے۔ کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر رضی اللہ عنہ! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟ نغیر ایک پرندہ تھا جس سے ابوعمیر رضی اللہ عنہ کھیلا کرتے تھے)

۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ تَاجِرًا إِلَى بُصْرَى وَمَعَهُ

نُعَيْمَانُ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَكِلَاهُمَا بَدْرِيٌّ وَكَانَ سُوَيْبِطٌ عَلَى الزَّادِ فَجَاءَهُ نُعَيْمَانُ فَقَالَ: أَطْعِمْنِي. فَقَالَ: لَا حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ نُعَيْمَانُ رَجُلًا مِضْحَاكًا مَزَّاحًا. فَقَالَ: لَأُغِيظَنَّكَ.

فَذَهَبَ إِلَى أُنَاسٍ جَلَبُوا ظَهْرًا، فَقَالَ: ابْتَاعُوا مِنِّي غُلَامًا عَرَبِيًّا فَارِهًا وَهُوَ ذُو لِسَانٍ وَلَعَلَّهُ يَقُولُ: أَنَا حُرٌّ فَإِنْ كُنْتُمْ تَارِكِيهِ لِذَلِكَ فَدَعُونِي لَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ غُلَامِي. فَقَالُوا: بَلْ نَبْتَاعُهُ مِنْكَ بِعَشْرِ قَلَائِصَ فَأَقْبَلَ بِهَا يَسُوقُهَا وَأَقْبَلَ بِالْقَوْمِ حَتَّى عَقَلَهَا ثُمَّ قَالَ: لِلْقَوْمِ دُونَكُمْ هُوَ هَذَا فَجَاءَ الْقَوْمُ. فَقَالُوا: قَدِ اشْتَرَيْنَاكَ. قَالَ سُوَيْبِطٌ هُوَ كَاذِبٌ أَنَا رَجُلٌ حُرٌّ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرَنَا خَبَرَكَ وَطَرَحُوا الْحَبْلَ فِي رَقَبَتِهِ فَذَهَبُوا بِهِ.

فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأُخْبِرَ فَذَهَبَ هُوَ وَأَصْحَابٌ لَهُ فَرَدُّوا الْقَلَائِصَ وَأَخَذُوهُ فَضَحِكَ مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا. (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۶۵۷۹)

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے سلسلے میں بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ دو بدری صحابہ، حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سویبط بن حرملہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راستے کے سامان کے نگران حضرت سویبط رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک موقع پر ان کے پاس حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیدو؟ حضرت سویبط رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں جب تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ آجائیں۔ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ بہت ہنس مکھ اور بہت حس مزاح رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی تمہیں غصہ دلا کر چھوڑوں گا۔

پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس گئے جو سواریوں پر دوسرے ملک سے سامان لاد کر لا رہے تھے اور ان سے کہا کہ میرے پاس ایک عربی غلام ہے، خریدو گے؟ خوب ہوشیار ہے۔ بڑا زبان دان ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ

یہ بھی کہے کہ میں آزاد ہوں۔ اگر اس بنیاد پر تم اسے چھوڑنا چاہو تو مجھے ابھی سے بتادو۔ میرے غلام کو میرے خلاف نہ کردینا۔ انہوں نے کہا ہم آپ سے دس اونٹوں کے عوض اسے خریدتے ہیں۔ وہ ان اونٹوں کو ہانکتے ہوئے لے آئے اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔ جب اونٹوں کو رسیوں سے باندھ لیا تو حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے یہ رہا وہ غلام۔ لوگوں نے آگے بڑھ کر حضرت سویبط رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے اسے خرید لیا ہے۔ حضرت سویبط رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں تو آزاد آدمی ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ تمہارے آقا نے ہمیں پہلے ہی تمہارے متعلق بتادیا تھا اور یہ کہہ کر ان کی گردن میں رسی ڈال دی اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہیں اس واقعے کی خبر ہوئی۔ وہ اپنے ساتھ کچھ ساتھیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے اور ان کے اونٹ واپس لوٹا کر حضرت سویبط رضی اللہ عنہ کو چھڑا لائے۔ جب حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس واقعے کو یاد کر کے ایک سال تک ہنستے رہے)

۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ". (سنن ابوداود، ج:۳، رقم الحدیث:۱۳۹۶)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، میں اس کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر کا ضامن ہوں۔ جو شخص ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، میں اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ جو شخص

اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو، میں اس کے لیے اعلیٰ جنت میں ایک مکان کا ضامن ہوں)

۵۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَعِبًا جَادًّا وَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرْدُدْهَا عَلَيْهِ". (مسند احمد، ج:۷، رقم الحدیث:۱۰۵۷)

(حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان سنجیدگی میں اٹھائے اور نہ مذاق میں۔ اگر تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی لاٹھی بھی ملے تو اسے واپس لوٹا دے)
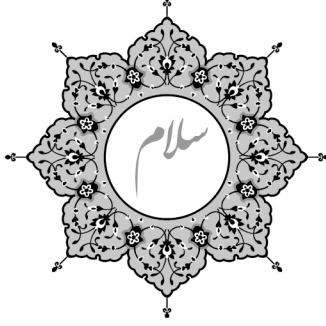
۳۷۔ سلام کرنا

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، فَلَمَّا خَلَقَهُ، قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۷۹)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ جب اس کو پیدا کیا تو کہا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: السلام علیکم۔ فرشتوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ان فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کیا)

۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا. فَقَالَ: "إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ". قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى،

وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۱۸۱)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ ہم وہیں بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو راستے کو اس کا حق عطا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے رکنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا)

۳۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۳۱)

(حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی (مسلمان) کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق ختم کرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ آدمی ہے کہ جو سلام کرنے میں ابتدا کرے)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: " أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا

السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۳۸۳)

(حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے۔ چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں۔ پھر جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی: لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے)

۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۶۰۹)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا! اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر بھی)

۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا تُوُفِّيَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ". (سنن دارمی، ج:۲، رقم الحدیث: ۴۷۷)

(حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں:

(i)۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔

(ii)۔ جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے۔

(iii)۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

(iv)۔ جب دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔

(v)۔ جب اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شریک ہو۔

(vi)۔ اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث:۱۹۶)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ ایمان لاؤ اور تم پورے مومن نہیں بنو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کیا کرو)

۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۹۹)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا:

حضور نبی کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے)

۹۔ عَنْ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، يَقُولُ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۹۲)

(حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم عورتوں کے پاس سے حضور نبی کریم ﷺ گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۱۸۳)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) والے زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں)

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۸۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے)

۱۲۔ عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ. (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۳۸۰۹)

(حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سن لیتا)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۶۱۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلا سلام دوسرے سلام سے بہتر نہیں ہے)

۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۸۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے۔ پھر اگر ملاقات کے دوران ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر وغیرہ آجائے اور پھر دوبارہ ملاقات ہو تو سلام کرنا چاہیے)

۱۵۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. "فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ". ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" عَشْرٌ". ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. "فَرَدَّ عَلَيْهِ". فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عِشْرُونَ". ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ."

فَرَدَّ عَلَيْهِ". فَجَلَسَ، فَقَالَ: " ثَلَاثُونَ". (سنن ابوداوٗد، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۷۸۳)

(حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس (نیکیاں مل گئیں)۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھی جواب دیا۔ وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیس (نیکیاں مل گئیں)۔ پھر تیسرا شخص آیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس (نیکیاں مل گئیں))

۳۸۔ بہتر ساتھی

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۷۲)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا، جب تک کہ جو بات اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی اپنے بھائی کے لیے یا پڑوسی کے لیے پسند کرے)

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۰۲۸)

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے اچھا ہے اور اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی

کے لیے اچھا ہے)

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۷۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو میراث میں حصہ دار ٹھہرا دیں گے)

۴۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ". قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۷۵)

(حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! وہ آدمی مومن نہیں ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون (مومن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی جس کے آزار سے محفوظ نہ ہو)

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۷۴)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو)

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً، فَقَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ". (سنن ابوداوَد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۷۴۱)

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: میرے یہودی پڑوسی کو یہ ہدیہ کرو کیونکہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۲۴۶۰)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ بھیجے)

۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۱۸۷)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! جب تو سالن پکائے تو اس کے شوربہ کو زیادہ کرلے اور اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرلے)

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ، فَقَالَ: "اذْهَبْ فَاصْبِرْ". فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا. فَقَالَ: "اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ

فِي الطَّرِيقِ". فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ، فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۴۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور صبر کرو۔ وہ دو یا تین مرتبہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور اپنا سامان گھر سے نکال کر راستہ میں ڈال دو۔ اس نے اپنا سامان راستہ میں ڈال دیا۔ لوگوں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے انہیں ہمسائے کی تکلیف سے باخبر کر دیا۔ لوگ اس ہمسائے کو لعنت ملامت کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا کرے، ویسا کرے۔ اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا کہ تو سامان لے کر گھر لوٹ جا۔ آئندہ مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی)

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَأَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَعْرِضْهَا عَلَى جَارِهِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث:۶۵۱)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کو (خریدنے کی) پیش کش کرے)

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۳۶۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے)

۱۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ:

"إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۱۶۶)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو)

۱۳۔ عَنْ أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۲۳)

(حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ساتھ ملے ہوئے مکان کا پڑوسی زیادہ حق دار ہے)
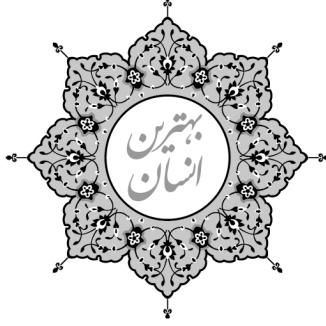
۳۹۔ بہترین مرد اور عورت

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۱۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے اچھے ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ". (سنن ابوداؤد، ج: ۲، رقم الحدیث:۳۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ کسی کی طرف مائل ہوں۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں (اللہ تعالیٰ کے حضور)

پیش ہوگا کہ اس کا آدھا بدن ایک طرف جھکا ہوا ہوگا)

۳۔ عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ". (سنن ابوداؤد، ج:۲، رقم الحدیث: ۶۹۳)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشاد فرمایا: اگر عورت کا شوہر موجود ہو تو وہ رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے اور نہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے دے)

۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۱۶۸)

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی)

۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا، وَمَالِهِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۲، رقم الحدیث:۱۳۰)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ کے بعد مومن نے جو سب

سے اچھی چیز حاصل کی وہ نیک بیوی ہے۔ اگر شوہر اسے حکم دے تو اس کی تعمیل کرے۔ اگر اس کی جانب دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے۔ اگر وہ اس (کے بھروسے) پر قسم کھالے تو اسے سچا کر دکھائے۔ اگر وہ (شوہر) موجود نہ ہو تو عورت اپنی ذات اور اس کے مال میں اس کی خیرخواہی کرے)

۶۔ عَنْ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا". (صحیح مسلم، ج:۲، رقم الحدیث:۱۰۵۱)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کی پوشیدہ باتیں ظاہر کرتا پھرے)

۷۔ عَنِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صُلَّحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ لِزَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث:۵۶۳)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ پر سواری کرنے والی عورتوں میں سب سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو اپنے بچوں سے ان کے بچپن میں محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کی ذات میں سب سے زیادہ خیال رکھنے والی ہوتی ہیں)

۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ

الشَّمْسُ.

فَقَالَ: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ؟ فَقَالَ: "إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ". قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "بِكُفْرِهِنَّ". قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: "بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۱۰۲)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت لمبا، سورت البقرہ پڑھنے کی مقدار کے برابر قیام کیا۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر اٹھے تو لمبا قیام کیا۔ پھر سجدہ کیا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت یا حیات سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اسی جگہ سے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے اس سے خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اسے حاصل کر لیتا تو تم بھی دنیا

کے باقی رہنے تک اس سے کھاتے۔ میں نے دوزخ کو بھی دیکھا۔ میں نے اس کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اس میں اکثر بسنے والی عورتیں دیکھیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ پوچھا گیا کہ وہ اللہ تعالی کی ناشکری کیوں کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تو ان میں سے کسی پر زندگی بھر احسان کرے۔ پھر وہ تجھ سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی)

۹۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ". (سنن ابوداود، ج:۲، رقم الحدیث:۲۲۶۰)

(حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت کسی مناسب وجہ کے بغیر شوہر سے طلاق طلب کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے)

۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُونَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: "قُومُوا". فَقَامُوا، فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ الْكَلِبِ وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ. فَقَالَ: "لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ". فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ. "فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ".

فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ بَهِيمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟ فَقَالَ: "لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا". (مسند احمد، ج: ۵، رقم الحدیث: ۱۵۹۴)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک گھرانا تھا جس کے پاس پانی لادنے والا ایک ہی اونٹ تھا۔ ایک دن وہ اونٹ سخت بدک گیا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیا۔ وہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی بھر کر لایا کرتے تھے۔ آج وہ اس قدر بدکا ہوا ہے کہ ہمیں اپنے اوپر سوار ہی نہیں ہونے دیتا۔ کھیت اور کھجور کے باغات خشک پڑے ہوئے ہیں۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا: اٹھو اور سب چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر باغ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ اونٹ ایک کونے میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف چل پڑے۔ یہ دیکھ کر انصار کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو وحشی کتے کی طرح ہو گیا ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ نہ کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں

پہنچے گا۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ آپ ﷺ کے پاس آکر آپ ﷺ کے سامنے سجدہ کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے اس کی پیشانی سے پکڑا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ فرمانبردار ہو گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اسے کام پر لگا دیا۔

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بے عقل جاندار آپ ﷺ کو سجدہ کر سکتا ہے، ہم تو پھر عقلمند ہیں۔ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی انسان کے لیے دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے)

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ". (سنن ابوداؤد، ج:۲، رقم الحدیث:۴۹۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان[1] والی آیت نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے بچہ کو اس قوم میں داخل کیا جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اسے کوئی چیز نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہ کرے گا۔ جو مرد ایسا ہو کہ بچہ کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کرے اس حال میں کہ وہ بچہ اس کی طرف (پیار بھری نظروں سے) دیکھ رہا ہو تو قیامت کے دن اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو پہلے اور پچھلے والوں کے سامنے رسوا کرے گا)

---

[1]۔ اگر شوہر اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس کے پاس دیکھنے والے گواہ نہ ہوں تو وہ قاضی (جج) کے سامنے پیش ہو کر چار بار کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہے گا کہ اگر میں جھوٹا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔ اسی طرح عورت بھی چار بار کہے گی کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر میرا شوہر سچا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔ اس عمل کو شریعت میں لعان کہا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت: ۶-۹ ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

۴۰۔ دعوت

۱۔ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۳۰۷)

(حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں، جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو)

۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۴۵)

(حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اچھے کاموں کا حکم کرتے رہوں اور برائی سے روکتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے)

۳۔ عَنْ دُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ، قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: "خَيْرُ النَّاسِ أَقْرَؤُهُمْ وَأَتْقَاهُمْ وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۷۷۹)

(حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی لہب روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے سوال کیا: لوگوں میں سے سب سے بہترین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے والا، اللہ تعالیٰ کی معرفت (شعور) رکھنے والا، اچھے کام کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا اور سب سے زیادہ رشتہ داروں کا خیال کرنے والا ہو)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۰۵)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے)

۵۔ سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ

بِالْمَعْرُوفِ". قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۹۸۱)

(حضرت سعید بن ابی بردہ بن ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے دادا (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرمسلمان کے لیےصدقہ لازم ہے۔عرض کیا گیا کہ اگراس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے۔اس سے اپنی ذات کونفع پہنچائے اورصدقہ بھی کرے۔عرض کیا گیا کہ اگرکوئی اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو یا یہ کہا کہ ایسا نہ کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔عرض کیا گیا کہ اگرکوئی یہ نہ کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اچھی باتوں کاحکم دے۔عرض کیا گیا کہ اگرکوئی یہ بھی نہ کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: برائی سے رکا رہے،اس کا یہی صدقہ ہے)

۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا؟ فَقَالَ: "إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ". قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۸۱)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ہم وہیں بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہوتو راستے کو اس کا حق عطا کرو۔لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا! نگاہیں نیچی رکھنا،تکلیف دینے سے رکنا،سلام کا جواب دینااوراچھی باتوں کاحکم دینااور بری باتوں سے روکنا)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَفَزَهُ شَيْءٌ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا فَدَنَوْتُ مِنَ الْحُجُرَاتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي فَلَا أُجِيبُكُمْ وَتَسْأَلُونِي فَلَا أُعْطِيكُمْ وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلَا أَنْصُرُكُمْ". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۵۲۰۸)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے طبیعت میں کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور کسی سے بات کیے بغیر واپس چلے گئے۔ میں نے حجروں کے قریب ہو کر سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے: لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اس سے پہلے کہ تم مجھے پکارو اور میں تمہاری دعائیں قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں کچھ عطا نہ کروں۔ تم مجھ سے مدد مانگو تو میں تمہاری مدد نہ کروں)

۸۔ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: "قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ، فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۸۷۱)

(حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر کا تکیہ بنائے ہوئے کعبہ شریف کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے مدد کیوں

طلب نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگو میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں دھنسا دیے جاتے لیکن یہ آزمائشیں بھی انہیں اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس اسلام کا کام مکمل ہوگا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو)

۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۲۴۷۰)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا۔ پھر مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی)

۱۰۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الصَّالِحُونَ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ، فَالْأَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ فِي بَلَائِهِ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ". (مسند احمد، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۴۰۰)

(حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر صالحین (نیک لوگ) پر، پھر اسی طرح عام لوگوں پر۔ انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے۔ اگر اس کے دین میں پختگی ہو تو اس کی مصیبتوں میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کی مصیبتوں میں کمی کر دی جاتی ہے۔ انسان پر مسلسل تکالیف آتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا)

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۳۰۶)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت (ماتحت) کے متعلق باز پرس ہوگی۔ امام (حکمران) حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ ہوگی۔ مرد اپنے گھر کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ خادم اپنے مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے، اس سے اپنی رعیت کی باز پرس ہوگی)

۱۲۔ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ: لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ

يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ، وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ، فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي". فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ؟ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۴۹۱)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک (دن) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گذرا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس قوم کی طرف سے جو صورت حال پیش آئی تھی، وہ احد[1] کے دن سے کہیں زیادہ مجھ پر سخت تھی اور یہ عقبہ (طائف) کے دن کا واقعہ ہے۔

میں اس دن ابن عبد یالیل بن کلال (طائف کا سردار) کے پاس پہنچا (اور اس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) لیکن اس نے میری بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور میں غمگین ہو کر اپنے منہ کی سیدھ میں چل پڑا اور چلتا ہی رہا یہاں تک کہ ثعالب کے علاقے میں پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے۔

میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور پھر اس بادل کے ٹکڑے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے بات کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم (طائف والوں) کی بات سن لی اور اس کا وہ جواب بھی سن لیا جو اس نے

---

[1] غزوہ احد جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا ہے۔ اب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہاڑوں کے فرشتہ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ سے بات کی اور سلام کر کے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو میں ان لوگوں پر اخشبین [1] نامی دو پہاڑ الٹ دوں؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں سے ایسے لوگ پیدا فرمادے جو صرف اسی ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دیں)

۱۳۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۹۸۲)

(حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل آئیں گی۔ وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ (آج تو کس حالت میں ہے؟) کیا تو لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں! میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کرتا تھا لیکن میں خود برائی میں مبتلا تھا)

[1]۔ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑوں جبل ابوقبیس اور جبل ابوقعیقعان کو مجموعی طور پر جبل اخشبین کہا جاتا ہے۔

۱۴۔ عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ : خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج:۴، رقم الحدیث:۱۰۷۴)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے کترے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے خطیب (بات کرنے والے) ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کی تلقین کرتے تھے مگر خود اپنی ذات کو بھول جاتے تھے)

۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۵۸)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری مثال اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور سارے جانور اور پتنگے اس میں گرتے چلے جارہے ہوں۔ میں تمہیں پشت سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلاسوچے سمجھے اس میں گرتے چلے جارہے ہو)

۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ

وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۴۲)

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں داخل ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک آدمی دوسرے سے ملتا تو کہتا: اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اس لیے کہ وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ پھر جب اس سے دوسرے روز ملتا تو اسے منع نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھاتا اور پیتا تھا اور اس کے ساتھ اٹھتا اور بیٹھتا تھا۔ جب انہوں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعض کے دلوں کو بعض سے ملا دیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہو گے اور تم ضرور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور اسے حق کی طرف مائل کرو گے اور تم اسے حق پر روکے رکھو گے۔ جیسا کہ حق پر روکنے کا حق ہے)

۱۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَوَاكَلُوهُمْ، وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ، وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۹۸۶)

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علما نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علما ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حد سے بڑھ جاتے تھے)

۱۸۔ فَقَالَ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا نَخَافَ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيهِ وَعَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَأَزْوَاجَنَا وَأَبْنَاءَنَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا. (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۲۷۸۰)

(حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوشی اور ناخوشی میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے، اللہ تعالیٰ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور بیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی۔ جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا۔ یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے)

۱۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ: أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ". (سنن دارمی، ج:اول۔ رقم الحدیث:۵۴۲)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ ہم تین معاملات کے بارے میں کوتاہی کا شکار نہ ہوں:

(i)۔ نیکی کا حکم کریں۔

(ii)۔ برائی سے منع کریں۔

(iii)۔ لوگوں کو اچھی باتیں سکھائیں۔

۲۰۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ، مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي، لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي، قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۱۹۴)

(حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران جماعت میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے یَرحَمُكَ الله کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: کاش کہ میری ماں مجھ پر رو چکی ہوتی تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنے لگے۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے، میرا باپ اور میری ماں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کوئی سکھانے والا دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے مارا اور نہ ہی مجھے برا بھلا کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں لوگوں سے باتیں کرنی درست نہیں بلکہ نماز میں تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے)

۴۱۔ حیوانات سے نیکی

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: "فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ". (صحیح بخاری، ج:۱، رقم الحدیث:۲۲۶۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہر جاندار پر نیکی کرنے میں

ثواب ملتا ہے)

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۵۷۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں صرف ایک بلی کی وجہ سے داخل ہوگئی جسے اس نے باندھ دیا تھا نہ تو خود اسے کھلایا پلایا اور نہ ہی اسے (کھلا) چھوڑا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی)

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا، فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا، وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ، فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۴۹۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت یحییٰ بن سعیدؒ کے پاس گیا اور حضرت یحییٰؒ کی اولاد میں سے کسی کو دیکھا کہ وہ مرغی کو باندھ کر پتھر سے مار رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس مرغی کے پاس پہنچے اور اس کو کھول دیا۔ پھر اس کی مرغی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساتھ والے لڑکے سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو پرندوں کے قتل کے لیے باندھ کر مارنے سے روکو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوپائے وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ السِّنَّوْرَ سَبُعٌ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث:۱۱۷۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی ایسا درندہ ہے جو رحمت کے فرشتوں کو آنے سے نہیں روکتا)

۵۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا أَوْ قَالَ إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا؟ فَقَالَ: "وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ". (مسند احمد، ج:٦، رقم الحدیث:۱۴۴۴)

(حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں جب بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر ترس آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر ترس کھاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی)
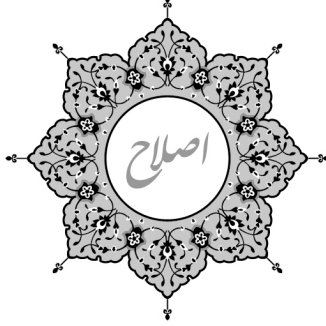
۴۲۔ اصلاح کرنا

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَتَبَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ عَلَى أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ وَيَفْدُوا عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ". (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث:۵۷۷)

(حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان یہ تحریر لکھ دی کہ اپنی دیت (معاوضہ) ادا کیا کریں۔ اپنے قیدیوں کا بھلے طریقے سے فدیہ (رہائی کے بدلے میں رقم الحدیث) ادا کریں۔ مسلمانوں میں اصلاح کی کوشش کیا کریں)

۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ"؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: "صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۴۰۸)

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نماز، روزے اور

صدقے سے افضل درجے والے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس کے تعلقات کو اچھا کرو۔ نا اتفاقی تو دین کو مونڈ دینے والی ہے)

۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَنَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا ثُمَّ يَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ". قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: "الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ". (مسند احمد، ج:۶، رقم الحدیث:۲۴۹۹)

(حضرت عبدالرحمٰن بن سنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا تھا۔ بالآخر یہ دوبارہ غریب ہو جائے گا جیسے آغاز میں تھا۔ سو خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غربا سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے فساد پھیلانے کے زمانے میں اصلاح کا کام کرتے ہیں)

۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ". قَالَ شُعْبَةُ، أَوْ قَالَ: " اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ". (مسند احمد، ج:۵، رقم الحدیث:۱۷۳۷)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے پروردگار! اصل خیر آخرت ہی کی خیر ہے۔ شعبہؒ کہتے ہیں کہ یا یہ فرماتے کہ اے میرے پروردگار! آخرت کی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں۔ انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما)

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ"؟

فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: " بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا "؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: "فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ"؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: " بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْ قَالَ: خَيْرًا ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۷۔۳۴)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک ثیبہ (طلاق یافتہ اور بڑی عمر کی عورت) عورت سے شادی کرلی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: جابر (رضی اللہ عنہ) تم نے نکاح کرلیا؟ میں عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: باکرہ (غیر شادی شدہ) سے یا ثیبہ (شادی شدہ اور طلاق یافتہ) سے؟ میں نے عرض کیا: ثیبہ سے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: کنواری سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی؟ میں نے عرض کیا: عبداللہ (میرے والد) کا انتقال ہوا اور انہوں نے چند لڑکیاں چھوڑیں۔میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان پر ان ہی جیسی لے کرآؤں۔میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی کرے اور ان کی اصلاح کرے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اللہ تجھے برکت دے)

۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا". قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: "تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۳۹)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔میں نے عرض کیا: میں مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ تم اسے ظلم سے روک دو یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے)
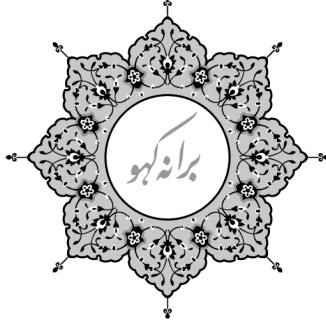
۴۳۔ برا نہ کہنا

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۴۶۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ مر گئے، ان کو برا نہ کہو! کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا، وہ خود اس کے پاس پہنچ چکے ہیں)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ. فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ"؟ قَالُوا: أَنْتَ. قَالَ: "فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ. فَلَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا". فَجَاءَ الْقَوْمُ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ. (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث: ۸۵۸)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد، جو زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہو گئے تھے، کے متعلق ناپسندیدہ الفاظ کہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

نے اسے تھپڑ دے مارا۔ اس کی قوم کے لوگ آئے اور کہنے لگے، ہم بھی انہیں اسی طرح تھپڑ ماریں گے جیسے انہوں نے مارا ہے اور مسلح ہونے لگے۔ جب حضور نبی پاک ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اہل زمین میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ ﷺ!۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اس لیے تم ہمارے فوت ہونے والوں کو برا بھلا کہہ کر، ہمارے زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ یہ سن کر اس انصاری کی قوم والے آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ ﷺ کے غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں)

۳۔ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُؤْمِنِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهِ حَيًّا". (مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث:۴۲۸۶)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی فوت شدہ مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مَاتَ، فَقَالُوا: خَيْرًا وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ". وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالُوا شَرًّا وَأَثْنَوْا شَرًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ". قَالَ: "أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۴۱۶)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک فوت شدہ آدمی کا تذکرہ ہوا۔ لوگ اس کی خوبیاں اور اس کی تعریف بیان کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (جنت)

واجب ہوگئی۔اسی وقت میں دوسرے آدمی کا ذکر ہوا۔لوگوں نے اس کے بری عادتات بیان کیں اوراس کی مذمت (برا بھلا) کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ (دوزخ) واجب ہوگئی۔پھرارشادفرمایا کہ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو)

۵۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ، قَالَ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَكَبِيرِنَا وَصَغِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا". (مسند احمد، ج:۷، رقم الحدیث:۷۷ ۶)

(حضرت ابو ابراہیمؓ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَكَبِيرِنَا وَصَغِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

(اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندہ اورفوت شدہ، بڑوں اور بچوں، مردوں اورعورتوں اورموجودہ اور غائب سب کی بخشش فرما)
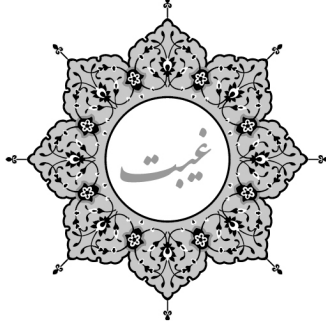
۴۴۔ غیبت

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ"؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ". قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ"؟ قَالَ: "إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۹۲)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ عیب میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا: اگر وہ عیب اس میں ہے جو تم کہتے ہو، تبھی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا

تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۲۲)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم بدگمانی سے بچو۔اس لیے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو کرو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو)

۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ". (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۰۲۳)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھے)

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ"؟ "هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ". وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۱۳۵)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں سخت بری چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان نفرت پھیلاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشادفرمایا: آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) سچا لکھ دیا جاتا ہے۔وہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ". (سنن ابوداود، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۷۵)

(حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی غیبت مت کیا کرو اور ان کی عزت کے پیچھے نہ پڑو۔ اس لیے جو کسی کی عزت کے در پے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے در پے ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے تو اس کو گھر بیٹھے رسوا کر دیتا ہے)

۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغِيبَةِ". (سنن ابن ماجہ، ج:۱، رقم الحدیث:۳۴۹)

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے)

۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ". فَقُلْتُ: "مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ"؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ. (مسند احمد، ج:۵، رقم الحدیث:۲۳۰۲)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے پروردگار عالم

نے معراج پر بلایا تو میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا، جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت کھانے والے (غیبت کرنے والے) اور لوگوں کی طرف انگلیاں اٹھانے والے لوگ ہیں)

۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ رِيحُ جِيفَةٍ مُنْتِنَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ "هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ". (مسند احمد، ج:۶، رقم الحدیث:۲۶۱)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مردار کی بدبو اٹھنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیسی بدبو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مومنین کی غیبت کرتے ہیں)

۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ". (مسند احمد، ج:۷، رقم الحدیث:۱۱۰۶)

(حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً[۱] روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہوتے ہیں جو چغلی کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی اور لعنت ہیں)

۱۔ مرفوع حدیث وہ ہوتی ہے جس کی روایت براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچے یعنی جس کے سلسلہ روایت میں کوئی راوی معلوم نہ ہو۔

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَسَمِعَ مِنْ جَانِبِهَا وَجْسًا. قَالَ: "يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا هَذَا"؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ الْمُؤَذِّنُ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حِينَ جَاءَ إِلَى النَّاسِ قَدْ أَفْلَحَ بِلَالٌ رَأَيْتُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا".

قَالَ: فَلَقِيَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ: فَقَالَ وَهُوَ رَجُلٌ آدَمُ طَوِيلٌ سَبْطٌ شَعَرُهُ مَعَ أُذُنَيْهِ أَوْ فَوْقَهُمَا. فَقَالَ: "مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"؟ قَالَ" هَذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قَالَ: فَمَضَى فَلَقِيَهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِهِ. وَقَالَ: "مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ هَذَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قَالَ: فَمَضَى فَلَقِيَهُ شَيْخٌ جَلِيلٌ مَهِيبٌ فَرَحَّبَ بِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَكُلُّهُمْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ. قَالَ: "مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"؟ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قَالَ: فَنَظَرَ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُونَ الْجِيَفَ. فَقَالَ: "مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَرَأَى رَجُلًا أَحْمَرَ أَزْرَقَ جَعْدًا شَعِثًا إِذَا رَأَيْتَهُ. قَالَ: "مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"؟ قَالَ: هَذَا عَاقِرُ النَّاقَةِ.

قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، قَامَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّونَ أَجْمَعُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جِيءَ بِقَدَحَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ الْيَمِينِ وَالْآخَرُ عَنِ الشِّمَالِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ عَسَلٌ. فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَشَرِبَ مِنْهُ. فَقَالَ: الَّذِي كَانَ مَعَهُ الْقَدَحُ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ. (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث:۲۰۷۴)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوئے اور اس کی ایک جانب ہلکی سی آہٹ (آواز) سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ مؤذن (آذان دینے والا) بلال رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپسی کے بعد لوگوں سے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کامیاب ہو گئے۔ میں نے ان کے لیے فلاں فلاں چیز دیکھی ہے۔

پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا: مرحبا یا نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[1]۔ وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) گندمی رنگ کے طویل القامت (لمبے قد والے) آدمی تھے جن کے بال سیدھے اور کانوں تک یا اس سے اوپر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے چلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ آگے چلے تو ایک بارعب اور بڑی شان والے بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا اور سلام کیا جیسا کہ سب ہی نے سلام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد (جدا مجد) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

---

[1]۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک لقب امی بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری دنیاوی تعلیم نہ تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے کی تھی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنم کو بھی دیکھا۔ وہاں ایک گروہ نظر آیا جو مردار لاشیں کھا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) ہیں۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سرخ رنگت کا آدمی بھی دیکھا جس کے گھنگھریالے بال تھے اور اگر تم اسے دیکھو تو وہ پراگندہ معلوم ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوئے تو وہاں سارے انبیاء علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو پیالے لائے گئے۔ ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ والا برتن لے کر (دودھ) پی لیا۔ پیالہ لانے والا فرشتہ کہنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرت کو اختیار کیا)
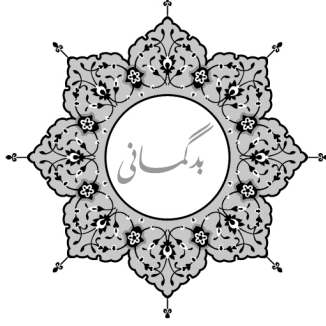
۴۵۔ بدگمانی

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۰۷۵)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا". (سنن ابوداود، ج:۳، رقم الحدیث: ۱۵۱۲)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ کسی کے عیوب کی ٹوہ لگواؤ اور نہ خود کسی کی ٹوہ میں لگو)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا

تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا"۔ (صحیح بخاری، ج:۳، رقم الحدیث:۱۶۶۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بدگمانی سے بچو۔ اس لیے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب کی جستجو نہ کرو اور نہ اس کی ٹوہ میں لگے رہو اور (تجارت میں) ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور نہ حسد کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ)

۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، وَيَقُولُ: "مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ، مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا"۔ (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۸۱۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے: تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے۔ تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے، مومن کی حرمت، اس کے مال اور جان کی حرمت، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے۔ مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں)

۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ"۔ (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۴۸۴)

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حکمران جب لوگوں میں شک اور شبہ کی بات ڈھونڈتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے)

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "یَتَفَاءَلُ وَلَا یَتَطَیَّرُ وَیُعْجِبُہُ کُلُّ اسْمٍ حَسَنٍ". (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث:۱۰۳۶)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی فال لیتے تھے۔ بدگمانی نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نام پسند آتا تھا)

۷۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَمُوتَنَّ أَحَدُکُمْ إِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰہِ الظَّنَّ فَإِنَّ قَوْمًا قَدْ أَرْدَاھُمْ سُوءُ ظَنِّھِمْ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذَلِکُمْ ظَنُّکُمُ الَّذِی ظَنَنْتُمْ بِرَبِّکُمْ أَرْدَاکُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِینَ". (مسند احمد، ج:۶، رقم الحدیث:۱۰۶۹)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی موت آئے تو وہ اس حال میں ہو کہ اللہ پاک سے اچھی توقع رکھتا ہو، کیونکہ کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا گھٹیا گمان ہے جو کہ تم نے اپنے پروردگار کے ساتھ کیا ہے۔ سو تم نقصان اٹھانے والے ہو گئے)
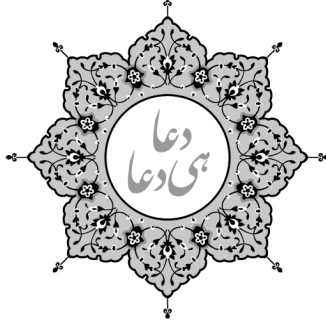
۴۶۔ دعائیں دینا

۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ".
(سنن ابوداود، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۵۲۸)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خود کو بددعا نہ دو۔ نہ اپنی اولاد کو۔ نہ اپنے خادموں کو اور نہ اپنے مال کو۔ کہیں وہ وقت ایسا نہ ہو کہ اللہ پاک اس دعا کو قبول کر لے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: "إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۱۱۲)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنے دشمنوں) مشرکوں کے بارے میں بددعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لعنت کرنے والا بنا

کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے)

۳۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ: "اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۲۰۶)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (قبیلہ) دوس کے لوگوں نے نافرمانی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے انکار کردیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بد دعا کیجئے؟ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خیال کیا کہ اب قبیلہ دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا نہیں کی بلکہ ارشاد فرمایا: اے میرے پروردگار! دوس کو ہدایت کرا اور ان کو اسلام میں لے آ)

۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: "اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۱۹۱۵)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ ثقیف کے تیروں نے ہم کو بھون ڈالا ہے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے پروردگار! ثقیف کو ہدایت عطا فرما)

۵۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ". (سنن ابوداؤد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۵۰۱)

(حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی

لعنت نہ دیا کرو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم کی بد دعا دیا کرو)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اضْرِبُوهُ". قَالَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلَكِنْ قُولُوا رَحِمَكَ اللّٰهُ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث: ۸۲۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے مارو۔ چنانچہ ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھوں سے مارا، کسی نے جوتیوں سے اور کسی نے کپڑے سے۔ جب وہ واپس چلا گیا تو کسی نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات نہ کہو۔ اس کے معاملے میں شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)

۷۔ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ". قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً

يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۳۰۱۴)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم بطن بواط کے غزوہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجدی بن عمرو الجہنی کی تلاش میں تھے۔ ہمارا حال یہ تھا کہ ہر پانچ اور چھ اور سات آدمیوں کے پاس ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ اونٹ پر ایک انصاری کی سواری کی باری آئی تو اس نے اونٹ بٹھایا، سوار ہوا اور پھر اسے کھڑا کیا۔ اونٹ نے کچھ شوخی دکھائی۔ اس انصاری نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے نیچے اتر جا۔ ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا اونٹ نہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خود کو بددعا مت دیا کرو۔ اپنی اولاد کو بددعا مت دیا کرو اور نہ ہی اپنے مال کو بددعا دیا کرو۔ ممکن ہے وہ وقت ایسا ہو کہ اللہ پاک تمہاری دعا قبول کرلے)

۸۔ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ، كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۹۰)

(حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن پر لعنت بھیجنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا پس وہ بھی اس کے قتل کرنے کے برابر ہے)
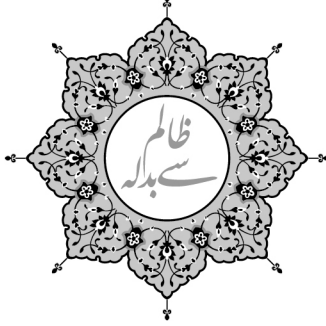
۴۷۔ ظالم سے بدلہ

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۲۱۱۹)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا)

۲۔ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ، کَلِمَۃَ عَدْلٍ، عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۵۱)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلطان جابر کے سامنے حق بات کہنا سب سے بڑا جہاد ہے)

۳۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، کَانَ یَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ، وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ". (سنن نسائی، ج:۳، رقم الحدیث:۱۷۶۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

(اے میرے پروردگار! میں فقر (غربت) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کمی اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کسی پر ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ، وَمِنَ الْقِلَّةِ، وَمِنَ الذِّلَّةِ، وَأَنْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ". (سنن نسائی، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۷۷۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا مظلوم ہونے سے اللہ تعالی کی پناہ مانگا کرو)

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۷۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی کی مانند ہے۔ بخل (کنجوسی) سے بھی بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا)

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۵۳۲)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں اور ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے: باپ کی دعا اولاد کے حق میں، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا)

۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ رَبُّكُمْ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَأَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِي عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، وَلَأَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَأَى مَظْلُومًا فَقَدَرَ أَنْ يَنْصُرَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ". (طبرانی کبیر۔ رقم الحدیث: ۱۰۶۵۲)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں ظالم سے بدلہ لوں گا، جلدی یا تاخیر سے اور اس سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے مظلوم کو دیکھا لیکن قدرت ہونے کے باوجود اس کی مدد نہ کی)

۸۔ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ". (الترغیب والترہیب۔ رقم الحدیث: ۳۷۱۸)

(حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو: یہ آسمانوں پر پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر سے ہو)

۹۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِأُمَّتِهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَأَكْثَرَ الدُّعَاءَ. فَأَجَابَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: "أَنْ قَدْ فَعَلْتُ وَغَفَرْتُ لِأُمَّتِكَ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا".

فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّكَ قَادِرٌ أَنْ تَغْفِرَ لِلظَّالِمِ وَتُثِيبَ الْمَظْلُومَ خَيْرًا مِنْ مَظْلَمَتِهِ فَلَمْ يَكُنْ فِي تِلْكَ الْعَشِيَّةِ إِلَّا ذَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَعَا غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ فَعَادَ يَدْعُو لِأُمَّتِهِ. فَلَمْ يَلْبَثْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنْ تَبَسَّمَ. فَقَالَ: بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ضَحِكْتَ فِي سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: "تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ إِبْلِيسَ حِينَ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ لِي فِي أُمَّتِي وَغَفَرَ لِلظَّالِمِ أَهْوَى يَدْعُو بِالثُّبُورِ وَالْوَيْلِ وَيَحْثُو التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ فَتَبَسَّمْتُ مِمَّا يَصْنَعُ جَزَعُهُ". (مسند احمد، ج:۶، رقم الحدیث: ۲۰۲۳)

(حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب عرفہ [۱] اپنی امت کے لیے بہت زیادہ مغفرت اور رحمت کی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخش دیا لیکن ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دعا فرمائی: اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے کہ ظالم کو معاف فرما دے اور مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا بہترین بدلہ عطا فرما دے۔ اس رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی دعا فرماتے رہے۔ اگلے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ [۲] میں صبح کے وقت دعا کرنے لگے تو پھر یہی دعا فرمائی۔ کچھ ہی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ

---

[۱]۔ آٹھ اور نو ذی الحجہ کی درمیانی رات کو شب عرفہ کہا جاتا ہے۔

[۲]۔ مزدلفہ منیٰ کے جنوب مشرق میں منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ایک جگہ کا نام ہے۔ مسلمان حج کے موقع پر ۹ ذوالحجہ کو مغرب کے بعد عرفات سے یہاں آتے ہیں اور رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرتے ہیں۔ یہیں سے ہی شیطانوں (جمرات) کو مارنے کے لیے کنکریاں بھی چنی جاتی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنستا رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو دیکھ کر مسکرا رہا ہوں کہ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں میری دعا قبول فرمالی ہے اور ظالم کو بھی بخشنے کا وعدہ کرلیا ہے تو وہ ہلاکت بربادی پکارتا ہوا اور سر پر خاک اڑاتا ہوا بھاگ گیا۔ مجھے اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنسی آگئی)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْبَعَةٌ يَبْغُضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ". (سنن نسائی، ج:۲، رقم الحدیث: ۴۸۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے:

(i)۔ قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔
(ii)۔ تکبر کرنے والا فقیر۔
(iii)۔ بوڑھا زانی۔
(iv)۔ ظلم کرنے والا حاکم۔

حصہ سوئم

اللہ پاک سے تعلق
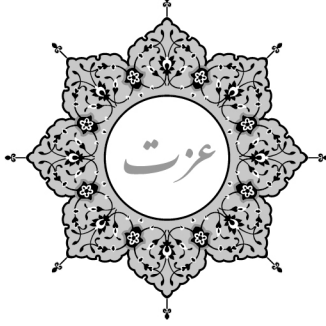
۴۸۔ عزت لینے کا طریقہ

۱۔ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنَ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ. وَمَا مِنَ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۴۷۹)

(حضرت جابر بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمانوں کی ایسی جگہ مدد کرنا چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی ذلت ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی ایسی جگہ مدد نہیں فرماتا جہاں وہ مدد کا طلب گار ہوتا ہے۔ جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی تذلیل ہو رہی ہو اور اس کا تقدس پامال کیا جا رہا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس مددگار کی ایسی جگہ مدد فرماتا ہے جہاں وہ مدد کا طلب گار ہوتا ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ رَدَّ عَنْ

عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".
(مسند احمد، ج:۹، رقم الحدیث: ۲۷۴۳)

(حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو دور کردے)

۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ". (سنن کبریٰ للبیہقی، ج:۹، رقم الحدیث: ۲۸۴۱)

(حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی چھپ کر مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا)
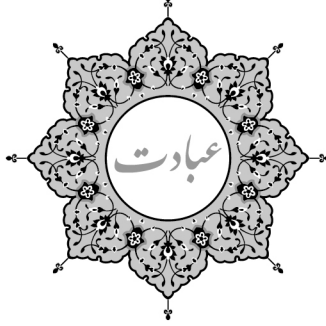
۴۹۔ ساری عمر کی عبادت

۱۔ عَنْ أَنَسِ بنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَن قَضَى لأَخِيهِ المُسلِمِ حاجَةً كان لَهُ مِنَ الأَجرِ كَمَن خَدَمَ اللّٰهَ عُمْرَهُ". (کنز العمال، ج: ۸، رقم الحدیث: ۳۲۴۴۶)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی (کام میں مدد) کی، وہ ایسا ہے جیسے اس نے ساری عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی)

۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: "اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۹۸۶)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے: اے لوگو! تم سفارش کروتا کہ تمہیں بھی ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر جو کلمات چاہتا ہے جاری کرتا ہے)

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث: ۲۰۱۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دے گا۔ جس نے دنیا میں کسی تنگ دست (غریب) کے ساتھ آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دنیا اور آخرت دونوں میں آسانی کرے گا۔ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۵۱۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن مومن کا آئینہ ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کی جائیداد کی نگرانی کرتا اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے)

۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يُصَرِّفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ". (سنن ابوداؤد، ج:۱، رقم الحدیث:۱۶۵۹)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص سواری پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنی سواری کو دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس فالتو سواری ہو، وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس کے پاس راستے کا سامان زیادہ ہو، وہ اسے دیدے جس کے پاس سامان نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال کی اتنی اقسام گنوائیں کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو بھی اپنی فالتو شے پر کوئی حق نہیں ہے)

۶۔ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ، صَدَقَةُ اللِّسَانِ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا صَدَقَةُ اللِّسَانِ؟ قَالَ: "الشَّفَاعَةُ يُفَكُّ بِهَا الْأَسِيرُ، وَيُحْقَنُ بِهَا الدَّمُ، وَيَجُرِي بِهَا الْمَعْرُوفُ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْأَخِ الْمُسْلِمِ". (شعب الایمان۔ رقم الحدیث:۷۶۸۲)

(حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل (بہترین) صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زبان کا صدقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رہائی دلا دو، کسی کا خون گرنے سے بچا لو اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھا دو اور اس سے کوئی مصیبت دور کر دو)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ كَانَ

وَصْلَةٌ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ، أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ". (مجمع الزوائد۔رقم الحدیث:۱۳۷۰۹)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنے مسلمان بھائی اور کسی صاحبِ حیثیت کے درمیان بھلائی پہنچنے یا تنگی کے آسان ہونے میں مددگار بنا تو اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کی مدد فرمائے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُعْبَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصِّرَاطِ يُسْتَضِيءُ بِضُوْءِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِمْ إِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ". (کنز العمال، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۶۸۹)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن سے کسی تکلیف کو دور کیا، اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائے گا۔ نور کے ان دو حصوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس قدر روشنی حاصل کرے گی جس کی تعداد اللہ پاک ہی کے علم میں ہے)

۹۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ". (کنز العمال، ج: ۳، رقم الحدیث: ۴۲۷۳)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہی ہے جو اس کے کنبہ کے لیے زیادہ سودمند ہے)

۵۰۔ صدقہ

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ". (صحیح بخاری، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: روزانہ انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہے اور اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے کہ اس کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کرادے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھا اور پاک لفظ بھی (زبان سے نکالنا) صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور (کسی مسافر کو) راستہ بتادینا بھی صدقہ ہے)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۷۷۴)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے عمدہ اخلاق کی کو

مکمل کرنے کے لیے ہی بھیجا گیا ہے)

۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ يُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ: إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا". (مسند احمد، ج:۸،رقم الحدیث: ۱۲۷۴)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور بدی کو لوگوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ بروز قیامت انہیں کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو بشارتیں دے گی اوران کو جمع کرے گی۔ برائی اپنے کرنے والوں سے کہے گی تم اس برائی کی سزا سے بچ نہیں سکتے یہ تمہیں ضرور مل کر رہے گی)

۴۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُؤَاخَذُ أَحَدُنَا بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: "مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ". (مسند احمد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۹۵۲)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں اسلام قبول کر کے اچھے اعمال اختیار کرلوں تو کیا زمانہ جاہلیت (اسلام لانے سے پہلے کا زمانے) کے اعمال پر میری پکڑ ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اسلام قبول کر کے اچھے اعمال اختیار کرلوتو زمانہ جاہلیت کے اعمال پر تمہارا کوئی حساب نہ ہوگا۔ اگر اسلام کی حالت میں برے اعمال کرتے رہے تو پہلے (زمانہ جاہلیت کے) اور بعد (قبول اسلام) کے سب اعمال کا حساب ہوگا)
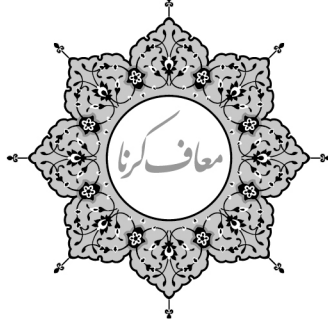
۵۱۔ معاف کرنا

۱۔ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ".

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي".

"اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي".

"اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي". (سنن ابوداؤد، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۶۶۶)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعائیں کبھی نہ چھوڑتے تھے:

(اے میرے پروردگار! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت (سلامتی) کا سوال کرتا ہوں)

(اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اپنے دین میں، اپنی دنیا میں، اپنے گھر والوں میں اور اپنے مال میں

معافی اور عافیت (سلامتی) کا سوال کرتا ہوں)

(اے میرے پروردگار! میری ہر چھپانے والی چیز کو چھپا دے اور میرے دل کو امن دے)

(اے میرے پروردگار! سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ:

"اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ". (صحیح مسلم، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۰۸۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔ (اندھیرے میں) میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلووں کو لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے:

(اے میرے پروردگار! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں کیونکہ میں تیری تعریف پوری طرح بیان نہیں کرسکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے)

۳۔ عَنْ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى،

فَقَالَ: "اسْأَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۱۵۱۴)

(حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے۔ پھر بتایا کہ (ہجرت کے) پہلے سال حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو رو دیے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عفو (معافی) اور عافیت (سلامتی) مانگا کرو کیوں کہ یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں)

۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ". ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ". ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ". (سنن ابن ماجہ، ج:۳، رقم الحدیث:۳۸۴۸)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سب سے افضل (بہتر) دعا کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عفو (معافی) اور عافیت (سلامتی) مانگنا۔ پھر دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کونسی دعا سب سے افضل (بہتر) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو (معافی) اور عافیت (سلامتی) طلب کرنا۔ پھر تیسرے روز حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! افضل ترین کونسی دعا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عفو (معافی) اور عافیت (سلامتی) کا سوال کرنا۔ جب تمہیں دنیا اور آخرت میں عفو (معافی) اور عافیت (سلامتی) مل جائے تو تم کامیاب ہو گئے)

۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۰۴۴)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان کو سنبھال کر رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی خامیوں کو چھپا لیتا ہے۔ جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عذاب سے بچائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے معافی کی دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی معافی کو قبول کرتا ہے)

۶۔ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ"؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا. فَيَقُولُ: لِمَ؟ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُولُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي". (مسند احمد، ج: ۹، رقم الحدیث: ۲۱۳۱)

(حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے

پہلے کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مؤمنین سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار!۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیوں؟ مؤمنین عرض کریں گے کہ ہمیں تم سے درگذر اور معافی کی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کردی)

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ". (صحیح مسلم، ج: ۳، رقم الحدیث: ۲۰۹۱)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دینے سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ جو بھی درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی عزت کو بڑھا دیتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ، مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۴، رقم الحدیث: ۱۰۴۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزیز (پیارا) ہے؟ پروردگار نے فرمایا: وہ بندہ جو طاقت ہونے کے باوجود معاف کرے)

۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ". (مسند احمد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۳۸۲)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درگذر سے کام لیا کرو، تم سے درگذر کی جائے گی)

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ". (صحیح بخاری، ج:۲، رقم الحدیث:۳۹۰۷)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دے دیا کرتا تھا اور اپنے ملازم سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تو (قرض لینے والے) کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اس سے درگزر کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر وہ (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ پاک نے اس سے درگزر فرمایا)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَةً أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى". (مسند احمد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۶۲۷)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے اس گھونٹ سے افضل (سب سے بہتر) گھونٹ کسی بندے نے کبھی نہ پیا ہوگا جو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پیتا ہے)

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي خَادِمًا يُسِيءُ وَيَظْلِمُ، أَفَأَضْرِبُهُ؟ قَالَ: "تَعْفُو عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً". (مسند احمد، ج:۳، رقم الحدیث:۱۱۶۲)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ایک خادم ہے جو مجھے تکلیف دیتا ہے اور زیادتی کرتا ہے، کیا میں اسے مار سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے روزانہ ستر مرتبہ درگذر کیا کرو)

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ. قَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا تَقُولُ: لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ". (مسند احمد، ج: ۴، رقم الحدیث: ۸۳۰۰)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے کچھ رشتے دار ہیں۔ میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے نرمی سے پیش آتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اسی طرح ہے جیسے تم نے بیان کی تو جب تک تم اسی طرح کرتے رہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا)

۱۴۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: "يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ". (مسند احمد، ج: ۷، رقم الحدیث: ۶۰۲)

(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میری حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ! رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو۔ محروم رکھنے والے کو عطا کرو اور ظالم سے درگذر کرو)
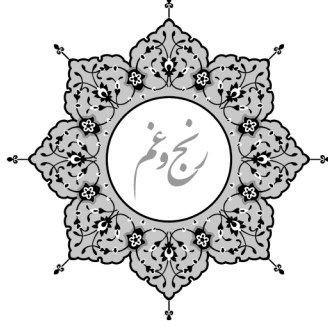
۵۲۔ رنج وغم

۱۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ". (صحیح مسلم، ج:۳، رقم الحدیث:۲۹۹۹)

(حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔ یہ بات مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی، اس نے شکر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے)

۲۔ عَنْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: هَذِهِ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَأَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي. قَالَ: "إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكِ أَنْ يُعَافِيَكِ"؟ قَالَتْ: لَا بَلْ أَصْبِرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ أَوْ لَا يَنْكَشِفَ عَنِّي؟ قَالَ: "فَدَعَا لَهَا". (مسند احمد، ج:۲، رقم الحدیث:۳۳۳۰)

(حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کہ ضرور۔ فرمایا کہ یہ کالی عورت (جنتی عورت) ہے۔ یہ عورت ایک دفعہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ مجھے مرگی (ایک دماغی بیماری) کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا جسم برہنہ ہوجاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کردیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو صبر کرلو اور اس کے عوض جنت لے لو اور چاہو تو میں اللہ پاک سے دعا کردیتا ہوں کہ وہ تمہیں اس بیماری سے عافیت (شفا) دے دے۔ اس نے کہا نہیں، میں صبر کرلوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دعاء کیجئے کہ میرا جسم برہنہ نہ ہوا کرے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے دعا کردی)

۳۔ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: "هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي كُمِّ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۹۲۶)

((حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۴[1] کی تفسیر کے بارے میں دریافت فرمایا تو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے۔ مثلاً بخار یا کوئی غمگین کردینے والا حادثہ۔ یہاں تک کہ کبھی

---

[1]۔ سورۃ البقرہ: آیت: ۲۸۴ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دینا ہے۔ پھر اس کے متعلق پریشان ہونا ہے۔اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح (پاک) نکل جاتا ہے، جیسے آگ کی بھٹی سے سونا خالص اور صاف ہو کر نکلتا ہے)

۴۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي، فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۰۱۶)

(حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مومن بندے کا کوئی بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچہ کی روح قبض کی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) لے لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے اس حادثہ پر میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن (ہم سب اللہ پاک کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) پڑھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک بڑا گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (شکر کا گھر) رکھو)

۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّيَ الْغُلَامُ فَهَيَّأَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَيِّتَ وَقَالَتْ: لِأَهْلِهَا لَا يُخْبِرَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَبَا طَلْحَةَ بِوَفَاةِ ابْنِهِ فَرَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنْ أَصْحَابِهِ، قَالَ: مَا فَعَلَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: خَيْرٌ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِمْ عَشَاءَهُمْ فَتَعَشَّوْا وَخَرَجَ الْقَوْمُ وَقَامَتْ

الْمَرْأَةُ إِلَى مَا تَقُومُ إِلَيْهِ الْمَرْأَةُ. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ أَلَمْ تَرَ إِلَى آلِ فُلَانٍ اسْتَعَارُوا عَارِيَةً فَتَمَتَّعُوا بِهَا فَلَمَّا طُلِبَتْ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَاكَ؟ قَالَ: مَا أَنْصَفُوا. قَالَتْ: فَإِنَّ ابْنَكَ كَانَ عَارِيَةً مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنَّ اللَّهَ قَبَضَهُ فَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللَّهَ.

فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: "بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا". فَحَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ فَوَلَدَتْهُ لَيْلًا وَكَرِهَتْ أَنْ تُحَنِّكَهُ حَتَّى يُحَنِّكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلْتُهُ غُدْوَةً وَمَعِي تَمَرَاتُ عَجْوَةٍ فَوَجَدْتُهُ يَهْنَأُ أَبَاعِرَ لَهُ أَوْ يَسِمُهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتِ اللَّيْلَةَ، فَكَرِهَتْ أَنْ تُحَنِّكَهُ، حَتَّى يُحَنِّكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَمَعَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ تَمَرَاتُ عَجْوَةٍ فَأَخَذَ بَعْضَهُنَّ فَمَضَغَهُنَّ ثُمَّ جَمَعَ بُزَاقَهُ فَأَوْجَرَهُ إِيَّاهُ فَجَعَلَ يَتَلَمَّظُ. فَقَالَ: "حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ". قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِ؟ قَالَ: "هُوَ عَبْدُ اللَّهِ". (مسند احمد، ج:۵، رقم الحدیث:۱۰۳۰)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسجد کے لیے نکلے تو ان کے پیچھے ان کا بیٹا فوت ہوگیا۔ان کی زوجہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسے کپڑا اوڑھا دیا اور گھر والوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر نہ دے۔چنانچہ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس گھر آئے تو ان کے ساتھ مسجد سے ان کے کچھ دوست بھی تھے۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بچے کے بارے پوچھا؟ انہوں نے بتایا کہ پہلے سے بہتر ہے۔پھر ان کے سامنے رات کا کھانا لا کر رکھا۔سب نے کھانا کھایا۔لوگ چلے گئے تو وہ ان کاموں میں لگ گئیں جو عورتوں کے کرنے کے ہوتے ہیں۔جب رات کا آخری پہر ہوا تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ!

دیکھیں تو سہی فلاں لوگوں نے ادھار پر کوئی چیز لی، اس سے فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے واپسی کا مطالبہ ہوا تو وہ اس پر ناگواری ظاہر کرنے لگے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ لوگ انصاف نہیں کر رہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادھار تھا جسے اللہ تعالیٰ نے واپس لے لیا ہے۔ اس پر انہوں نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا (ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) اور اس کا شکر ادا کیا۔

صبح ہوئی تو وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں میاں بیوی کے لیے اس رات کو مبارک فرمائے۔ چنانچہ وہ (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) امید سے ہو گئیں۔ جب ان کے یہاں بچے کی ولادت ہوئی تو وہ رات کا وقت تھا۔ انہوں نے اس وقت بچے کو گھٹی دینا اچھا نہ سمجھا اور یہ چاہا کہ اسے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹی دیں۔ چنانچہ صبح کو وہ اس بچے کو اٹھا کر اپنے ساتھ کچھ عجوہ کھجوریں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹوں کو دوائی مل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج رات حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ انہوں نے خود اسے گھٹی دینا مناسب نہ سمجھا اور چاہا کہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹی دیں اور اس کا نام بھی رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا عجوہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور لے کر اسے منہ میں چبا کر نرم کیا اور اس کے منہ میں ٹپکا دیا، جسے وہ چاٹنے لگا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کھجور سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عبد اللہ ہے)

٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي، أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ، قَالَ: "لَا، وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، خَمْشِ وُجُوهٍ، وَشَقِّ جُيُوبٍ، وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ". (جامع ترمذی، ج:۱، رقم الحدیث:۱۰۰۱)

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع (موت) کی حالت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روتے ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے: ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرا نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے۔ دوسری شیطان کی طرح رونے کی آواز (نوحہ))

۷۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ بَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهُ الْمُعَزِّي إِمَّا أَبُو بَكْرٍ، وَإِمَّا عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ عَظَّمَ اللّٰهُ حَقَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ". (سنن ابن ماجہ، ج:۱، رقم الحدیث: ۱۵۸۹)

(حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے تو تعزیت کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھ برس رہی ہے، دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو

پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو)

۸۔ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا". (سنن ابوداود، ج: ۲، رقم الحدیث: ۵۳۳)

(حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ پس انہوں نے ایک خوشبودار چیز منگائی جس میں زرد رنگ تھا۔ اس میں سے لے کر ایک لڑکی کے لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملا۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں ہے مگر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے: جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں (اور تین دن) سے زیادہ سوگ منائے۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے اور دس دن تک سوگ منانا ہے)

۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَقِي بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ الْخَيْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ". فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: "مَهْلًا يَا عُمَرُ". ثُمَّ قَالَ: "ابْكِينَ وَإِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ". (مسند احمد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۲۸۰)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے آگے جانے والے نیک اور اچھے ساتھی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے جاملو۔ اس پر عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوڑے سے انہیں مارنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ رک جاؤ۔ پھر عورتوں سے ارشاد فرمایا: تمہیں رونے کی اجازت ہے لیکن شیطان کی چیخ و پکار سے خود کو بچاؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: جب تک یہ آنکھ اور دل کا معاملہ رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور باعث رحمت ہوتا ہے۔ جب ہاتھ اور زبان تک پہنچ جائے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے)

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ، ثُمَّ أَتَاهُمْ، فَقَالَ: "لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ". (مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۴، رقم الحدیث: ۳۹۰)

(حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو تین دن کی مہلت دی (جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر والوں کو تین دن تک رونے دھونے اور سوگ کرنے کی اجازت دی اور اس عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف نہیں لائے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان لوگوں کو تسلی دلاسہ دینے کے لیے) ان کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بس آج کے بعد میرے بھائی (جعفر رضی اللہ عنہ) پر مت رونا)

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ". (سنن ابوداؤد، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۳۶۴)

(حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان پر ایسی مصیبت آن پڑی ہے جس میں وہ مصروف ہیں)

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ". (صحیح بخاری، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۲۳۷)

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے چہرے کو پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی پکار پکارے)

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، يَقُولُ: "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ". (صحیح بخاری، ج: ۳، رقم الحدیث: ۱۲۹۵)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑی عظمت اور حوصلے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے (اور) عرش عظیم کا رب ہے)

۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ: "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث: ۱۴۸۲)

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی مشکل آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

(اے زندہ اور (زمین و آسمان) کو قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں)

۱۵۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث: ۱۳۸۴)

(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں دیکھ کر یہ کہے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا.

(تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت دی)

تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوگا)

۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ

رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ، قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ ". (جامع ترمذی، ج:۲، رقم الحدیث:۱۳۹۰)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی اہم کام میں ہوتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہتے: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ (اللہ پاک اور عظیم ہے) اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ (اے زندہ اور قائم رکھنے والے))

۱۷۔ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ". (جامع ترمذی، ج: ۲، رقم الحدیث:۱۴۵۹)

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.

(تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشک میں ظالموں میں سے تھا)

جو مسلمان شخص اس دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے)

۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ". (مسند احمد، ج:۴، رقم الحدیث:۱۲۳۳)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللّٰہِ (اللہ پاک کے علاوہ کوئی طاقت نہیں) کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں ایک اہم خزانہ ہے)

۱۹۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى". (سنن ابوداؤد، ج:۱، رقم الحدیث:۱۳۱۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت بات پیش آتی تو نماز پڑھتے)

کتابیات

۱۔ ابی شیبہؒ، امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد، 'مصنف ابن ابی شیبہ' ترجمہ مولانا محمد اویس سرور، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۰

۲۔ احمد بن حنبلؒ، حضرت امام، 'مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۴

۳۔ بخاریؒ، حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، 'صحیح بخاری' ترجمہ حضرت مولانا محمد داود راز، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۴۔ بخاریؒ، حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، 'اداب المفرد' اسلامک اکیڈمی، لندن، ۲۰۰۶

۵۔ البیہقیؒ، حضرت امام ابی بکر احمد بن حسین، 'شعب الایمان' ترجمہ مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۷

۶۔ ترمذیؒ، حضرت امام محمد بن عیسیٰ، 'جامع ترمذی' ترجمہ مولانا فضل احمد، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۶

۷۔ حاکمؒ، امام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، 'المستدرک الی الصحیحین' ترجمہ شاہ محمد چشتی، پیغام القران، لاہور، ۲۰۰۹

۸۔ الخطیب التبریزیؒ، حضرت شیخ ولی الدین، 'مشکوٰۃ المصابیح' ترجمہ مولانا محمد صادق خلیلؒ، مکتبہ محمدیہ، لاہور، ۲۰۰۵

۹۔ دارمیؒ، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن التمیمی، 'سنن دارمی' ترجمہ بنتِ شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد، انصار

السنہ، لاہور، ۲۰۰۹

۱۰۔ سجستانیؒ، امام ابی داؤد سلیمان بن الاشعث، 'سنن ابو داؤد' ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی، مجلس علمی دارالدعوۃ، دہلی، ۲۰۰۲

۱۱۔ طبرانیؒ، حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد، 'طبرانی کبیر'، مکتبہ ابنِ تیمیہ، قاہرہ، ۲۰۰۰

۱۲۔ علی متقی بن حسام الدینؒ، حضرت علامہ علاء الدین، 'کنز العمال' ترجمہ مولانا مفتی احسان اللہ شائق، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۹

۱۳۔ ماجہؒ، حضرت حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید، 'سنن ابن ماجہ' ترجمہ مولانا محمد قاسم امین، مکتبہ العلم، لاہور، ۲۰۱۰

۱۴۔ مالک بن انسؒ، حضرت امام، 'موطا امام مالک' ترجمہ حافظ زبیر علی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۰۹

۱۵۔ مسلمؒ، حضرت امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج، 'صحیح مسلم' ترجمہ علامہ وحید الزمان، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۱۶۔ المنذریؒ، امام حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی، 'الترغیب والترہیب'، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ریاض، ۲۰۰۰

۱۷۔ نسائیؒ، حضرت امام احمد بن شعیب، 'سنن نسائی' ترجمہ مولانا افضل احمد صاحب، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۱

۱۸۔ الہیثمیؒ، امام علی بن ابوبکر، 'مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'، مکتبہ العلما والحکما، مدینہ شریف، ۱۹۸۴
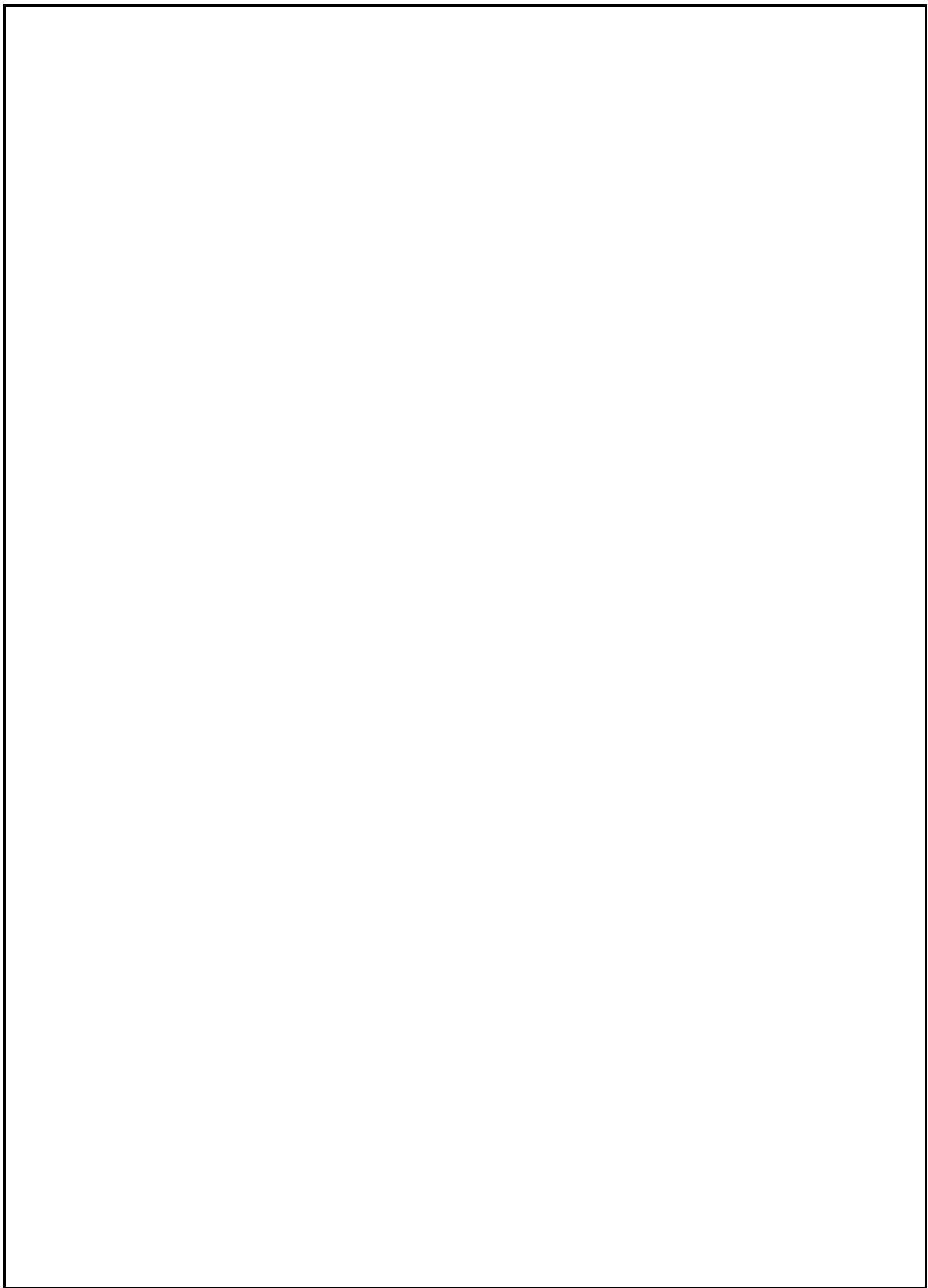
صاحب کتاب

ظفر اللہ خان نے ابتدائی تعلیم اور الشہادۃ العالیہ فی العلوم الاسلامیہ صوفیائے کرام کے شہر ملتان میں حاصل کی۔ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی (بین الاقوامی تعلقات) کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ تک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریس کے شعبے سے منسلک رہنے کے بعد، سول سروس آف پاکستان کے ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ (۱۹۸۷ء) میں شمولیت اختیار کرلی۔ سٹی یونیورسٹی لندن (۱۹۹۷ء) سے ایل ایل بی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یونیورسٹی آف ویسٹ آف انگلینڈ برسٹل (برطانیہ) سے قانون میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل کیا اور لنکنز ان (۱۹۹۸ء) سے بار ایٹ لاء کرنے کے بعد ملازمت سے استعفیٰ دے کر قانون کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ ہیگ (ہالینڈ)، تورین (اٹلی)، جنیوا (سوئٹزرلینڈ) اور آکسفورڈ (برطانیہ) سے قانون اور بین الاقوامی تعلقات پر کئی خصوصی کورسز کیے۔ وفاقی سیکرٹری برائے قانون و انصاف اور وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی معاون / وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف، وزیر برائے حقوق انسانی، وزیر برائے اقتصادی امور، وزیر برائے کابینہ اور وزیر برائے پارلیمانی امور بھی رہے۔ آپ اسلام، قانون اور حقوق انسانی پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ ڈائیلاگ بنیادی طور پر ایک تھنک ٹینک ہے جو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ساتھ ملحق ہے۔ ادارے کا بنیادی مقصد پاکستان اور عالم اسلام میں مکالمے اور بات چیت کے ذریعے معاشرے کو درپیش الجھے ہوئے مسائل کا حل پیش کرنا ہے۔

انسانی حقوق، قانون کی حکمرانی، تکثیریت، معاشرتی و ثقافتی تنوع، جمہوریت، مسلم معاشرے، مغرب اور دور جدید کے دیگر ایسے اہم عنوانات پر تحقیق اور ان کے حوالے سے مکالمہ کا فروغ اس ادارے کے اہم موضوعات ہیں۔ بین المذاہب و بین المسالک مکالمہ، مذاہب کے درمیان باہمی تعلقات کا فروغ، تشدد اور انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے اقدامات اور حکمت عملی بھی اس ادارے کے دائرہ موضوعات میں شامل ہیں۔ ادارے کی خدمات اور کارکردگی کو ادارے کی آفیشل ویب سائٹ: www.iird.org پر دیکھا جا سکتا ہے۔

ISBN:978-969-7576-51-7